تنقیداتِ نعت کا تنقیدی و تحقیقی جائزہ

''نعت رنگ'' کے تناظر میں

مقالہ نگار

تہمینہ مرتضیٰ

رجسٹریشن نمبر: 2016.GCWUF.0111

یہ مقالہ ایم ۔فل اُردو کی جزوی تکمیل اور حصول سند کیلیے

شعبہ اُردو میں جمع کرایا گیا۔

Isers\Riphah-Fsd\Desktop\gcwuf-1
not found.

فیکلٹی آف اسلامک اینڈ اورئینٹل لرننگ

گورنمنٹ کالج ویمن یونیورسٹی فیصل آباد، پاکستان

فروری ۲۰۱۹ء

تنقیداتِ نعت کا تنقیدی و تحقیقی جائزہ

''نعت رنگ'' کے تناظر میں

ایم فل اُردو

سیشن: ۲۰۱۸ء ـ ۲۰۱۶ء

rs\Riphah-Fsd\Desktop\gcwu
not found.

مقالہ نگار:

تہمینہ مرتضیٰ

رول نمبر: 18

رجسٹریشن نمبر: 2016.GCWUF.0111

نگران مقالہ:

اسسٹنٹ طیبہ نگہت

اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اُردو

گورنمنٹ کالج ویمن یونیورسٹی، فیصل آباد

شعبہ اُردو

گورنمنٹ کالج ویمن یونیورسٹی فیصل آباد، پاکستان

فروری ۲۰۱۹ء

حلف نامہ

مَیں اقرار کرتی ہوں کہ میں نے یہ مقالہ بعنوان ''تنقیدات کا تنقیدی و تحقیقی جائزہ ''نعت رنگ'' کے تناظر میں'' برائے حصولِ سند ایم ۔فل (اُردو) خود لکھا ہے ۔مَیں نے سرقہ سے کام نہیں لیا اور تحقیق و اخلاق کے اُصولوں کے مدِ نظر رکھا ہے نیز اس سے پہلے یہ کسی یونیورسٹی میں برائے حصولِ سند پیش نہیں کیا گیا ۔مَیں اس مقالے کے تمام نتائجِ تحقیق اور جملہ عواقب کی ذمہ دار ہوں ۔غلط بیانی کی صورت میں یونیورسٹی تادیبی کاروائی کر سکتی ہے ۔

تہمینہ مرتضیٰ

رجسٹریشن نمبر: 2016.GCWUF.0111

تصدیق نامہ

تصدیق کی جاتی ہے کہ تہمینہ مرتضٰی (رجسٹریشن نمبر: 2016.GCWUF.0111) نے مقالہ بعنوان ''تنقیدات نعت کا تنقیدی و تحقیقی جائزہ ''نعت رنگ'' کے تناظر میں'' برائے حصولِ سند ایم ۔فل (اُردو) سپر وائزری کمیٹی کی نگرانی میں مکمل کیا۔ یہ مقالہ محنت سے لکھا گیا اور سرقہ سے کام نہیں لیا گیا ہے۔ کمیٹی اس کے نتائج اور اندازِ تحریر و تحقیق سے مطمئن ہے۔ لہٰذا یہ مقالہ برائے جانچ اور زبانی امتحان، جناب ناظم امتحانات گورنمنٹ کالج ویمن یونیورسٹی فیصل آباد کو بھیجا جا سکتا ہے تا کہ وہ اس پر مزید ضروری کاروائی کر سکیں۔

۱۔اسسٹنٹ طیبہ نگہت	نگرانِ مقالہ	____________
۲۔پروفیسر ڈاکٹر طاہرہ اقبال	ممبر	____________
۳۔ڈاکٹر زمرد کوثر	ممبر	____________

صدرِ شعبہ اُردو

پروفیسر ڈاکٹر طاہرہ اقبال

____

کوآرڈینیٹر فیکلٹی آف اسلامک اینڈ اورینٹل لرننگ

____

ڈائریکٹر ایڈوانسڈ سٹڈیز

____

پیش لفظ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

موضوع کا تعارف:

یہ مقالہ پانچ ابواب پر مشتمل ہیں۔ اس مقالے کا موضوع جیسا کہ اس کے نام ''**تنقیداتِ نعت کا تنقیدی و تحقیقی جائزہ** (نعت رنگ کے تناظر میں)'' سے ظاہر ہے نعت کی اُس تنقیدی روایت کا مطالعہ ہے جو سہ ماہی 'نعت رنگ' کراچی کے ذریعے پروان چڑھی۔ 'نعت رنگ' کے حوالے سے باقاعدہ تحقیقی وتنقیدی روایت نہ صرف قابل ذکر ہے بلکہ ایک باقاعدہ مقالے کی متقاضی ہے۔ عام طور پر مذہبی موضوعات اور عقیدت نگاری یعنی حمد، نعت، منقبت اور سلام وغیرہ پر رائے زنی کو بُرا سمجھا جاتا ہے۔ لوگ ان اصناف کے بارے میں کوئی منفی رائے یا کسی پہلو سے ان اصناف کے کسی نقص کی نشاندہی مناسب خیال نہیں کرتے مگر 'نعت رنگ' نے ایک ایسی فضا پیدا کی جس میں نعت کے بارے میں اس کے کسی فکری یا فنی پہلو پر شائستگی سے تنقید کرنے کی روائت کا آغاز ہُوا۔ اگر چہ ان اصناف کے بارے میں اردو کے قدیم تذکروں میں تنقیدی جملوں کا سراغ ملتا ہے مگر 'تنقیداتِ نعت' کی باقاعدہ روائت گزشتہ ربع صدی میں 'نعت رنگ' ہی کے ذریعے سامنے آئی یہی اس سہ ماہی شمارے کی سب سے بڑی کارکردگی (Contribution) ہے جو 'نعت رنگ' کے گزشتہ ۲۷ شماروں سے ہمارے سامنے آئی اس باب میں نعت رنگ میں شائع شدہ تنقیدی سرمایے کی نشاندہی کی گئی ہے۔

☆۔ اس مقالے کا پہلا باب اردو کے معروف سہ ماہی رسالے 'نعت رنگ' کراچی کے مختصر تعارف اور اُس کے اشاعتی سفر کے شمارہ بہ شمارہ جائزے پر مشتمل ہے۔ اس رسالے کی اردو کے علمی و ادبی رسائل میں جداگانہ حیثیت اور اہمیت ہے یہ رسالہ نعت سے خاص ہے اس میں برصغیر پاک و ہند کے اہم ناقد محقق، نعت نگار اور اہل علم نے اپنی تحریروں کے ذریعے نعت کی صنف کی جداگانہ حیثیت اور اس سے متعلق ذیلی موضوعات پر سینکڑوں مقالات و مضامین لکھے۔ اس باب میں اُن کی جمع آوری کی گئی ہے۔ 'نعت رنگ' کے تنقیدی سرمائے کی جمع آوری پر مشتمل ہے۔ اس حصے میں اُن تمام مضامین کی فہرست شامل کی گئی ہے جن کے ذریعے نعت رنگ کی روایت آگے بڑھی۔ اس جمع آوری میں تحقیقی وتنقیدی مضامین کے ساتھ نعت کے حوالے سے دوسری اصناف کا بھی ذکر کیا گیا ہے مثلاً نعت نگار شاعروں کی کتابوں پر تبصرے، اُن کے تفصیلی

مطالعات، ان کے ساتھ مکالمے اور انٹرویوز وغیرہ۔ یہ وہ سرمایہ ہے جو اردو کی علمی و ادبی اور تحقیقی و تنقیدی روایت کو ثروت مند بناتا ہے۔ اس میں اُن کتابوں مقالوں، شاعروں اور ناقدوں کا ذکر ہے جنھوں نے تنقیدات نعت کی اُس روایت کو آگے بڑھایا جو سہ ماہی 'نعت رنگ' کراچی کے ذریعے آگے بڑھی۔

☆۔ مقالے کا دوسرا باب نعت رنگ کے اداریوں سے متعلق ہے۔ یہ اداریے کچھ سیّد صبیح رحمانی مدیر نعت رنگ نے لکھے ہیں اور کچھ انہوں نے دوسری معاصر شخصیات سے لکھوائے ہوئے ہیں۔ جن کی نوعیت تنقیدی مضامین و مقالات سی ہے یہ باب تنقیداتِ نعت سے متعلقہ ایسے مضامین و مقالات کے جائزے پر مشتمل ہے۔

☆ مقالے کا تیسرا باب نعت رنگ میں چھپنے والے تنقیدی مضامین اور مقالات کے بارے میں ہے۔ نعت رنگ کا یہ حصہ ناصرف نعت کی تنقید بلکہ تنقید میں بھی ایک اہم اضافہ ہے۔

☆ مقالے کے چوتھا باب میں نعت رنگ میں ملنے والی دوسری متفرق تنقیداتِ نعت کا جائزہ لیا گیا ہے۔ اس باب میں 'نعت رنگ' کے مختلف کتابوں پر کئے گئے تبصرے اور نعت رنگ میں شائع ہونے والے مکاتیب میں ملنے والے تنقیدی عناصر کی نشاندہی کی گئی ہے۔

آخر میں اس پورے خلاصے کا ماحصل ہے جو 'نعت رنگ' کے تنقیدی سرمایہ کی اہمیت کے بارے میں ہے۔ اس میں نعت کے تنقیدی سرمائے کا ماحصل بیان کیا گیا ہے۔ نعت رنگ کے دستیاب پرچوں میں جن اہم تنقیدی مقالات، مضامین، تذکرے، نعت نگاروں کی تخلیقات کے خصوصی مطالعات، نعتیہ کتابوں پر تبصرہ جات اور متفرق تنقیدی مواد کی نشاندہی کی گئی ہے۔ اس کا ماحصل بیان کیا گیا ہے۔

بہ حیثیت مجموعی اس مقالے میں سہ ماہی 'نعت رنگ' کراچی کی ان خدمات کا جائزہ لیا گیا ہے جو 'نعت رنگ' میں شائع ہُوا۔ اس مقالے میں خصوصیت کے ساتھ رسالہ 'نعت رنگ' کی اس خدمات پر روشنی ڈالی گئی ہے جس سے اردو نثر میں گراں قدر تنقیدی اقدار کا اضافہ ہوا۔ نعتیہ نگارشات پر تنقید کی روایت مستحکم ہوئی اور یہ صنف جسے عام طور پر ایک مذہبی موضوع سمجھا جاتا تھا اسے جس تنقیدی سرمائے کی بدولت ایک اہم ادبی اور فنی درجہ حاصل ہوا۔ اس کی نشاندہی کی گئی ہے اردو نعت کے حوالے سے تنقیدی مقالہ جات و مضامین کا جو بڑا اثاثہ تخلیق ہوا اس میں 'نعت رنگ' کی کارکردگی کو زیرِ مطالعہ لایا گیا ہے۔

کتابیات میں ان ماخذات کو ذکر کیا ہے جن سے اس مقالے کی تحریر و تنقید اور تحقیق کے بارے میں استفادہ کیا گیا۔

آخر میں مَیں اس امر کی وضاحت ضروری خیال کرتی ہوں کہ یہ مقالہ سہ ماہی رسالہ 'نعت رنگ' کراچی کی تنقیدی

خدمات کے بارے میں ایک طالب علمانہ کوشش ہے کوئی حرفِ آخر نہیں وقت کے ساتھ ساتھ 'نعت رنگ' کی تنقیدی خدمات کو مختلف حوالوں سے زیر بحث لایا جائے گا تو اس کی اہمیت کے اور تازہ تازہ مطالعات سامنے آئیں گے، آج سے تین چار دہائیاں قبل نعتیہ تنقیدات کا ذکر کہیں کہیں نظر آتا تھا اب 'نعت رنگ' کی تنقیدی روائت کے زیر اثر یہ روایت عام اور مستحکم ہو رہی ہے یہ 'نعت رنگ' کا منفرد کارنامہ ہے۔

اصناف کی اہمیت اس تنقیدی سرمائے سے ہوتی ہے جو ان کی تخلیق کے حوالے سے سامنے آتا ہے اور جس میں فکر وفن کے اہم اصولوں کی روشنی میں ان کو زیر جائزہ لایا جاتا ہے۔سہ ماہی 'نعت رنگ' کراچی نے اس اہمیت کو نہ صرف محسوس کیا بلکہ اس کے مدیر صبیح رحمانی اور اس رسالے میں شائع ہونے والے مضامین کے ناقدین کی کوششوں نے نعت کے باب میں "تنقیداتِ نعت' کی روش اور اسلوب کو ایک باقاعدہ سلسلے کی شکل دی۔مجھے اُمید ہے 'نعت رنگ' کی خدمات کے مطالعات کے سلسلے میں اس عاجزانہ اور طالب علمانہ کوشش کو بھی پیش نظر رکھا جائے گا۔

ایم فل، اُردو کے مختلف درجوں میں ایک درجہ مقالہ نویسی کا بھی آتا ہے۔امتحانات کے بعد جب طالب علم اس سطح پر پہنچتے ہیں تو انہیں ریسرچ کے لئے کوئی موضوع دیا جاتا ہے یا وہ اپنے اساتذہ کی رہنمائی اور مشورے سے اپنے لئے کوئی ایسا موضوع منتخب کرتے ہیں جس پر وہ تحقیقی وتنقیدی کام کر سکیں یہ مرحلہ بڑا مشکل مرحلہ ہے مجھے یہ تسلیم کرنے میں کوئی ہچکچاہٹ نہیں کہ میرا مزاج تحقیقی وتنقیدی نہیں اپنی دوسری ہم جماعتوں کی طرح اس مرحلے پر مجھے بھی بہت الجھن ہوئی اور موضوع کے انتخاب کے بارے میں مَیں کئی دن پریشان رہی آخر اپنے فاضل اساتذہ خصوصاً اپنی نگرانِ مقالہ پروفیسر طیبہ نگہت کے مشورہ سے میری یہ مشکل حل ہوئی۔ان کی مشاورت سے مجھے تحقیق وتنقید کے اس سفر میں بہت فائدہ ہوا اُن کے تعاون سے کچھ لائبریروں تک میری رسائی ممکن ہوئی اور کچھ نعت نگاروں اور اساتذہ سے انٹرویو کے مواقع ملے میں ان کی بہت ممنون ہوں کہ انہوں نے مجھے اپنا قیمتی وقت دیا۔نہ صرف میری رہنمائی فرمائی بلکہ مجھے بہت ساری ایسی شخصیات سے متعارف کروایا جن کے مشوروں سے مجھے اس پھیلے ہوئے کام کو سمیٹنے میں آسانی ہوئی۔

مَیں اپنے شعبہ کی صدر ڈاکٹر طاہرہ اقبال اور دوسری اساتذہ خصوصاً پروفیسر بشریٰ علم دین کی بھی بہت ممنون ہوں جنہوں نے مجھے قدم قدم پہ اپنے قیمتی مشوروں سے نوازا۔اپنی ساتھیوں میں سے مَیں ثمرہ، زبیدہ، فجر اور رابعہ کی بہت ممنون ہوں جن کی رفاقت مجھے قدم قدم پر میسر رہی۔مَیں اپنے والد محترم غلام مرتضٰی، والدہ ریحانہ، اپنی بہنوں

نگینہ اور مریم ، بھائیوں علی اور حسین ،اور بھابیوں اقراء اور انعم کی بھی شکر گزار ہوں جنہوں نے مجھے ہر طرح کی سہولت با ہم پہنچائی ۔ ان سب کے لیے بہت دعائیں ۔ اس مقالے کی کمپوزنگ اور سیٹنگ کے لئے میں مبشرہ اور علی حسن زیدی کی ممنون ہوں ۔ جنہوں نے اس پھیلے ہوئے کام کو سمیٹنے میں میرے ساتھ تعاون کیا ۔ اُن کا بھی بہت بہت شکریہ ۔

تہمینہ مرتضیٰ

ترتیب

پیش لفظ

پہلا باب

(ا) تمہیدی مباحث

رسالہ ــــ تنقید ــــ نعت کے لغوی و اصطلاحی مباحث

(ب) نعت رنگ کے اشاعتی سفر کا شمارہ بہ شمارہ جائزہ

دوسرا باب:

نعت رنگ کے اداریوں کے تنقیدی عناصر کا جائزہ

تیسرا باب:

تنقیداتِ نعت سے متعلقہ مضامین و مقالات کا جائزہ

چوتھا باب:

تنقیداتِ نعت کے باب میں دیگر متفرق خدمات

ماحصل

مصادر و مراجع

ضمیمہ جات

تفصیلِ ابواب

باب اول:۔ (ا) تمہیدی مباحث

رسالہ ــــــ تنقید ــــــ نعت کے لغوی و اصطلاحی مباحث

(ب) نعت رنگ کے اشاعتی سفر کا شمارہ بہ شمارہ جائزہ

باب دوئم:۔ نعت رنگ کے اداریوں کے تنقیدی عناصر کا جائزہ

(ا) شمارہ وار مطالعات

باب سوئم:۔ تنقیداتِ نعت سے متعلقہ مضامین و مقالات کا جائزہ

(ا) شمارہ وار تنقیدی مطالعات

باب چہارم:۔ تنقیداتِ نعت کے باب میں دیگر متفرق خدمات

(ا) شخصی تعارفی مضامین و مقالہ جات

(ب) کتابوں کا تعارف اور تبصرے

(ج) بہ حیثیتِ مجموعی نعت رنگ کی تنقیدی میراث کا جائزہ

ماحصل

مصادر و مراجع

ضمیمہ جات

❖—❖-----❖—❖

بابِ اوّل

(ا) تمہیدی مباحث

رسالہ ــــــ تنقید ــــــــ نعت کے لغوی و اصطلاحی مباحث

(ب) نعت رنگ کے اشاعتی سفر کا شمارہ بہ شمارہ جائزہ

ہمارے مقالے کے موضوع میں تین لفظ توجہ طلب ہیں، رسالہ۔نعت اور تنقید۔اس باب کے ابتدائی حصے میں ہم مقالے کے ان تمہیدی مباحث میں ان لفظوں کے لغوی اور اصطلاحی مفہوم کا جائزہ لیتے ہوئے رسالہ 'نعت رنگ' کراچی کی جُدا گانہ حیثیت اور منفرد اہمیت پر روشنی ڈالیں گے۔

رسالہ / میگزین کے مفاہیم :۔

اُردو لغات میں عام طور پر اس طرح کے معیاری جریدے کے لیے دو لفظ استعمال ہوتے ہیں (۱) رسالہ (۲) میگزین۔ ان لفظوں کا مفہوم بھی وہی ہے جو انگریزی زبان میں استعمال ہونے والے لفظ میگزین کا ہے''اُردو لغت''میں ان الفاظ کے مطالب کے ساتھ اُردو نظم و نثر کے حوالے سے بعض مثالیں بھی دی گئی ہیں۔جن سے ان لفظوں کے استعمال کی قدامت کا اندازہ ہوتا ہے۔اُردو کے سب سے اہم لغت''اُردو لغت''(مطبوعہ اُردو ڈکشنری بورڈ کراچی)، میں رسالے کی درج ذیل تعریف کی گئی ہے:

رسالہ:

(۱) مختصر اور چھوٹی سی کتاب، کتابچہ،

رسالہ یو دکھنی احو لک تمام
دورد بر محمد علیہ السلام (۱)

کی سیر محبت کے رسالے کی جو میں نے
سرخی کی جگہ خون ہر اک باب میں رویا (۲)

(۲)

ہفتہ وار، پانزدہ روزہ، ماہنامہ یا سہ ماہی شائع ہونے والا پرچہ جس کا سائز بیشتر کتاب سے بڑا ہوتا ہے۔

''ایسا پرچہ یا رسالہ نکلے جو جلد جلد ایک مناسب معیار پر چھپا کرے۔''(۳)

''ایک سیاح نے ایک ہفتہ وار رسالے میں یہ واقعات شائع کئے ہیں۔''(۴)

اُردو لغات میں رسالے کے لیے میگزین کا لفظ ملتا ہے۔

میگزین /مخزن:۔

☆ معیاری رسالہ جریدہ، صحیفہ، مجلّہ

''جس اخبار کو کھولو جس میں میگزین کو پڑھو آزادیِ آزاد پر ذکرِ خیر ہے۔''(۵)

☆ ایک امریکی میگزین کے مطابق کیپٹن عبدالرشید کی تقرری کی تقریب منعقد ہوئی۔(۶)

انگریزی لغت میں میگزین کی یہ تعریف کی گئی ہے:

"Magazine , originally a place where good are stored now also a periodical publication contatining articles by different authors thus the gentleman magazine in the introduction to it self as a monthly collection to store up as in a magazine the most remarkable pieces on the subjects above mantained the word had been used before this for a store house of information."(7)

مارگریٹ ڈربیل کی تحقیق کے مطابق اس رسالے کے ذریعے پہلی بار میگزین کا لفظ جرنل کے طور پر استعمال ہُوا وہ لکھتی ہیں:

"The first use of the word (magazine to describe a journal)"(8)

انگریزی زبان میں میگزین کے نام سے پہلی بار چھپنے والے رسالے کے لئے علمی مضامین کے مجموعے، سٹور ہاؤس یا مخزن کے مفہوم کے حامل اُردو میں کئی رسالے ہیں مثلاً 'نقوش' (لاہور)، 'فنون' (لاہور)، 'اوراق' (لاہور)، 'سیپ' (کراچی)، 'مکالمہ' (کراچی) وغیرہ وغیرہ جن کے مختلف شماروں میں ادبی موضوعات پر ممکن حد تک دستیاب نئے اور پرانے مضامین، متعلقات، معلومات اور زیرِ جائزہ شخصیت، صنف یا موضوع کی جمع آوری کو یقینی بنانے کی کوشش کی گئی ہے۔ یہ ایک دلچسپ حسنِ اتفاق ہے کہ ہمارے زیرِ جائزہ موضوع کے حوالے سے جرنل میں مخزن کا مفہوم 'نعت رنگ' کی کارکردگی Contribution سے ہم آہنگ اور کس قدر مناسب ہے۔ یہ اُردو کا منفرد رسالہ نعت کی صنف کا مخزن ہے۔

ان الفاظ کے مفاہیم سے جو نتائج اخذ ہوتے ہیں اس میں کسی ایسے ادب پاروں کے مختلف وقتوں کی اشاعت کا قرینہ پایا جاتا ہے جو:

1۔ ایک ہی نام کے تحت ہوں۔

2۔ جس میں مضامین، مقالات، کہانیاں، افسانے نظمیں اور دوسری نگارشات شائع ہوتی ہیں

3۔ جو عام طور پر غیر مجلّد ہوتا ہے۔

4۔ جس کی اشاعت (طے شدہ مناسب) وقفوں میں ہوتی ہے مثلاً ہفت روزہ، پندرہ روزہ، ماہانہ، سہ ماہی وغیرہ

انگریزی زبان میں میگزین کا لفظ مذکورہ بالا مفہوم میں 1640 اور پیری اوڈیکل (Periodical) کا لفظ 1600 سن عیسوی میں استعمال ہونا شروع ہوا۔

جیسا کہ ہم ذکر کر آئے ہیں اُردو زبان میں اس کے لئے درج ذیل الفاظ مستعمل ہیں

ا۔ رسالہ

۲۔ جریدہ

۳۔ مجلّہ

ہم نے اس بات کی بھی نشاندہی کی ہے کہ انگریزی کا لفظ میگزین بھی اس کے لئے بولا جاتا ہے۔ اُردو لغات میں ان کا مفہوم وہی ہے جو انگریزی میں ہے۔ نیز یہ کہ رسالے مجلّاتی صحافت ہی کی ذیل میں شمار ہوتے ہیں واضح ہو کہ رسالے کی اقسام میں دو طرح کی اشاعتیں ہوتی ہیں۔ ایک معمول کی اشاعت اور ایک خصوصی اشاعت۔

معمول کی اشاعت میں عام طور پر ملی جلی، متفرق نگارشات ہوتی ہیں۔ جب کہ خصوصی اشاعت کو کسی شخصیت، صنف، تحریک، میلان یا رویئے، ادارے، شہر، مسئلے یا موضوع کے حوالے سے مضامین جمع کر کے شائع کیا جاتا ہے۔ خصوصی اشاعتوں کا موضوع ایک ہوتا ہے اور اس میں شائع ہونے والے مضامین، مقالے، منظومات اور دیگر نگارشات اسی مرکزی موضوع کے گرد گھومتی ہیں بلکہ ان کی جمع آوری یا تصنیف ہی اسی مرکزی حوالے سے ہوتی ہے مثلاً درج ذیل خصوصی نمبر دیکھئے:

- **نگار، کراچی، خدا نمبر**

اس خصوصی اشاعت میں تمام مضامین مختلف مذاہب کے حوالے اور خدا کے تصورات کے بارے میں ہیں۔

- **سوغات، بنگلور، نظم نمبر**

اس میں نظم کو مرکزی موضوع بنا کر جو مضامین شامل کیے گئے ہیں ان کا تعلق نظم اور نظم کے شاعروں سے خاص ہے۔

- **نصرت،لاہور،کشمیر نمبر**

اس میں جیسا کہ نام سے ظاہر ہے کشمیر کے موضوع کے حوالے سے مضامین شامل کیے گئے ہیں۔

- **طلوعِ افکار، کراچی نثری نظم نمبر**

یہ موضوع نثری نظم (نظم) کے حوالے سے ہے۔اس میں شامل مضامین اور نظموں کا تعلق نثری نظم (نظم) سے ہے۔

- **نقوش،لاہور،لاہور نمبر**

نقوش کے ضخیم دستاویز، لاہور کے تہذیبی ،ثقافتی علمی وادبی زندگی ،مجالس،شخصیات ،تہواروں ، عمارتوں ، باغوں اور آثارِ قدیمہ سے مخصوص ہے۔

- سہ ماہی 'نعت رنگ' کراچی جس کے مختلف خصوصی شمارے بھی شائع ہوئے۔مثلاً:
  - ☆ ''نعت رنگ'' کراچی تنقید نمبر،اپریل ۱۹۹۵ء
  - ☆ ''نعت رنگ'' کراچی،حمد نمبر، اگست ۱۹۹۹ء
  - ☆ ''نعت رنگ'' کراچی،امام احمد رضا نمبر، دسمبر ۲۰۰۵ء
  - ☆ ''نعت رنگ'' کراچی،سلور جوبلی نمبر، جولائی ۲۰۱۵ء

یہ چند مثالیں خصوصی نمبر کی وضاحت کے لئے دی گئی ہیں۔ورنہ اُردو رسائل وجرائد کی تاریخ میں نعت نمبر، سیرت نمبر، اقبال نمبر، ترقی پسند تحریک نمبر، اصنافِ سخن نمبر،قصیدہ نمبر، شخصیات نمبر، مکاتیب نمبر، آپ بیتی نمبر، وغیرہ ہر طرح کی خصوصی اشاعتوں کی تعداد سینکڑوں نہیں ہزاروں میں ہے۔

رسائل وجرائد کی عام ،اشاعتوں کے ساتھ کبھی کبھی زمانی اعتبار سے بھی ان کے خاص نمبر شائع ہوتے ہیں جیسے بہار نمبر، خزاں نمبر، جب کہ سال کی تکمیل کے بعد 'سالنامہ' یا سالانہ نمبر کی روایت عام ہے۔ایسے شماروں کو بھی خصوصی اشاعت کا درجہ حاصل ہوتا ہے اور مدیروں کی یہ کوشش ہوتی ہے کہ سال کے اختتام پر سالنامہ ذرا ضخیم ،بہتر اور خوبصورت انداز میں شائع کیا جائے۔اسی طرح دس سالہ نمبر، سلور جوبلی نمبر (25 سال کی تکمیل پر) اور گولڈن جوبلی نمبر (50 سال پورے ہونے پر) چھاپا جاتا ہے۔

تنقید (لغوی واصطلاحی مفہوم):۔

تنقید کا لفظ عربی کے مادہ نقد سے نکلا ہے۔جس کے لغوی معنی 'غیاث اللغات' کے مطابق: 'دانہ از کاہ جُدا کردن' ہیں جس کا مطلب بھوسے کو گندم سے الگ کرنا ہیں۔اس کی مختلف تعریفیں درج ذیل ہیں:

''تنقید (تن قید) (ع۔ا۔مث) (الف) جانچ، پرکھ، تمیز، ایسی جانچ جو اچھے بُرے کھرے کھوٹے میں تمیز کرے۔(ب) تبصرہ، نقد، نکتہ چینی''(۹)

ڈاکٹر سیّد عبداللہ نے اپنی کتاب ''اشاراتِ تنقید'' میں تنقید کے حوالے سے تحریر کرتے ہیں:

''تنقید اس عمل یا ذہنی حرکت کا نام ہے، جو کسی شے یا ادب پارے کی ان خصائل کا امتیاز کرے جو ''قیمت'' (Value) رکھتی ہیں، بخلاف ان کے جن میں Value نہیں ہے''۔(۱۰)

عصرِ حاضر کے قابلِ ذکر نقاد پروفیسر سیّد عابد علی عابد اپنی کتاب ''اُصولِ انتقادِ ادبیات'' کے مقدمہ میں رقم طراز ہیں:

''اصطلاح میں ادبی تخلیقات کو پرکھنا اور ان کی قدر و قیمت کو متعین کرنا انتقاد کہلاتا ہے۔نقاد کا منصب یہ ہے کہ ادبی (یا فنی) کاوشوں پر غور کرنے کے بعد ان کی قدر و قیمت کے متعلق دیانت داری سے صحیح فیصلے صادر کرے۔ظاہر ہے کہ اس قدر و قیمت کی تعیین میں اسلوب، ہیئت، پیکر یا تکنیک کے کوائف کا تجزیہ بھی شامل ہے۔''(۱۱)

ڈاکٹر یحییٰ نشیط کہتے ہیں:

''نعت کے تقدس اور تقدیسی ادب کے تقاضوں کا لحاظ اور نعت کے فنی لوازمات کا خیال رکھتے ہوئے نعتیہ شعر و ادب کو میزانِ نقد پر تولنا، شستہ و شائستہ تنقید کی عمدہ مثال ہے۔نقدِ نعت کی بدترین مثال اسے مغربی کسوٹی پر پرکھنے کی کوشش ہے۔نعت نہ صرف یہ کہ مشرقی ادب کی نمائندگی کرتی ہے بلکہ خالصتاً ادبِ اسلامی کی ایک صنف کی حیثیت سے اپنا وجود منوالیتی ہے۔اس لیے اس پر نقد و جرح کے لیے فکرِ نقد کا اسلامی ہونا ضروری ہے، وگرنہ تنقیدِ نعت کا حق ادا نہ ہو سکے گا۔''(۱۲)

''دیگر اصنافِ سخن سے قطع نظر نعت نگاری جیسی لطیف اور رفیع الشان مقاصد کی حامل صنف کسی روایتی تنقید کے بجائے ''معنوی تنقید'' کی متقاضی ہے۔''(۱۳)

نعت

نعت چونکہ عربی، فارسی اور اردو تینوں زبانوں کے اصناف ادب میں مستقل ہے۔اس لئے سب سے پہلے عربی میں اس کے معنی و مفاہیم دیکھتے ہیں پھر فارسی اور اردو میں۔

نعت کے لغوی معنی :۔

نعت عربی زبان کا لفظ ہے جو عام طور پر وصف کے مفہوم میں مستعمل ہے۔عربی لغات میں نعت کے جو معانی اور مفاہیم ملتے ہیں۔وہ حسب ذیل ہیں۔

(ا)''تاج العروس'': میں نعت کے معنی وصف کے ہیں۔خصوصاً جب آپ کسی چیز کے وصف میں مبالغہ سے کام لیں تو اس وقت نعت کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔وصف میں جو کچھ کہا جائے اسے بھی نعت ہی تعبیر کیا جاتا ہے۔

وصف بیان کرنے والے کو'ناعت'' کہتے ہیں اور اس کی جمع 'نعات' ہے۔اس طرح لفظ نعت کی جمع نعوت ہے۔

(۲)ابن سیدہ کے مطابق: ہر عمدہ اور جید چیز کو جس کے اظہار میں مبالغہ سے کام لیا جائے نعت کہتے۔جو چیز بہت خوب ہو اس کے متعلق کہا جاتا ہے۔

(۳)ازہری کے مطابق: نعت کا لفظ اس گھوڑے کے وصف کے لئے استعمال ہوتا ہے۔جو بہت ہی خوبصورت اور دوڑ میں سبقت لے جانے والا ہو۔

(۴)ابن الاعرابی کے مطابق: نعت کا لفظ اس انسان کے لئے بھی استعمال ہوگا۔جو نہایت خوبرو اور حسن و جمال سے اتصاف پذیر ہو۔

نعت کہنے والا شخص 'ناعت' کہلاتا ہے۔ناعت کی جمع ناعتوں اور ناعتیں ہے۔نعت وصف کے مفہوم میں استعمال ہوتا ہے۔

فارسی زبان میں نعت کا مفہوم اور استعمال :۔

فارسی لغات میں نعت کا لفظ مطلق وصف اور ثنائے رسولؐ دونوں معنی میں آیا ہے۔فرہنگ آموزگار میں اس کا مطلب ''ستائش، وصف، صفت ہے۔جبکہ اور منتخب اللغات میں صفت وصف کردن ہے۔

فارسی لغات میں نعت مطلق وصف اور ثنائے رسول اللہؐ دونوں معانی میں آیا ہے۔فرہنگ آموزگار میں اس کا مطلب ''ستائش، وصف، صفت'' اور منتخب اللغات میں ''صفت و وصف کردن ہے جبکہ غیاث اللغات میں ''تعریف و وصف کردن از منتخب'' کے بعد مصنف نے لکھا ہے کہ ''اگر چہ لفظ نعت بمعنی مطلق وصف است لیکن اکثر استعمال ایں لفظ بمعنی مطلق ستائش و ثنائے رسول اللہؐ آمدہ است فرہنگ انندراج کے مصنف نے لفظ نعت کے ضمن میں صاحب غیاث اللغات ہی کے مفہوم کر دہرا لیا ہے البتہ امیر معزی کے اشعار سے مطلق وصف کے معنی میں لفظ نعت کے استعمال کی درج ذیل مثالیں دی ہیں۔

جاوید همی باش بایں نعت و بایں وصف

پاکیزہ باخلاق و پسندیدہ بافعال

وصفش ہمہ تقدیس زپیوند وزفرزند

نعتش ہمہ تنزیہہ از امثال وزاقران

اردو زبان میں لفظ نعت :۔

اردولغات میں اگر چہ عربی وفارسی لغات کی پیروی میں نعت کالفظ مطلق وصف اورثنائے رسولؐ دونوں معانی میں آیا ہے مگر جیسا کہ نورالغات کے مرتب نے لکھا ہے۔'یہ لفظ بمعنی مطلق وصف ہے لیکن اس کا استعمال آنحضرت کی ستائش وثناء کے لیے مخصوص ہے۔'اردوزبان وادب میں مطلق وصف کے معنی میں اس کا استعمال قریب قریب ناپید ہے۔تلاش بسیار کے بعد علی خان کی مثنوی ''قصہ زیتون ومحمد حنیف''میں لفظ نعت ،صحابہ کرام کی منقبت کی جگہ عنوان میں استعمال ہوا ہے علی خان اپنے منظوم قصہ کے آغاز میں حمداورنعت کے بعد صحابہ کرامؓ کی منقبت سے پہلے عنوان یوں درج کرتے ہیں ''ورنعت اصحاب کبارؓ''۔

اس مقام کے علاوہ اردوشعروادب میں لفظ نعت کاوصف رسولؐ کے علاوہ استعمال دیکھنے میں نہیں آیا۔اس کی سب سے بڑی وجہ غالباًیہ ہے کہ عربی سے فارسی اور پھر فارسی سے اردوشعروادب کے آغاز تک یہ لفظ وصفِ مطلق کی عمومیت سے نکل کر آنحضرت کی تعریف میں مدح کے لیے مخصوص ہو چکا تھا۔اورلفظ محض کی بجائے ایک مخصوص ادبی وشعری اصطلاح کے طور پر رواج پا چکا تھا۔یہی وجہ ہے کہ اردو کی بعض جدید لغات میں اس کے اصطلاحی معنی ہی رواج ہیں اوراس کا تعمیمی پہلو (وصف مطلق) غائب ہے۔مثلاً اردولغت میں نعت کا مطلب اصطلاحی حوالے ہی سے درج ہے۔مرتب لکھتے ہیں وہ نظم جو رسول اکرم کی شان میں کہی جائے۔یعنی اردولغت زبان اورشعروادب میں اس نعت کے معنی سرکاردوعالم رحمۃ للعالمین حضرت محمد مصطفیؐ کی تعریف و توصیف ہی کے مفہوم سے منسوب ومختص ہیں۔

اصطلاحی مفہوم:

جیسا کہ ہم نعت کے لغوی مفہوم کے ضمن میں دیکھ آئے ہیں۔یہ لفظ اردوتک پہنچتے پہنچتے ایک خاص مفہوم سے وابستہ ہو چکا تھااس لیے اردو میں اس کا استعمال ایک مخصوص اصطلاح کے طور پر ہی نظر آتا ہے یعنی اس سے صرف آنحضرت کی مدح مرادلی جاتی ہے۔بقول ڈاکٹر یونس حسنی:

> ''ایسی تمام نظمیں جن میں رسول خداؐ سے محبت اورعقیدت کا اظہار کیا جائے یا ان کے محاسن بیان کیے جائیں نعت کی تعریف میں آتی ہیں''۔(۱۴)

یہاں یہ امر بھی ملحوظ رہے کہ نعت کی اصطلاح شاعری ہی کے ساتھ خاص نہیں بلکہ حضور اکرمؐ کی تعریف وتوصیف کی حامل نثری تحریروں پر بھی اس عنوان اور اصطلاح کا اطلاق ملتا ہے اور جیسا کہ ڈاکٹر فرمان فتح پوری نے کہا ہے کہ:

''اصولاً آنحضرتؐ کی مدح سے متعلق نثر اور نظم کے ہر ٹکڑے کو نعت کہا جائے گا۔''(۱۵)

لیکن اردو اور فارسی میں جب نعت کا لفظ استعمال ہوتا ہے تو اس سے عام طور پر آنحضرتؐ کی منظوم مدح مراد لی جاتی ہے۔ ممتاز حسن نے 'خیر البشرؐ کے حضور میں' میں نعتیہ شاعری اور نعت کے موضوع وفن پر گفتگو کرتے ہوئے اس کی بڑی بلیغ اور جامع تعریف کی ہے۔وہ کہتے ہیں:

''میرے نزدیک ہر وہ شعر نعت ہے جس کا تاثر ہمیں حضور نبی کریمؐ کی ذات گرامی سے قریب لائے جس میں حضورؐ کی مدح ہو یا حضورؐ سے خطاب کیا جائے صحیح معنوں میں نعت وہ ہے جس میں محض پیکرِ نبوت کے صوری محاسن سے لگاؤ کی بجائے مقصدِ نبوت سے دل بستگی پائی جائے جس میں جناب رسالت مآبؐ سے صرف رسمی عقیدت کا اظہار نہ ہو بلکہ حضورؐ کی شخصیت سے ایک قلبی تعلق موجود ہو وہ مدح یا خطاب بالواسطہ ہو یا بلا واسطہ اور وہ شعر نظم ہو یا غزل، قصیدہ ہو یا مثنوی، رباعی ہو یا مثلث مخمس ہو یا مسدس، اس سے نعت کی نوعیت میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔البتہ نعتیہ کلام کی معنوی قدر وقیمت کا دارومدار اس کے نفس مضمون پر ہے۔اگر اس کا مقصد ذات رسالتؐ کی حقیقی عظمت کو واضح کرنا اور آقائے دو جہاں کی بعثت کی جو اہمیت نوع انسانی اور جملہ موجودات کے لیے ہے اسے نمایاں کرنا ہو تو وہ صحیح طور پر نعت کہلانے کا مستحق ہے۔''(۱۶)

رسالہ نعت رنگ کا تعارف

''نعت رنگ'' کا ایک اجمالی تعارف کراتے ہوئے ڈاکٹر شہزاد احمد نے 'نعت رنگ' میں چھپنے والے مضامین ومقالات اور دیگر تخلیقات کی جمع آوری کی ہے۔وہ اس کتابچے کے دیباچے میں کہتے ہیں:

''اُردو نعتیہ ادب اپنے دامن میں کئی جہات سمیٹے ہوئے ہے۔اس کی ایک قابل توجہ جہت ''نعتیہ صحافت'' کا فروغ ہے، جو روز وشب ارتقائی منازل طے کر رہی ہے۔نعت کے موضوع پر بالخصوص پاکستان میں بعض دیگر اہم رسائل وجرائد بھی شائع

ہوتے رہے ہیں۔ ہر کسی کی نعتیہ خدمات اپنے اپنے دائرے میں لائق تحسین اور قابلِ ستائش ہیں، جس سے انکار ممکن نہیں۔

نعت رنگ اُردو دُنیا کا وہ قابلِ ذکر اور واحد موضوعی رسالہ ہے جس نے کم عرصے میں بہت زیادہ نعتیہ ادب کو مثالی تحقیقی وتنقیدی مواد عطا کیا۔ نعت رنگ کا معیارِ تحقیق اور مزاجِ تنقید سب سے منفرد ہے۔ اس کے مشمولات اور معمولات میں بیداریٔ نعت کی تحریک شامل ہے۔ نعت رنگ کا ایک نمایاں وصف ہے کہ یہ اپنے قاری کو نہ صرف حصار میں لیتا ہے بلکہ اُس سے خراجِ تحسین بھی وصول کرتا ہے''۔(۱۷)

اُفقِ نعت پر نعت رنگ کا پہلا شمارہ اپریل ۱۹۹۵ء میں طلوع ہوا۔ بیس سال کے طویل عرصے میں اس کے پچیس شمارے پوری آب وتاب کے ساتھ منظرِ عام پر آ چکے ہیں۔ نعت رنگ کے خصوصی شماروں میں علی الترتیب تنقید نمبر ۱۹۹۵ء، حمد نمبر ۱۹۹۹ء، امام احمد رضا نمبر ۲۰۰۵ء اور سلور جوبلی نمبر ۲۰۱۵ء کی حیثیت سے منظرِ عام پر آئے۔

نعت رنگ کے مدیر محترم سیّد صبیح الدین صبیح رحمانی خود بھی ایک خوش فکر وخوش ادا اور خوش نظر وخوش نوا نعت گو ہیں۔ آپ کی ایک وجہِ شہرت ''نعت خوانی'' بھی ہے جو عوام الناس وخواص میں بے حد مقبول ہے۔ آپ کی ''نعتیہ شاعری'' بھی پذیرائی و مقبولیت کے مقام پر فائز ہے۔ آپ کی کہی بعض حمدیں ونعتیں مقبول زدِ خاص وعام ہیں۔ مدیر کی ہر دو خصوصیات نے بھی نعت رنگ کے وقار میں اضافہ کیا۔

عصرِ حاضر میں نعت رنگ نے نعتیہ ادب کی بیش بہا اور گراں قدر خدمات انجام دی ہیں۔ رسالہ نعت رنگ نے نعتیہ شاعری کی تحقیق وتنقید پر نہایت بلند پایہ مقالات پیش کیے اور اس کی ادبی فروغ کا آوازہ اس شدت سے بلند کیا کہ منکرینِ نعت بھی نعتیہ شاعری کی عظمت کے ساتھ اس کی ادبی اور تہذیبی قدر و قیمت کے قائل ہو گئے۔

اُردو کے اربابِ نقد ونظر نے نعت کو ایک مذہبی صنفِ سخن گردانتے ہوئے ادب کے دائرے سے ہمیشہ دور رکھنے کی شعوری یا غیر شعوری کوشش کی ہے۔ آج بھی یہ رُجحان کہیں نہ کہیں، کسی نہ کسی صورت میں نظر آ جاتا ہے۔ بعض نقادانِ ادب، اس خیالِ باطل کے حامی ہیں کہ نعت کا ادب سے کوئی تعلق نہیں۔ یہی نہیں بلکہ وہ یہ بھی کہتے ہوئے نظر آتے ہیں کہ نعتیہ شاعری کی تنقید وتحقیق اعلیٰ درجے کی تحقیق وتنقید نہیں۔

ڈاکٹر شہزاد احمد 'نعت رنگ' کی انفرادیت کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

''الحمدللہ! نعت رنگ نے ہمیشہ اس خیالِ باطل اور جانب دار تنقید کی مخالفت کی، بلکہ اپنی مسلسل اشاعتوں کے ذریعے نعتیہ شاعری کی تنقید وتحقیق کو اعلیٰ درجے کا تحقیقی و

تنقیدی مقام دلوانے کے لیے ہمیشہ مثبت اور عملی کاوشیں انجام دیں۔یہی سبب ہے کہ آج وہ نقادانِ شعروادب جونعتیہ شاعری کی قدر و قیمت سے بظاہر آگاہ نہیں تھے وہ بھی نعتیہ شاعری کی افادیت واہمیت کا دم بھرتے دکھائی دیتے ہیں۔

نعت رنگ اُردوؤنیا کا وہ واحد رسالہ ہے کہ جس میں عصرِ حاضر کے معتبر لکھنے والوں کی بڑی تعداد شامل ہے۔نعت رنگ میں مشاہیرانِ نعت کی تحریروں کے علاوہ اُردو ادب کے ثقہ،انتہائی معتبر اور قابلِ ذکر حضرات کی تحریریں بھی نمایاں ہیں۔ادب کی اس عظیم کہکشاں کو آپ صرف نعت رنگ کے صفحات میں جلوہ گر دیکھ سکتے ہیں"۔(۱۸)

(ب):نعت رنگ کے اشاعتی سفر کا شمارہ بہ شمارہ جائزہ

نعت رنگ کے شماروں میں نعت کی صنف،فن کے موضوع،اسلوب تحقیق تنقید اور دوسرے امور ومسائل کے بارے میں اتنا مواد جمع ہے کہ اردو ادب وشعر کی تاریخ میں بقول ڈاکٹر ریاض مجید:

"اتنا مواد گزشتہ تین صدیوں میں کسی ایک رسالے میں جمع نہیں ہوا یہ اثاثہ نعت کی تنقید،تحقیق اور دوسرے ذیلی موضوعات کے حوالے سے ہے اور خاص اہمیت اور انفرادیت کا حامل ہے۔رسالہ نعت سے پہلے اس انداز کا مواد بہت کم دستیاب ہے چند مضامین،دیباچے، تقریظیں اور گزشتہ صدی کے آخری نصف (بلکہ ۱۹۵۵ سے ۱۹۸۰ تک کے سالوں) میں تحریر ہونے والے پی ایچ ڈی کے مقالوں پر مشتمل تنقیدی مواد کا حجم رسالہ نعت رنگ کے ذریعے سامنے آنے والے سرمائے کے مقابلے میں بہت کم ہے واضح ہو کہ بھارت میں سیّد رفیع الدین اشفاق کا مقالہ'اردو میں نعتیہ شاعری'(ا)۱۹۵۵ میں مکمل ہوا جب کہ اس کی اشاعت ۱۹۷۸ میں پاکستان میں ہوئی نعت کے حوالے سے میرا پی ایچ ڈی کا مقالہ ۱۹۸۰ میں مکمل ہوا میں نے اس کے لئے پنجاب یونیورسٹی لاہور کے شعبہ اردو میں ۱۹۷۵ میں خاکہ جمع کروایا تھا جس کی اجازت مجھے ۱۹۷۶ میں ملی۔ڈاکٹر وحید قریشی صاحب اس کے نگران تھے خاکے اور مقالے کا عنوان'اردو نعت'تھا۔وحید صاحب ہی کی زیرنگرانی اس کی اشاعت اقبال اکادمی،لاہور کی طرف سے اسی کی

دہائی میں ہوئی پہلے اسے ٹائپ میں کمپوز کروایا گیا وہ ٹائپ موجود کمپوزنگ سے مختلف اور مشکل تھی اس کے دو تین باب کمپوز ہو کر مرے پاس آئے تھے میں نے ان کے اصلاح اور اصلاح کے بعد مسودۂ ثانی کی اصلاح کر کے واپس بھجوا دی تھی مگر بوجوہ مزید تاخیر سے بچنے کے لئے اقبال اکادمی نے اس کی ازسرنو کتابت کروا کے اس مقالے کو 'اردو میں نعتیہ شاعری'' کے نام سے شائع کر دیا۔(۲) اس تبدیل کے بڑی وجہ وحید صاحب کی اقبال اکادمی سے رخصتی (کنٹریکٹ کا خاتمہ) تھا اشاعت کے وقت اقبال اکادمی کے ڈائریکٹر جناب شہرت بخاری تھے یوں یہ مقالہ ۱۹۹۱ء میں شائع ہوا۔

رفیع الدین اشفاق صاحب کے کام بڑا اہم اور بنیادی نوعیت کا ہے مجھے اپنے مقالے کی تکمیل کی آخری سالوں میں اس نے استفادے کا موقع ملا میں نے اپنے دیباچے میں اس کا خصوصیت سے ذکر کیا ہے ڈاکٹر سید رفیع الدین اشفاق سے میری ملاقات ادیب رائے پوری کے زیراہتمام منعقد ہونے والی نعتیہ کانفرس (کراچی ۱۹۹۳) میں ہوئی۔ مَیں نے انہیں اپنا مقالہ پیش کیا جو انہوں نے اپنے کراچی کے قیام کے دوران میں ہی دیکھ لیا اور انہی دنوں اس حوالے سے میری حوصلہ افزائی کرتے ہوئے فرمایا 'کہ آپ نعت کے کام کو بہت آگے لے گئے ہیں'___ یہ ان کی ذرّہ نوازی تھی جس سے میرا بڑا حوصلہ بڑھا___

ان دو مقالوں کا حوالہ 'نعت رنگ' کے بارے میں آپ کے سوال کے جواب میں اس لئے ضروری ہو گیا ہے کہ تنقیدات نعت کو صحیح رُخ، تسلسل اور جہت نعت رنگ نے دی۔ 'نعت رنگ' سے قبل نعت کے بارے تنقیدی اثاثہ' تحقیق کا ایک موضوع ہے جس پر کسی ریسرچ سکالر کو ایم فل اور پی ایچ ڈی کا مقالہ لکھنا چاہئے اس وقت میرے ذہن میں نعت رنگ سے قبل ملنے والی تنقیدی مواد میں جو نعتیہ تحریریں آ رہی ہیں وہ کچھ یوں ہیں ۔

۱۔ اردو تذکروں میں کہیں کہیں نعت گو شاعروں کے حوالے سے کچھ آرا۔

۲۔ اردو کی ادبی/تاریخوں، شعری دبستانوں میں نعت کہنے والے شاعروں کے بارے میں ذکر۔

۳۔ نعتیہ دیوانوں، مجموعوں اور گلدستوں میں ملنے والے تاثرات ۔

۴۔ بعض نعتیہ مجموعوں کے دیباچوں اور تقریظوں یا ان کی اشاعت پر اخبارات/وسائل میں

شائع ہونے والے مضامین۔

۵۔ نعتیہ انتخابات کے دیباچے جیسے ڈاکٹر فرمان فتح پوری (۳) اور ممتاز حسین (۴) کے انتخابات سے قبل نعت کے فکر و فن کے بارے میں مضامین/ دیباچے۔

۶۔ مختلف نعت نمبروں یا سیرت نمبروں میں شائع ہونے والے مضامین (خصوصاً ماہِ نو کا سیرت پاک نمبر،مطبوعہ ۱۹۶۲ء)

۷۔ رسائل کی عمومی اشاعتوں اور اخبارات میں چھپنے والے

۸۔ بعض تنقیدی کتابوں میں دوسرے مضامین کے ساتھ کہیں کہیں کسی نعت نگار کے بارے میں ملنے والے مضامین

یہ بکھرا ہوا سارا سرمایہ جمع کیا جائے تو یہ مشکل نعت رنگ کا ایک شمارہ بنے''(۱۹)

انٹرویو: ریاض مجید صاحب

نعت رنگ کی اہمیت اس تنقیدی سرمائے کے حجم سے ہے جو ہمارے مقالے کا موضوع ہے مقدار اور معیار کے حوالے سے یہ سرمایہ نعت کے باب میں نئی تنقیدی جہات پر مشتمل ہے اس سرمائے کو جو نعت رنگ کی مختلف اشاعتوں سے ظہور میں آیا۔ ایک نظر دیکھیں تو ہمیں معلوم ہوگا کہ نعت رنگ نے قریباً ایک ربع صدی میں مختلف حوالوں سے نعت کی خدمت کی۔

نعت رنگ رسالے میں جو مستقل عنوانات نظر آتے ہیں درج ذیل ہیں۔

۱۔ تنقیدی و تحقیقی مضامین

۲۔ نعتیہ شاعری

۳۔ نعتیہ کتابوں پر تبصرے

۴۔ نعت نگاروں سے انٹرویوز اور مکالمے

۵۔ بعض نعت نگاروں کے خصوصی گوشے

۶۔ نعتیہ کتابوں پر تبصرے

۷۔ مختلف شاعروں اور علاقوں کی نعت گوئی کے جائزے

۸۔ نعت رنگ کے شماروں میں چھپنے والے مضامین و مقالات اور دیگر مندرجات پر قارئین اور اہل علم کے مکاتیب

۹۔ نعت رنگ کے نعت کے فکر و فن پر مشتمل اداریے

۱۰۔ فوت ہونے والے نعت نگاروں کے بارے میں مختصر تعزیتی شذرات

۱۱۔ نعتیہ کتابوں کے اشتہارات اور تنقیدات نعت کے حوالے سے بعض کتابوں کے بارے میں معلومات

۱۲۔ حمد، نعت اور منقبت بارے تازہ تخلیقات

اس باب میں ہم نعت رنگ کے سارے اثاثے کی شمارہ وار نشاندہی کر رہے ہیں جس سے ہمیں نعت رنگ کی بہ حیثیت مجموعی خدمات کا اندازہ ہوگا اور تنقیدات نعت کے حوالے سے نعت رنگ کی اس ہمہ جہت کارکردگی کے بارے میں آگہی حاصل ہوگی جس میں قدیم و جدید نعت کے ناقدین، شاعروں، اہل قلم اور قارئین نے اپنی تنقیدات، تاثرات اور آرا سے "تنقید نعت" کو ایک باضابطہ بیانیہ (Study) کی صورت دے دی ہے۔

نعت رنگ کراچی (تنقید نمبر) **شمارہ ۱** **(۴۰)**

صفحات ۳۳۶

اجمال

ابتدایہ	صبیح رحمانی	۸
خالق برتر	سحر انصاری	۹
حرف ثنا		۱۰
وہ اور میں	شبنم رومانی	۱۱
نعت کیا ہے	سعید بدر	۱۲

تحقیق نعت

نعت کا سفر	سید آل احمد رضوی	۲۱
تخلیق پاکستان اور ہماری نعتیہ شاعری	ڈاکٹر آفتاب احمد نقوی	۵۸
نعت گوئی ایک عظیم سچائی ایک بے کنار موضوع	جاذب قریشی	۶۵
چند مزید نعت نمبر	ڈاکٹر آفتاب احمد نقوی	۷۱
نعتیہ شاعری میں ہائیکو کی روایت	صبیح رحمانی	۷۵
انتخاب نعت	راجا رشید محمود	۸۳
پاکستان میں نعتیہ انتخاب	غوث میاں	۱۰۵

تنقید نعت

نعت سرورِ کائنات ایک منفرد صنفِ سخن	ڈاکٹر محمد اسحٰق قریشی	۱۳۱
ممنوعاتِ نعت	عاصی کرنالی	۱۳۹
نعتیہ ادب میں تنقیدی جمود	ادیب رائے پوری	۱۵۱
گفتنی	ادارہ	۱۶۵
نعت نگاری میں ذم کے پہلو	رشید وارثی	۱۶۶
نعتِ نبی میں زبان و بیان کی بے احتیاطیاں	عزیز احسن	۲۰۵

گل چیدہ

حاصلِ مطالعہ	حنیف اسعدی	۲۶۳

فکر و فن

حضرت حفیظ تائب کی نعت گوئی	ڈاکٹر سید رفیع الدین اشفاق	۲۷۱
تابش دہلوی کی نعت گوئی	ڈاکٹر اسلم فرخی	۲۸۳
مظفر وارثی کی نعت اور گلاب	عاصی کرنالی	۲۹۸
حنیف اسعدی کی نعت گوئی	تابش دہلوی	۲۹۲
نعتوں کے گلاب پر ایک نظر	حفیظ تائب	۲۹۸
شاہ انصار الٰہ آبادی کی نعتیہ شاعری	عزیز احسن	۳۰۴
بیعت.....ایک تاثر	ڈاکٹر تحسین فراقی	۳۱۱
سید قمر زیدی حمد و نعت کے آئینے میں	عاصی کرنالی	۳۱۷
روشنی اور خوشبو کا نعت گو شاعر صبیح رحمانی	سعید بدر	۳۲۱

نعت رنگ کراچی **شمارہ۲** **(۲۱)**

صفحات ۳۲۰

دھنک

ابتدایہ	صبیح رحمانی	۹

تمجید

اے خدا	احمد ندیم قاسمی	۱۳
حمدیں	حفیظ تائب، صبیح رحمانی	۱۴

مقالات

نعت کا مثالی اسلوب نظم	حافظ محمد افضل فقیر	۱۵
اردو حمد و نعت پر فارسی شعری روایت کے اثرات	عاصی کرنالی	۲۷
اردو نعت میں شان الوہیت کا استخفاف	رشید وارثی	۳۸
نعت اور شعریت	عزیز احسن	۶۳
گلبن نعت	پروفیسر سحر انصاری	۱۹
جدید نعتیہ ادب اور بارگاہ رسالت میں استمداد، استغاثہ فریاد	شبیر احمد قادری	۱۲۳
عصر حاضر میں نعت نگاری	شفیق الدین شارق	۱۳۵
دبستان کراچی کی نعتیہ شاعری	صبیح رحمانی	۱۶۷

حریم حرف

گوشہ ڈاکٹر محمد اسلم فرخی		۱۷۹
گوشہ شبنم رومانی		۱۸۳

مطالعات نعت

عہد جدید کی نعت نگاری	مذاکرہ	۱۸۷
حاصل مطالعہ	حنیف اسعدی	۱۹۷
''اوج'' نعت نمبر	حفیظ تائب	۲۰۵
نعت رنگ ایک جائزہ	شفیق الدین شارق	۲۰۷
ماہنامہ نعت کی آٹھویں سالگرہ	حفیظ تائب	۲۱۳

فکر وفن

ہشام علی حافظ کی نعتیہ شاعری	سید محمد ابوالخیر کشفی	۲۱۷
نذیر قیصر......ایک قابل قدر مسیحی نعت گو	محمد اقبال جاوید	۲۲۳

مدحت ۲۳۵

صبا اکبرآبادی، تابش دہلوی، نیر مدنی، حنیف اسعدی، نعیم تقوی، عاصی کرنالی، سحر انصاری، جاذب قریشی، راجا رشید محمود، بشیر حسین ناظم، ریاض حسین چودھری، انور شعور، احسان کاکوروی، حسن اختر جلیل، سعید بدر، سید ابوالحسنات حقی، سید نعیم حامد علی، ابرار کرتپوری، مصور لکھنوی، شفیق الدین شارق، عزیز احسن، سید آل احمد رضوی، لیاقت علی عاصم، کوثر علی، وضاحت نسیم، نفیس القادری، قمر عباس قمر، معراج حسن عامر، شاہنواز مرزا نواز، صبیح رحمانی، محمد یعقوب غزنوی۔

منظوم تراجم

نقش ہے وجدان پر میرے	ڈاکٹر سید ابوالخیر کشفی	۲۵۳

خاکہ

محبت کی گواہی	بلقیس شاہین	۲۵۵

گوشہ ڈاکٹر سید آفتاب احمد نقوی

گوشہ آفتاب احمد نقوی	صبیح رحمانی	۲۶۲
ڈاکٹر آفتاب احمد نقوی ایک نظر میں		۲۶۳
ڈاکٹر آفتاب احمد نقوی	عطاء الحق قاسمی	۲۶۴
ایک آنسو آفتاب نقوی کے المناک حادثۂ موت پر	میرزا ادیب	۲۶۷
آہ ڈاکٹر آفتاب احمد نقوی	ڈاکٹر ظہور احمد اظہر	۲۶۹
منظوم خراج عقیدت	ریاض حسین چودھری	۲۷۱
ڈاکٹر آفتاب احمد نقوی کی یاد میں	حافظ لدھیانوی	۲۷۲
ڈاکٹر آفتاب احمد نقوی کے لیے چند آہیں۔ چند آنسو	حفیظ تائب	۲۷۵
آفتاب میرا ساتھی	پروفیسر رانا اصغر علی	۲۷۷
علم و ادب کا قتل	اخلاق عاطف	۲۸۰

تعزیت نامے ۲۸۲

ڈاکٹر وحید قریشی ،ڈاکٹر ابوالخیر کشفی ،ڈاکٹر طاہر القادری،احمد ندیم قاسمی،تابش دہلوی،منیر نیازی،انتظار حسین ،ڈاکٹر سلیم اختر،شہزاد احمد،ڈاکٹر انور سدید،پروفیسر عبدالکریم خالد،امجد اسلام امجد،ڈاکٹر معین الرحمٰن،ظفر اقبال،ڈاکٹر محمد اسحاق قریشی،سحر انصاری،حنیف اسعدی ،ڈاکٹر مظفر عباس،ڈاکٹر تحسین فراقی،ڈاکٹر شہباز ملک،جعفر بلوچ،سید مرتضیٰ زیدی،حسن رضوی،صائم چشتی،ڈاکٹر ریاض مجید،ڈاکٹر اسلم رانا،خالد شفیق ،امان خان اجمل،سید آل احمد رضوی،رشید وارثی ،عزیز احسن،شبیر احمد قادری،قمر رحمانی،غوث میاں

خطوط ۲۵۹

حکیم محمد سعید،ڈاکٹر فرمان فتح پوری،ڈاکٹر سید ابوالخیر کشفی ،راغب مرادآبادی،شاہ مصباح الدین شکیل،مولانا کوکب نورانی اوکاڑوی،شبنم رومانی،مشفق خواجہ،حفیظ تائب،مظفر وارثی ،ریاض حسین چودھری،عرش ہاشمی،مجید فکری،شاہنواز مرزا

نعت رنگ کراچی — **شمارہ۳** — **(۲۲)**

صفحات۳۶۰

دھنک

حمد	حفیظ تائب	۸
احوال	صبیح رحمانی	۹

مقالات

اردو نعت میں انبیائے سابقین کی رفعت کا استفصار	رشید وارثی	۱۳
نعت پر تنقید (دوسرا رخ)	پروفیسر عاصی کرنالی	۳۶
اردو نعت اور جدید اسالیب	عزیز احسن	۴۴
اردو نعت گوئی میں عقیدت ومحبت کا اظہار	ڈاکٹر عصمت جاوید	۷۹
امام احمد رضاؒ اور محسن کاکورویؒ	ڈاکٹر عبدالنعیم عزیزی	۸۸
بانگ درا کی نعتیہ تب وتاب	پروفیسر محمد اقبال جاوید	۱۰۴
حافظ منیر الدین منیر سندیلوی کی نعتیہ شاعری	سلیم فاروقی	۱۱۵

نعوت قرآن اور شاعری	مولانا شاہ محمد تبریزی	۱۳۵
نعت خوانی کے آداب اور اصلاح و متعلقات	پروفیسر افضال احمد انور	۱۵۰
فیصل آباد کا نعتیہ منظر نامہ	پروفیسر شبیر احمد قادری	۲۰۲

فیچر

اردو میں نعت کا مستقبل	ڈاکٹر سید محمد ابوالخیر کشفی	۲۰۹

فکر و فن

نعت خواں و نعت نگار محمد اعظم چشتی	حفیظ تائب	۲۲۴
جاذب قریشی جدید تر لہجے کا شاعر	عزیز احسن	۲۲۹

مطالعاتِ نعت

حاصل مطالعہ	شفیق الدین شارق	۲۳۶

حریمِ حرف

گوشہ صبا اکبر آبادی		۲۵۲
گوشہ سید محمد ابوالخیر کشفی		۲۶۳

خاکہ

ہمارے بابا	بلقیس شاہین	۲۷۸

منظوم تراجم

ہشام علی حافظ	سید ابوالخیر کشفی	۲۸۶
مرزا مظہر جان جاناں	پروفیسر سحر انصاری	۲۸۹

مدحت ۲۹۰

سرور بارہ بنکوی،تابش دہلوی، احمد ندیم قاسمی،فدا خالدی دہلوی،افسر ماہ پوری،حنیف اسعدی،نعیم صدیقی،عبدالعزیز خالد،مظفر وارثی،حمایت علی شاعر،انور سدید،وقار صدیقی،سرشار صدیقی،محسن بھوپالی انور مسعود،ریاض مجید، والی آسی،واصل عثمانی،وسیم بریلوی،راجا رشید محمود،ریاض حسین چودھری،تحسین فراقی،نقوی احمد پوری،عرفان بجنوری،عبدالنعیم عزیزی،اعجاز رحمانی،انجم نیازی،امیر الاسلام ہاشمی،احسن زیدی،حاصل مراد آبادی،شفیق الدین شارق، غالب عرفان،اشتیاق طالب،احمد صغیر صدیقی،اقبال حیدر،رشید وارثی،قمر زیدی،قمر وارثی،سید معراج جامی،منصور ملتانی،عرش ہاشمی،شاہین فصیح ربانی،انفصال احمد انور،ظافر علی خان تشنہ،عزیز الدین خاکی،رئیس احمد رئیس،صبیح رحمانی

ہائیکو ۳۲۶

بیکل اُتساہی،محسن بھوپالی،اقبال حیدر،عزیز احسن،سہیل غازی پوری،رونق حیات،معراج حسن عامر، آفتاب مضطر

خطوط ۳۲۹

ڈاکٹر جمیل جالبی،ڈاکٹر مختار الدین آرزو،ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی،ڈاکٹر عبدالنعیم عزیزی،ڈاکٹر انور سدید،حفیظ تائب،ڈاکٹر تحسین فراقی،پروفیسر وسیم بریلوی،پروفیسر عاصی کرنالی،محسن بھوپالی،نقوی احمد پوری،ڈاکٹر احسان الحق،عبدالقیوم لطفی،پیرزادہ اقبال احمد فاروقی،اشتیاق طالب،وامق عدنان،احمد صغیر صدیقی،شبیر احمد قادری،سجاد سخن،ارشد اقبال

نعت رنگ کراچی **شمارہ۴** **(۲۳)**

صفحات۳۵۲

دھنک

احوال	صبیح رحمانی	۱۰

تمجید

حمد	امجد اسلام امجد	۱۳
حمدیہ ہائیکو	محسن بھوپالی،تاجدار عادل،اقبال حیدر،صبیح رحمانی	۱۳

تضمین	حافظ عبدالغفار حافظ	۱۴
مناجات	شفیق الدین شارق	۱۵

مقالات

نعت اور گنجینۂ معنی کا طلسم	ڈاکٹر سید ابوالخیر کشفی	۱۷
اردو نعت اور شاعرانہ تعلّی	رشید وارثی	۵۵
اردو نعت اور جدید اسالیب	عزیز احسن	۷۴
غیر مسلموں کی نعتیہ شاعری	نور احمد میرٹھی	۱۰۹
جدید اردو نعت اور آنکھیں	منصور ملتانی	۱۳۳

حریم حرف

گوشہ خورشید رضوی		۱۵۵
گوشہ سحر انصاری		۱۵۹

مضامین

اُردو نعت گوئی میں ہیئت کے تجربوں کی ضرورت	ڈاکٹر فرمان فتح پوری	۱۶۳
محرکات نعت	ڈاکٹر سلیم اختر	۱۶۵
جدید اردو نعت اور علامت نگاری	احمد ہمدانی	۱۶۸
دکن کی صاحب کتاب نعت گو شاعرات	ڈاکٹر مجید بیدار	۱۷۵
نعت کہیے مگر احتیاط کے ساتھ	پروفیسر محمد اقبال جاوید	۱۷۹
نعت خوانی کے آداب (کچھ معروضات)	رشید وارثی	۱۸۴

منظوم تراجم

قصیدہ نعمانؒ	ترجمہ: صبا اکبر آبادی	۱۹۲
I Wonder	Sister Camilla Badr	۱۹۵
میں سوچتی ہوں	ترجمہ: آفتاب کریمی	۱۹۶

فکر وفن

شاہ لطیف کی نعتیہ شاعری	پروفیسر آفاق صدیقی	۱۹۹
غالب کی ایک نعتیہ غزل	پروفیسر محمد اقبال جاوید	۲۰۵
نعیم صدیقی کی ایک نعت	ڈاکٹر ایوب شاہد	۲۲۱
حسرت حسین حسرت اور ان کا فن نعت گوئی	پروفیسر حفیظ تائب	۲۲۵
تقدیس اور نور اول کے مظاہر	ڈاکٹر شمیم ترمذی	۲۳۷
عرفان بجنوری کی نعت گوئی	ڈاکٹر عبدالنعیم عزیزی	۲۴۰

مدحت ۲۴۵

محشر بدایونی، حبیب جالب، شاہ ستار وارثی، حزیں صدیقی، حفیظ تائب، حنیف اسعدی، لالہ صحرائی، قمر یزدانی، عاصی کرنالی، عنایت علی خاں، ضبط سہارنپوری، واصل عثمانی، سرشار صدیقی، ریاض حسین چودھری، سید ارتضا عزمی، افتخار امام، انور شعور، احمد صغیر صدیقی، غالب عرفان، منصور ملتانی، نثار ترابی، بیدل لکھنوی وارثی، نذیر فتح پوری، صفدر صدیق رضی، شہاب صفدر، سید قمر زیدی، امتیاز ساغر، احمد شہباز خاور، اوصاف شیخ محمد احمد اریب، شہزاد زیدی، زین صدیقی، شاہنواز مرزا، رئیس وارثی، مجید فکری، طاہر سلطانی، صبیح رحمانی

خاکہ

ان کا تمنائی	بلقیس شاہین	۲۷۰

مطالعات نعت

خزینۂ حمد	شفیق الدین شفیق	۲۷۹
حاصل مطالعہ	عزیز احسن	۲۸۹

سموم و صبا (خطوط) ۲۹۹

ڈاکٹر غلام مصطفی خاں، ڈاکٹر وزیر آغا، جمیل الدین عالی، ڈاکٹر رفیع الدین اشفاق، اسلوب احمد انصاری، ڈاکٹر وفا راشدی، ڈاکٹر سلیم اختر، ڈاکٹر شاہ رشاد عثمانی، مولانا کوکب نورانی، ڈاکٹر خورشید رضوی، ڈاکٹر وقار احمد رضوی، شفقت رضوی، پروفیسر عاصی کرنالی، پروفیسر عنایت علی خاں، ڈاکٹر طاہر تونسوی، شکیل عادل زادہ، امین راحت چغتائی، پروفیسر جعفر بلوچ، نسیم سحر، قمر یزدانی، احمد صغیر صدیقی، پیرزادہ اقبال احمد فاروقی، جسٹس کوکب حیدرآبادی، مس آشوسانی، شاہ انجم، حافظ عز الدین، شاہنواز مرزا، ایک گمنام قاری

شمارہ ۱، اپریل 1995

شمارہ ۲، دسمبر ۱۹۹۵

شمارہ ۳، ستمبر ۱۹۹۶

نعت رنگ کراچی — شمارہ ۵ — (۲۴)

صفحات ۳۲۸

دھنک

نقشِ اوّل	صبیح رحمانی	۱۱

تمجید

	تابش دہلوی	۱۳
	گوہر ملسیانی	۱۴
	حافظ عبدالغفار حافظ، جاوید اقبال ستار	۱۵

مقالات

نعت کے عناصر	ڈاکٹر سید محمد ابوالخیر کشفی	۱۷
اردو نعت گوئی کے موضوعات	ڈاکٹر سید یحییٰ نشیط	۳۴
مدح نگاری کی روایت اور مدحِ رسول	ڈاکٹر محمد اسحاق قریشی	۶۲
اردو مرثیے میں نعتیہ شاعری کے امتیازات	ڈاکٹر ہلال نقوی	۸۰
مدینہ منورہ کو یثرب کہنے کی ممانعت	رشید وارثی	۱۴۲
اردو نعت اور شاعرانہ رویہ	عزیز احسن	۱۴۴
دکن کے چند نعت گو شعرا	سید ابراہیم ندوی	۱۵۵
تقسیم ہند کے بعد مغربی بنگال میں نعت گوئی	ڈاکٹر عبدالنعیم عزیزی	۱۶۱
گنگا سہائے تمیز لکھنوی کی چند نایاب نعتیں	شفقت رضوی	۱۷۰
غیر مسلموں کی نعتیہ شاعری کچھ نئے آفاق	نور احمد میرٹھی	۱۷۴

اقبال کی نظم ''ذوق وشوق'' حمد ہے یا نعت؟	پروفیسر افضال احمد انور	۱۸۶
نعت میں چراغاں	منصور ملتانی	۲۰۱

علاقائی زبانیں اور نعت

ہندکو میں نعت رسول	پروفیسر خاطر غزنوی	۲۱۷
سندھی مولود	پروفیسر آفاق صدیقی	۲۲۲
سندھی نعتیہ شاعری پر ایک نظر	حافظ حبیب الرحمٰن سیال	۲۲۸

تجزیاتی مطالعہ

دل مدینے کی رہ گزر میں ہے (نظم)	امتیاز ساغر	۲۳۳
تجزیہ نگار	ڈاکٹر فرمان فتح پوری، سرشار صدیقی	

فکر وفن

نیاز فتح پوری کی نعت سرائی	پروفیسر محمد اقبال جاوید	۲۴۰
جمال الدین کا نعتیہ ترکیب بند	محمد عباس طالب صفوئی	۲۷۲
وقت کا تلازمہ میری نعتوں میں	پروفیسر عاصی کرنالی	۲۷۸
منفرد لہجے کا نعت گو شاعر، سرشار صدیقی	واصل عثمانی	۲۸۲
شاخ غزل پہ مدحت کے خوشنما پھول	عزیز احسن	۲۸۸

مدحت ۲۹۶

مولانا حامد حسن قادری، حفیظ تائب، شاعر لکھنوی، راغب مرادآبادی، حنیف اسعدی، فضا ابن فیضی، حکیم محمود احمد برکاتی، سید ابوالخیر کشفی، انجم رومانی، لالہ صحرائی، بیکل اُتساہی، قیصر الجعفری، انور سدید، عالم تاب تشنہ، ع س مسلم، جمال پانی پتی، ریاض مجید، محسن احسان، سحر انصاری، ساجد صدیقی، عنوان چشتی، تحسین فراقی، محمد یوسف منہاس، انجم شادانی، پیرزادہ قاسم، عنایت علی خان، امیر الاسلام ہاشمی، انور مینائی، گلزار بخاری، اعجاز رحمانی، ایاز صدیقی، رفیع الدین راز، ریاض حسین چودھری، قمر عباس وفا کانپوری، شفیق الدین شارق، احمد صغیر صدیقی، افتخار امام، عزیز احسن، سید نعیم حامد علی، خالد عباس الاسدی، سید قمر زیدی، آفتاب کریمی، غلام مرتضیٰ راہی، ساحر شیوی، منصور ملتانی، انور جاوید ہاشمی، حلیم حاذق، افضال احمد انور، سید معراج جامی، ظفر اقبال ظفر، محمد افضل خاکسار، اختر سعیدی، محمد احمد اریب، شگفتہ شیریں، رئیس احمد، فیصل عظیم، صبیح رحمانی

مطالعات نعت

بہر زماں بہر زباں	ڈاکٹر سید رفیع الدین اشفاق	۲۲۸
بہار میں نعتیہ شاعری	محمود عالم	۳۳۷
بر لب کوثر	ڈاکٹر شاہ رشاد عثمانی	۳۳۲
حاصل مطالعہ	شفیق الدین شارق	۳۴۰

خطوط ۳۶۱

تابش دہلوی (کراچی)، ڈاکٹر کالی داس گپتا رضا (ممبئی، بھارت)، ڈاکٹر سلیم اختر (لاہور)، ڈاکٹر محمد اسحاق قریشی (فیصل آباد)، پروفیسر عنوان چشتی (نئی دہلی، بھارت)، ڈاکٹر خورشید رضوی (لاہور)، پروفیسر عاصی کرنالی (ملتان)، ڈاکٹر انور مینائی (کولار، بھارت)، سرشار صدیقی (کراچی)، محسن احسان (پشاور)، ڈاکٹر نجم الاسلام (حیدرآباد)، افتخار امام صدیقی (ممبئی، بھارت)، ڈاکٹر حسرت کاس گنجوی (حیدرآباد)، ڈاکٹر میرزا اختیار حسین کیف (کراچی)، کوہر ملسیانی (صادق آباد)، مولانا کوکب نورانی اوکاڑوی (کراچی)، پیرزادہ اقبال احمد فاروقی (لاہور)، احمد صغیر صدیقی (کراچی)، حافظ حبیب الرحمٰن سیال (نواب شاہ)، ضیاء الحسن (کراچی)، جاوید احمد مغل (جیکب آباد)، ڈاکٹر شگفتہ شیریں (کراچی)

نعت رنگ کراچی **شمارہ ۶** **(۲۵)**

صفحات ۴۴۸

دھنک

حرف اوّل	صبیح رحمانی	۱۱

تمجید

حمدیہ ہائیکو	سید معراج جامی	۱۲
حمد	صبیح رحمانی	

مقالات و مضامین

نعت کے موضوعات	ڈاکٹر سید محمد ابوالخیر کشفی	۱۳
نعت گوئی کا تصور انسان	جمال پانی پتی	۲۲

اُردو نعت میں تلمیحات کا غیر محتاط استعمال	رشید وارثی	۴۸
قصیدۂ بردہ کا تحقیقی وتنقیدی مطالعہ	ڈاکٹر جلال الدین احمد نوری	۸۱
اردو نعت میں آفاقی قدروں کی تلاش	عزیز احسن	۹۵
شعرائے میرٹھ کی نعت نگاری	نور احمد میرٹھی	۱۰۲
سلسلہ جماعتیہ کے نعت گو شعرا	محمد صادق قصوری	۱۲۷
چند نعت گویان بریلی	ڈاکٹر عبدالنعیم عزیزی	۱۵۱
جمال گنبد خضرا	منصور ملتانی	۱۵۹

حریم حرف

گوشہ والی آسی		۱۶۷
گوشہ شوکت عابد		۱۷۴
گوشہ یعقوب لطیف		۱۸۱

تجزیاتی مطالعہ

حضارت جدید	شفیق فاطمہ شعریٰ	۱۸۷
تجزیہ نگار	حمید نسیم	۲۰۱

فکر وفن

غالب کا نعتیہ کلام	ضیاء احمد بدایونی	۲۲۳
ظفر علی خاں کی نعت نگاری	ڈاکٹر شبیہ الحسن	۲۵۷
مدحت سرورِ عالم اور شیخ ایاز	پروفیسر آفاق صدیقی	۲۶۵
سید ضمیر جعفری کی ایک دلآویز نعت	پروفیسر محمد اقبال جاوید	۲۷۱
اختر بستوی کی نعتیہ شاعری	ڈاکٹر عبدالنعیم عزیزی	۲۷۷
صبیح رحمانی کی نعتیہ شاعری	عزیز احسن	۲۹۱
حب رسول کا جمالیاتی اظہار		

خصوصی مطالعہ

غبارِ جاں میں آفتاب (نظم)	ریاض حسین چودھری	۳۰۲

شیبا حیدری (خواتین کی نعتیہ شاعری میں ایک نئی آواز)		۳۱۴

مطالعات حمد و نعت

حاصل مطالعہ	حنیف اسعدی	۳۱۷
چراغ حرا	شفیق الدین شارق	۳۳۹
زادِ سفر ایک مطالعہ	ڈاکٹر عبدالمنان	۳۵۴
جہانِ حمد پر ایک نظر	منصور ملتانی	۳۵۷

بازیافت

قصیدہ مدیح المرسلین کی ایک نادر تضمین	ڈاکٹر محمد یونس حسنی	۳۶۱
معراج نامہ (چھمی نرائن شفیق)	شفقت رضوی	۳۸۲
ممنوں، میر نظام الدین (نعت)	شفقت رضوی	۳۹۰
زیبا، پنڈت برج موہن لال تکو (نعت)	شفقت رضوی	۳۹۲
گلزار دہلوی (نعت)	شفقت رضوی	۳۹۳

مدحت ۳۱۴

شاعر لکھنوی ،سید محمد ابوالخیر کشفی ،ضیا جالندھری،محسن احسان ،وسیم بریلوی،جوہر سعیدی،واصل عثمانی،ناوک حمزہ پوری،لالہ صحرائی،عنوان چشتی،انور سدید،ہلال جعفری،ظفر مرادآبادی،آفتاب کریمی،حلیم حاذق،قمر زیدی،قاسم حبیبی برکاتی،وفا کانپوری،سعید وارثی،حباب ہاشمی،وقار مانوی،فہیم ردولوی،نسیم عزیزی،قاضی ظفر اقبال،عزیز احسن،منصور ملتانی، رشید وارثی،صابر وسیم،شہاب صفدر،محمد کمال اظہر، خالد معین،سید معراج جامی، خالد محمود نقشبندی، طاہر سلطانی۔رئیس احمد

منظوم تراجم

پوٹھوہاری نعت	عبدالقادر قادری	۴۱۷
ترجمہ	شاہین فصیح ربانی	۴۱۸

خطوط

ڈاکٹر یونس اگاسکر (ممبئی)، ڈاکٹر انور سدید (لاہور)، ڈاکٹر سید یحییٰ نشیط (بھارت)، محسن احسان (پشاور)، مولانا کوکب نورانی اوکاڑوی (کراچی)، ڈاکٹر حسرت کاس گنجوی (حیدرآباد، سندھ)، لالہ صحرائی (جہانیاں)، ڈاکٹر شاہ رشاد عثمانی (گیا بہار، بھارت)، ڈاکٹر عبدالنعیم عزیزی (بریلی، بھارت)، نصیر احمد ناصر، (آزاد کشمیر) احمد صغیر صدیقی (کراچی)، حافظ محمد اختر بلگرامی (کراچی)، ندیم صدیقی (ممبئی)، غوث متھراوی (کراچی)، سعید بدر (لاہور)، نسیم عزیزی (ہوڑہ، بھارت)، سہیل احمد صدیقی (کراچی)

نعت رنگ کراچی (حمد نمبر) **شمارہ ۷** **(۲۶)**

صفحات ۲۸۸

دھنک

ابتدائیہ	صبیح رحمانی	۹

مقالات و مضامین

حمد و مناجات کی دینی و ادبی قدر و قیمت	مولانا سید ابوالحسن علی ندوی	۱۱
مبادیاتِ حمد	رشید وارثی	۱۸
اردو کی حمدیہ شاعری میں فلسفیانہ رجحان	ڈاکٹر سید یحییٰ نشیط	۴۸
حمد، عبد شکور کا فخر اور عبد مجبور کا سہارا	پروفیسر محمد اقبال جاوید	۶۰
اردو کی متصوفانہ حمدیہ شاعری	ڈاکٹر سید یحییٰ نشیط	۷۵
حمدیہ شاعری پر تنقید	ڈاکٹر عاصی کرنالی	۸۳
حمد و نعت مناجات ہندی اور اردو ادب میں	ڈاکٹر سید وقار احمد رضوی	۸۸
اردو مثنوی میں حمد و مناجات	ڈاکٹر سید عبدالباری	۹۵
حمد و مناجات بیسویں صدی میں	ڈاکٹر طفیل احمد مدنی	۱۰۷
ہندو شعرا کی حمد نگاری	نور احمد میرٹھی	۱۱۵

حمدیہ نظمیں

سرشار صدیقی (کراچی)، کرامت بخاری (لاہور)، عنبر بہرائچی (بھارت)، نصیر احمد ناصر (آزاد کشمیر)، سلیم شہزاد (بھارت)، رئیس وارثی (امریکا)

فکر وفن

ابوالعتاہیہ ابونواس اور اساعیل صبری کی حمدیہ شاعری	ڈاکٹر ابوسفیان اصلاحی	۱۴۳
سعدی کی حمد و مناجات	ڈاکٹر محمد ثناءاللہ عمری	۱۷۵
فارسی حمد و مناجات میں مولانا عبدالرحمٰن جامیؒ کا مقام	ڈاکٹر محمود الحسن عارف	۱۸۶
کلام اقبال میں حمد و مناجات	مولانا عبیداللہ کوٹی	۲۰۲
بہزاد لکھنوی کی حمد و مناجات کا تنقیدی مطالعہ	ڈاکٹر محمد اقبال حسین	۲۱۳
حافظ لدھیانوی کی حمدیہ شاعری	پروفیسر حفیظ تائب	۲۲۱
مظفر وارثی کا حمدیہ آہنگ	عزیز احسن	۲۲۶
آفتاب کریمی کی حمدیہ شاعری	پروفیسر آفاق صدیقی	۲۳۷

تجزیاتی مطالعہ

ایک حمد کا تجزیاتی مطالعہ	عزیز احسن	۲۴۴

حمدیں

عمر خیام / صبا اکبر آبادی (مرحوم)، وقار صدیقی اجمیری (مرحوم)، حفیظ تائب (لاہور)، حافظ لدھیانوی (فیصل آباد)، حنیف اسعدی (کراچی)، شبنم رومانی (کراچی)، اسلم انصاری (ملتان) علیم ناصری (لاہور)، ظفر مراد آبادی (بھارت) قمر عباس وفا کانپوری (کراچی)، سید رفیق عزیزی (کراچی) اشفاق انجم (بھارت)، ثنا گورکھپوری (کراچی) محمد اظہار الحق (اسلام آباد)، عزیز احسن (کراچی)، افضال احمد انور (فیصل آباد)، افضل الفت (کراچی)، عزیز الدین خاکی (کراچی)، صبیح رحمانی (کراچی)

مطالعہ کتب

انتخاب حمد: ایک تبصرہ	مبین مرزا	۲۷۶
قلم سجدے ایک تاثر	ڈاکٹر عبدالغنی فاروق	۲۸۰

نعت رنگ کراچی	**شمارہ ۸**	**(۲۷)**

صفحات ۲۷۲

دھنک

حمد	عزیز احسن	۱۰
اداریہ		۱۱

مقالات و مضامین

شعر کے بارے میں نبی کریم ﷺ کی رائے	ڈاکٹر محمد اسحٰق قریشی	۱۲
حجرۂ نبویہ پر نعتیہ اشعار	ڈاکٹر خورشید رضوی	۴۰
اردو حمد و نعت فارسی روایت کے تناظر میں	ڈاکٹر عاصی کرنالی	۵۲
قصیدۂ بردہ کے منظوم اردو تراجم	ڈاکٹر سید یحیٰی نشیط	۵۶
مصرع رضا اور کشفی صاحب	ڈاکٹر عبد النعیم عزیزی	۶۸
نعت میں طنز کی شمولیت	ڈاکٹر عبد النعیم عزیزی	۷۹
اردو نعت اور عقیدۂ ختم نبوت	منصور ملتانی	۸۸
گلزار نعت ایک نایاب نعتیہ گلدستہ	رفاقت علی شاہد	۹۴

فکر و فن

شیخ سعدی کی نعتیہ تب و تاب	پروفیسر محمد اقبال جاوید	۹۸
امیر مینائی کے قصائد میں نعتیہ رنگ	ڈاکٹر غلام مصطفٰی خاں	۱۰۸
حسرت موہانی اور ان کی نعت گوئی	پروفیسر شفقت رضوی	۱۱۷
علیم صبا نویدی کا فن نعت گوئی	ڈاکٹر سید سجاد حسین	۱۲۸

علاقائی زبانوں میں نعت

سندھی مولود میں آنحضرت ﷺ کی شادی کا ذکر	حافظ حبیب الرحمٰن سیال بخشی	۱۳۶
نعت نبی بلوچی و براہوی میں	غوث بخش صابر	۱۴۱
سریش بھٹ کی ایک مراٹھی نعت کا تجزیہ	ڈاکٹر سید یحیٰی نشیط	۱۴۸

خصوصی مطالعہ

دبستانِ جوش ملسیانی میں نعت	کالی داس گپتا رضا	۱۵۸

تذکرہ نگاری

شعرائے جلال پور جٹاں اور نعت رسول ﷺ | شاکر کنڈان | ۱۶۱

مدحت ۱۸۵

جگن ناتھ آزاد (بھارت)، تابش دہلوی (کراچی)، حفیظ تائب (لاہور)، مظفر وارثی (لاہور)، عاصی کرنالی (ملتان)، محسن احسان (پشاور)، جمال پانی پتی (کراچی)، احمد جاوید (لاہور)، اسلم انصاری (ملتان)، مظفر حنفی (بھارت)، عنوان چشتی (بھارت)، حافظ محمد ظہور الحق (اسلام آباد)، سلیم کوثر (کراچی)، انور مینائی (بھارت)، قمر سنبھلی (بھارت)، ایاز صدیقی (ملتان)، تسنیم فاروقی (بھارت)، ندیم صدیقی (بھارت)، محمد اظہار الحق (اسلام آباد)، رشید وارثی (کراچی)، شوکت عابد (کراچی)، تمثیل جاوید (کراچی)، محمد سبکتگین صبا (کراچی)، بارق پرتو روی (بھارت)، افضل الفت (کراچی)، ریاض احمد قادری (فیصل آباد)

شخصیت

حضرت مولانا محمد شفیع اوکاڑوی اور فروغ نعت | سیّدہ یاسمین زیدی | ۲۱۶

مطالعات نعت

اردو میں میلاد النبی ﷺ (تحقیق، تنقید، تاریخ) ایک جائزہ | پروفیسر شفقت رضوی | ۲۲۴

''اردو نعت اور جدید اسالیب'' پر ایک نظر | مبین مرزا | ۲۳۰

حاصل مطالعہ | حنیف اسعدی، منصور ملتانی | ۲۳۶

خطوط ۲۵۳

پروفیسر جگن ناتھ آزاد (بھارت)، مولانا کوکب نورانی اکاڑوی (کراچی)، ڈاکٹر عبدالنعیم عزیزی (بھارت)، سلطان جمیل نسیم (کراچی)، رشید اختر خاں (بھارت)

☆☆☆

نعت رنگ کراچی | **شمارہ ۹** | **(۲۸)**

صفحات ۲۵۶

دھنک

حمد | اسلم انصاری | ۹

ابتدائیہ	صبیح رحمانی	۱۱

مقالات ومضامین

غزل میں نعت کی جلوہ گری	ڈاکٹر سید محمد ابوالخیر کشفی	۱۳
اردو نعتیہ شاعری میں شمائل النبی ﷺ	ڈاکٹر سید یحییٰ نشیط	۵۱
اردو حمد ونعت کی روایت کے چند اساسی محرکات اوراُن کے فروغ کی عملی صورتیں	ڈاکٹر عاصی کرنالی	۶۵
نعت گوئی کا تصور انسان اور مولانا کوکب نورانی	جمال پانی پتی	۸۷

حریم حرف

گوشہ سلیم کوثر	سلیم کوثر	۹۵

فکروفن

شورش کاشمیری اور نعت گوئی	ڈاکٹر ابوسلمان شاہجہان پوری	۱۰۶
حفیظ تائب کی نعت گوئی وہی یٰسین وہی طٰہٰ کے حوالے سے	اسلوب احمد انصاری	۱۳۲

مطالعات نعت

شعراء الرسول.....ایک تعارف	ڈاکٹر ابوسفیان اصلاحی	۱۳۶
مولانا احمد رضا خاں بریلوی کی نعتیہ شاعری (ایک تحقیقی جائزہ)	پروفیسر آفاق صدیقی	۱۶۹
حاصل مطالعہ	حنیف اسعدی،عزیز احسن،منصور ملتانی	۱۷۴

یاد نگاری

ادب ونعت کا سراج روشن	پروفیسر حفیظ تائب	۲۰۹
آہ.....حافظ لدھیانوی	پروفیسر محمد اقبال جاوید	۲۱۳
قدوۃ الناعتین حافظ لدھیانوی مرحوم	پروفیسر شبیر احمد قادری	۲۱۷

خصوصی مطالعہ

تمنائے حضوری (نظم)	ریاض حسین چودھری	۲۲۵

نعتیں ۲۳۵

حفیظ تائب (لاہور)،حنیف اسعدی (کراچی)محمد اسلم فرخی (کراچی)،عاصی کرنالی (ملتان)،سرشار صدیقی (کراچی)،واصل عثمانی (دمام)،سحر انصاری (کراچی)،عزیز احسن (کراچی)،افضال احمد انور (فیصل آباد)،اقبال حیدر (کراچی)

خطوط ۲۴۶

ڈاکٹر جمیل جالبی (کراچی)،ڈاکٹر نجم الاسلام (حیدرآباد)،محمد عبدالحکیم شرف قادری (کراچی)،مولانا کوکب نورانی اکاڑوی (کراچی)،ڈاکٹر محمد اسماعیل آزاد (فتح پور، بھارت)،مولانا ملک الظفر سہسرامی (بھارت)،احمد صغیر صدیقی (کراچی)

نعت رنگ کراچی **شمارہ۱۰** **(۲۹)**

صفحات۲۵۶

دھنک

حمد	عزیز احسن	۷
ابتدائیہ	صبیح رحمانی	۹

مقالات ومضامین

اردو نعت میں ادب رسالت کے منافی اظہار کی مثالیں	رشید وارثی	۱۰
اردو نعت پر تاریخی، تحقیقی اور تنقیدی کتب (تعارف وتجزیہ)	پروفیسر شفقت رضوی	۳۸
قصیدۂ بردہ شریف....کچھ اور منظوم تراجم	پروفیسر محمد اقبال جاوید	۱۳۸
گلدستۂ انوار محمدی ﷺ...ایک تعارف	رفاقت علی شاہد	۱۵۸

منظوم تراجم

قصیدۂ بانت سعاد	ترجمہ: رئیس احمد عثمانی	۱۷۲

مطالعاتِ نعت

سندھی میں نعتیہ شاعری	پروفیسر آفاق صدیقی	۱۵۸

''نسبت'' احساس اور لطافت کا مرقع	عزیز احسن	۱۸۹
حرا کی روشنی.....ایک مطالعہ	ڈاکٹر سید یحیٰی نشیط	۲۰۰

فکر وفن

بیکل اتساہی کی نعتیہ شاعری	ڈاکٹر جمیل راٹھوی	۲۰۶
مسرور کیفی کی نعت گوئی	ڈاکٹر سید رفیع الدین اشفاق	۲۱۷
امین راحت چغتائی کی نعت گوئی	ڈاکٹر سید محمد ابوالخیر کشفی	۲۲۳
جدید لب و لہجے کا نعت گو....سعید وارثی	ڈاکٹر عبدالنعیم عزیزی	۲۳۱
بشیر رحمانی کا کیفِ حضوری	ڈاکٹر انور سدید	۲۴۲

نعتیں

محمد اسلم فرخی (کراچی)،عنایت علی خاں (حیدرآباد)، پیرزادہ قاسم (کراچی)،وسیم بریلوی (بھارت)،اظہر عنایتی (بھارت)،ایاز صدیقی (ملتان)،احمد صغیر صدیقی (کراچی)،قمر زیدی (کراچی)،عرش ہاشمی (اسلام آباد)،منصور ملتانی (ملتان)،تنویر پھول (کراچی)،سید ذوالفقار حسین نقوی (کراچی)

نعت رنگ کراچی | **شمارہ ۱۱** | **(۳۰)**

صفحات ۴۱۶

دھنک

حمد	مظفر وارثی	۹
حمدیہ ہائیکو	احمد صغیر صدیقی، اقبال حیدر، سید معراج جامی	۱۰
ابتدائیہ	صبیح رحمانی	۱۱

مقالات ومضامین

اردو نعت میں ''صلعم'' کا استعمال اور اس کے مضمرات	رشید وارثی	۱۴

نعت اور احترام بارگاہ رسالت	پروفیسر محمد اکرم رضا	۴۲
نعت کے موضوعات	ڈاکٹر محمد اسماعیل آزاد فتح پوری	۱۰۱
نعتیہ شاعری کے لوازمات	ظہیر غازی پوری	۱۲۰
گفتنی ناگفتنی	پروفیسر شفقت رضوی	۱۴۳
غزل میں نعت کی جلوہ گری (ایک جائزہ)	احمد صغیر صدیقی	۱۵۰

شخصیت و فن

حضرت حسان بن ثابت الانصاری.... شاعر رسول ﷺ	ڈاکٹر طارق جمیل فلاحی	۱۶۰

فکر و فن

اقبال کی رباعیات میں نعت	ڈاکٹر اسلوب انصاری	۲۰۹
شوقی اور ان کا نعتیہ قصیدہ "الھمزیۃ النبویۃ"	ڈاکٹر ابوسفیان اصلاحی	۲۱۹
بیدم شاہ وارثی کی نعتیہ تاب وتب	پروفیسر محمد اقبال جاوید	۲۳۸
علیم ناصری کی نعت گوئی	پروفیسر جعفر بلوچ	۲۶۹

تجزیاتی مطالعہ

دو نعتیہ نظمیں	ڈاکٹر سید ابوالخیر کشفی	۲۷۳
(میں جا رہا ہوں مکے مدینے)	ڈاکٹر حکیم محمود احمد برکاتی	۲۷۹
(اعتراف)	حمایت علی شاعر	۲۸۱

بازیافت

عہد نعت میں ایک گل دستے کی یاد	راجا رشید محمود	۲۸۴

مطالعات نعت

کھلتے لبوں کی سوغات "تشبیب"	پروفیسر حفیظ تائب	۲۹۶
حاصل مطالعہ	عزیز احسن، عثمان غنی عادل	۳۰۱

نعتیں ۳۳۱

عاصی کرنالی (ملتان)، ریاض مجید (فیصل آباد)،طلحہ رضوی برق (بھارت)،ناوک حمزہ پوری (بھارت)، رئیس احمد نعمانی (بھارت) محمد علی اثر (حیدرآباد، دکن)،مناظر عاشق ہرگانوی (بھارت) ،اظہر شاہد (کراچی)،محمد اکرم رضا (گوجرانوالہ)،ظہیر غازی پوری (بھارت)،نسیم سحر (جدہ) ،ظفر مراد آبادی (بھارت)،محمد قاسم حبیبی برکاتی (بھارت)،منتخب احمد خاں ثقلینی (بھارت)،قمر زیدی (کراچی)،احمد صغیر صدیقی (کراچی)،امیرالاسلام صدیقی (کراچی)،ناز صدیقی (بھارت)،ظفر اقبال ظفر (بھارت)، آر پی شرما مہرش (بھارت)، ندیم صدیقی (بھارت)،حنیف نازش قادری (کاموکے)،حافظ نوراحمد قادری (اسلام آباد)،تنویر پھول (کراچی)،صبیح رحمانی (کراچی)

خطوط ۳۵۹

ڈاکٹر فرمان فتح پوری (کراچی)،ڈاکٹر محمد اسماعیل آزاد فتح پوری(بھارت)،ڈاکٹر سیّد یحییٰ نشیط (بھارت)، ڈاکٹر رئیس نعمانی (بھارت)،ڈاکٹر شاہ رشاد عثمانی (بھارت) ،عبدالعزیز خالد (لاہور)،حمایت علی شاعر (کراچی)، امین راحت چغتائی (راولپنڈی) ،مولانا کوکب نورانی اوکاڑوی (کراچی)،پروفیسر محمد اکرم رضا (گوجرانوالہ)،احمد صغیر صدیقی (کراچی)،عزیزالدین خاکی (کراچی)

انتظاریہ

لفظ ''نعت'' کا استعمال ایک توجہ طلب مسئلہ | مبین مرزا | ۴۱۱

نعت رنگ کراچی شمارہ۱۲ (۳۰)

صفحات ۴۴۰

دھنک

حمد	عزیز احسن	۹
حمد	صبیح رحمانی	۱۰
ابتدائیہ	صبیح رحمانی	۱۱

مقالات و مضامین

نعت گوئی اور سیرت و نعت کی محافل کا مطالعہ اعلیٰ تعلیم میں	ڈاکٹر سیّد ابوالخیر کشفی	۱۳
نعت اور آداب نعت گوئی افادات کشفی کی روشنی میں	پروفیسر محمد اقبال جاوید	۲۲

نعتیہ شاعری خارج از نصاب کیوں؟	ڈاکٹر محمد اسماعیل آزاد فتح پوری	۷۸
کیا نعت ایک صنفِ سخن ہے؟	سیّد حسین احمد	۱۱۲
تقاضائے نعت	مولانا محمد ملک الظفر سہسرامی	۱۱۷
اشعارِ نعت۔اعتراضات کی حقیقت	ڈاکٹر صابر سنبھلی	۱۳۷
اردو ادب میں محسن کاکوروی کا مقام	ڈاکٹر محمد اسماعیل آزاد فتح پوری	۱۴۹
مہاتما جیوتی باپھلے کی نعت رسول ﷺ	ڈاکٹر سیّد یحییٰ نشیط	۱۶۶

منظوم تراجم

امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت کی عربی نعت کا منظوم ترجمہ	قیصر الجعفری	۱۷۴
جگر مرادآبادی کی فارسی نعت کے منظوم تراجم	ایم اے تشنہ، ڈاکٹر امانت	۱۷۶

مطالعہ نعت

نعتیہ ادب میں تنقید اور مشکلاتِ تنقید	عزیز احسن	۱۸۰
تیرا وجود الکتاب...ایک مطالعہ	عزیز احسن	۱۹۰
دلیل آفتاب...نعتیہ سمت نما	غفور شاہ قاسم	۲۰۵
تبصرے	عزیز احسن	۲۱۰

مدحت ۲۲۳

عنایت علی خاں، سحر انصاری، جعفر بلوچ، حاجی غلام علی، رشید وارثی، امیر الاسلام صدیقی، احمد صغیر صدیقی، حسن اکبر کمال، وجاہت حسین وجاہت

گوشہ غالب

غالب حضور رسالت مآب ﷺ میں	پروفیسر شفقت رضوی	۲۴۵
غالب کی نعتیہ شاعری	ڈاکٹر اسماعیل آزاد فتح پوری	۲۵۸
غالب کے فارسی کلام میں نعت	ادیب رائے پوری	۲۷۷
عظمتِ رسول ﷺ خطوطِ غالب میں	ڈاکٹر سیّد یحییٰ نشیط	۳۰۲
غزلیاتِ غالب کی زمینوں میں نعت گوئی	ڈاکٹر عاصی کرنالی	۳۱۵

غالبؔ کی اردو شاعری میں نعت کا فقدان	عزیز احسن	۳۲۵
قدسی کی غزل پر غالبؔ کی تضمین	پروفیسر وزیر حسن	۳۳۵

تضمین بر اشعار غالب

ناصر کاظمی، عبدالعزیز خالد، جعفر بلوچ، عبدالملک مضطر، بشیر حسین ناظم ۳۳۹

غالب کی فارسی نعت کے منظوم تراجم

نعت	مرزا اسداللہ خاں غالب	۳۵۲
ترجمہ	اسلم انصاری	۳۵۴
ترجمہ	افتخار احمد عدنی	۳۵۶

غالب کی زمینوں میں ۳۵۸

مولانا احمد رضا خاں بریلوی، رفیع عالم رفیع بدایونی، اشفاق انجم، ایاز صدیقی، اسرار احمد سہاوری، سلیم اختر فارانی، امانت، شوذب کاظمی، تنویر پھول، شاکر ادیبی، شمیم انجم وارثی، افضال احمد انور، عثمان ناعم

خطوط ۳۳۷

مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری (لاہور)، ڈاکٹر سیّد یحییٰ نشیط (بھارت)، ڈاکٹر محمد اسماعیل آزاد (بھارت)، مولانا کوکب نورانی اوکاڑوی (کراچی)، امیر الاسلام صدیقی (کراچی)، مبارک حسین مصباحی (بھارت)، پیرزادہ اقبال احمد فاروقی (لاہور)، احمد صغیر صدیقی (کراچی)، تنویر پھول (کراچی)، حافظ عبدالغفار حافظ (کراچی)

نعت رنگ کراچی **شمارہ ۱۳** **(۳۱)**

صفحات ۳۲۰

دھنک

پیرایۂ حمد (قصیدہ نما)	حفیظ الرحمٰن احسن	۷
ابتدائیہ	صبیح رحمانی	۱۴

مقالات و مضامین

اسمِ محمد ﷺ ... نعت کے آئینے میں	پروفیسر محمد اقبال جاوید	۱۵

نعت میں ذکرِ میلادِ سرکار ﷺ	راجا رشید محمود	۵۹
نعت کے اشعار میں فنی سقم	شارق جمال	۱۶۴
ہندوستان میں عربی نعت گوئی تحلیل وتجزیے کا ایک جائزہ	ڈاکٹر ابوسفیان اصلاحی	۱۶۹
حضرت رضا بریلوی کی نعت گوئی میں مضمون آفرینی	ڈاکٹر صابر سنبھلی	۲۰۶
''کہف الوریٰ'' میری نظر میں	ڈاکٹر سیّد طلحہ رضوی برق	۲۱۹

نعتیں ۲۲۶

شاہ محمد خاتم رضوی (بھارت)، عاصی کرنالی (ملتان)، سرشار صدیقی (کراچی) علی محسن صدیقی (کراچی)، سیّد افتخار حیدر (ٹورانٹو)، عبدالرحمٰن عبد (نیویارک) ظہیر غازی پوری (بھارت)، احمد صغیر صدیقی (کراچی)، ہمدم کاشمیری (کراچی) ظفر مہدی (جدہ)، محسن علوی (جدہ)، تسلیم الٰہی زلفی (ٹورانٹو)، صابر وسیم (کراچی) قیصر نجفی (کراچی)، عرش ہاشمی (اسلام آباد)، فیض الرسول فیضان (گوجرانولہ)

خطوط

۲۴۲

پروفیسر سحر انصاری (کراچی)، افتخار امام صدیقی (ممبئی) ڈاکٹر محمد اسماعیل آزاد فتح پوری (بھارت) علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی (کراچی)، احمد صغیر صدیقی (کراچی)، ڈاکٹر قبلہ ایاز (پشاور) محمد فیروز شاہ (میانوالی)، ڈاکٹر رؤف پاریکھ (کراچی)، مولانا ملک الظفر سہرامی (بھارت) پروفیسر قیصر نجفی (کراچی) محمد رشید بٹ (کراچی)

نعت رنگ کراچی **شمارہ ۱۴** **(۳۲)**

صفحات ۲۲۲

دھنک

حمد	حفیظ تائب	۷

حمد	امین راحت چغتائی	۸
ابتدائیہ	صبیح رحمانی	۹

مقالات و مضامین

اردو میں نعت گوئی کا فن	ڈاکٹر سیّد وحید اشرف کچھوچھوی	۱۱
نعت کا ادبی مقام	ڈاکٹر محمد اسمٰعیل آزاد فتح پوری	۴۱
معجزۂ فن کی ہے خونِ جگر سے نمود	عزیز احسن	۶۸
امام احمد رضا کا تصورِ نعت	ڈاکٹر عبدالنعیم عزیزی	۷۷
جنوبی پنجاب میں اردو نعت گوئی کا پچاس سالہ جائزہ	ڈاکٹر عاصی کرنالی	
آستانہ اور شاعرِ آستانہ	شہناز کوثر	۱۰۹

نوادر

نعت اور رشید احمد صدیقی	ادارہ	۱۳۴

فکر وفن

سعد اللہ مسیح جہانگیری کی فارسی نعتیں	ابوسعادت جلیلی	۱۳۷
علامہ ارشد القادری کی نعت گوئی میں معنویت ، شعریت اور تخلیقیت	ظہیر غازی پوری	۱۵۴

مطالعاتِ نعت

نعت اور تنقیدِ نعت ایک جائزہ	پروفیسر واصل عثمانی	۱۶۷
پروفیسر شفقت رضوی کی دو نئی کتابیں	احمد صغیر صدیقی	۱۸۴
مجلّہ "نعت رنگ" کا ایک طائرانہ جائزہ	پروفیسر علی محسن صدیقی	۱۹۴

مدحت ۲۰۶

حفیظ تائب (لاہور)، عاصی کرنالی (ملتان)، سیّد افتخار امام صدیقی (ممبئی)، طلحہ رضوی برق، (بھارت) سیّد افتخار حیدر (ٹورانٹو)، محمد علی اثر (حیدرآباد دکن)، واصل عثمانی (امریکا)، جعفر بلوچ (لاہور) محمد فیروز شاہ (میانوالی)، نسیم سحر (جدہ)، رشیدہ عیاں (نیوجرسی، امریکا)، ثمر بانو ہاشمی (ملتان) تقی عابدی (ٹورانٹو)، عقیل عباس جعفری (اسلام آباد)، سیّد قمر حیدر قمر (جدہ) اطہر عباسی (جدہ)، منصور ملتانی (کراچی)، نورین طلعت عروبہ (جدہ) اوصاف احمد (جدہ)، عمران نقوی (لاہور)، صبیح رحمانی (کراچی)

نعت رنگ کراچی **شمارہ ۱۵** **(۳۳)**

صفحات ۴۹۸

دھنک

حمد	احمد صغیر صدیقی	۷
حمد ربِّ جلیل	اطہر عباسی	۸
ابتدائیہ	صبیح رحمانی	۹

مقالات و مضامین

نعت کے جگنوؤں کے تعاقب میں	ڈاکٹر سید ابوالخیر کشفی	۱۳
ظہور قدسی: پس منظر	پروفیسر محمد اقبال جاوید	۲۰
کاروانِ نعت کا شوقِ منزل آشنائی	پروفیسر محمد اکرم رضا	۵۱
اردو میں نورناموں کی روایت	ڈاکٹر سید یحییٰ نشیط	۱۲۲
نعت میں سراپا نگاری اور سیرت نگاری	ڈاکٹر عاصی کرنالی	۱۴۰
منظوم سراپائے حضور ﷺ	راجا رشید محمود	۱۴۸
اردو میں منظوم سیرت نگاری.....ایک جائزہ	منصور ملتانی	۱۵۹
نعت اور تنقیدِ نعت......چند گزارشات	ڈاکٹر محمد اسحاق قریشی	۱۷۷
تنقیدِ نعت کی اہمیت اور اس کی مثبت جہتیں	پروفیسر افضال احمد انور	۱۸۸

میانوالی میں نعت نگاری | پروفیسر محمد فیروز شاہ | ۳۰۳

مطالعات نعت

برصغیر پاک وہند میں عربی نعتیہ شاعری | پروفیسر علی محسن صدیقی | ۳۰۵

اردو حمد ونعت پر فارسی شعری روایات کا اثر | پروفیسر شفقت رضوی | ۳۱۶

دیارِ نعت.....ایک مطالعہ | ڈاکٹر سید شمیم احمد گوہر | ۳۲۵

حاصل مطالعہ | عزیز احسن | ۳۳۲

فکر وفن

اردو کا سحبان محمد ﷺ | ڈاکٹر سید تقی عابدی | ۳۴۳

خالد شفیق اور اُن کی نعت گوئی | پروفیسر محمد اقبال جاوید | ۳۵۷

مدحت | ۳۶۸

شان الحق حقی (کینیڈا)،صہبا اختر (مرحوم)،محسن نقوی (مرحوم)،محسن احسان (پشاور) علی محسن صدیقی (کراچی)،سید محمد طلحہ رضوی برق (بھارت)،سید شمیم احمد گوہر (بھارت)،محمد اکرم رضا (گوجرانوالہ)،سید ریاض حسین زیدی (ساہیوال)،قمر جمالی (کراچی)،محمد فیروز شاہ (میانوالی)،سید نظیر حسن عابدی (شارجہ)، عرفان بارہ بنکوی (جدہ)،شمع ظفر مہدی (جدہ)،حافظ عبدالغفار حافظ (کراچی)،جمال نقوی (کراچی)، افضال احمد انور (فیصل آباد)،آفتاب کریمی (کراچی)،قیصر نجفی (کراچی)،مقصود احمد تبسم (شارجہ)،زمرد خاں سیفی (جدہ)،شاہد نعیم (جدہ)،صبیح رحمانی (کراچی)

خطوط | ۳۹۴

شان الحق حقی (کینیڈا)،ڈاکٹر سید یحیٰی نشیط (بھارت)،ڈاکٹر طلحہ رضوی برق (بھارت)،ڈاکٹر سید شمیم احمد گوہر (بھارت)،مولانا کوکب نورانی اکاڑوی (کراچی)،محسن احسان (پشاور)،حفیظ الرحمٰن احسن (لاہور)،پروفیسر اکرم رضا (گوجرانوالہ)،احمد صغیر صدیقی (کراچی)،پروفیسر قیصر نجفی (کراچی)،سید ریاض حسین زیدی (ساہیوال)،حافظ عبدالغفار حافظ (کراچی)

نعت رنگ　　شمارہ ۱۶　　(۳۴)

صفحات ۲۳۲

دھنک

حمد	خواجہ معین الدین چشتی/ ترجمہ: سیفی فرید آبادی	۷
نعت	خواجہ معین الدین چشتیؒ/ ترجمہ: سیفی فرید آبادی	۱۱
ابتدائیہ	صبیح رحمانی	۱۲

مقالات و مضامین

عہدنبوی ﷺ میں مدح رسول ﷺ	مسعود الرحمٰن خان ندوی	۱۵
ظہورِ قدسی اردو نعت کے آئینے میں	پروفیسر محمد اقبال جاوید	۴۱
اردو میں منظوم سیرت نگاری...	ڈاکٹر سیّد یحییٰ نشیط	۵۵
نعتیہ شاعری میں ذکرِ احادیثِ رسول	ڈاکٹر محمد سلطان شاہ	۷۲
معراج نامہ بلاقی	ڈاکٹر سیّد یحییٰ نشیط	۸۲
اصنافِ سخن کا تنوع اور نعت	پروفیسر محمد فیروز شاہ	۱۰۴
''دیارِ نعت'' پر اعتراضات کا تجزیہ	راجا رشید محمود	۱۳۵
گوشۂ افتخار عارف	ڈاکٹر سیّد محمد ابوالخیر کشفی	۱۶۰

فکر و فن

مہرِ عالم تابِ نعت	پروفیسر محمد اکرم رضا	۱۷۰
علامہ فیض الحسن سہارنپوری کی نعتیہ شاعری	ڈاکٹر ابوسفیان اصلاحی	۱۹۴
تاج الفحول ایک مداحِ رسول	ظہیر غازی پوری	۲۲۰
عرش صدیقی کی نعتیہ شاعری	پروفیسر شوذب کاظمی	۲۳۴
مقبول نقش کا نقشِ عقیدت	ڈاکٹر سیّد محمد ابوالخیر کشفی	۲۴۲

مدحت

۲۴۸

تابش دہلوی (کراچی)،منظرایوبی (کراچی)،احمد صغیر صدیقی (کراچی)،رشید وارثی (کراچی) قمر وارثی (کراچی)،ظہیر غازی پوری (بھارت)، قیصر نجفی (کراچی)، ظہورالاسلام جاوید (ابوظہبی)محمد فیروزشاہ (میانوالی)،عزیزاحسن (اسلام آباد)،سعدیہ روشن (ابوظہبی)، یعقوب تصور (ابوظہبی)محمد علی صدیقی شیدا (بھارت)،مقصود احمد تبسم (متحدہ عرب امارات)،فراغ روہوی (بھارت)اقبال حیدر (کراچی)، طارق حسن عسکری (مدینہ منورہ)،اطہر عباسی (جدہ)،مختارعلی (جدہ)ظفرمہدی (جدہ)،خمارقریشی (بھارت)،فیض رسول فیضان (گوجرانوالہ) حافظ نوراحمد قادری (اسلام آباد)

مطالعات نعت

اردو نعت کے جدید رجحانات (تعارف و تبصرہ)	شفقت رضوی	۲۷۴
جدید اردو نعت گوئی اور کاروانِ حرم کا حوالہ جاری نظام	ڈاکٹر ریاض مجید	۲۸۱
نعت کی تخلیقی سچائیاں فکروفن کا چراغاں	پروفیسر قیصر نجفی	۲۸۶
نعت اورآدابِ نعت پر ایک نظر	پروفیسر قیصر نجفی	۲۹۴
''سفیرِ نعت'' کا محسن کا کوروی نمبر	عزیز احسن	۲۹۹
میثاق۔عقیدت وحبِ رسول کا نیا عہدنامہ	اوصاف احمد	۳۰۱
رب آشنا ایک تجزیہ ایک تاثر	پروفیسر غفورشاہ قاسم	۳۰۸
حاصلِ مطالعہ	تبصرہ نگار: پروفیسر قیصر نجفی	۳۱۳

سموم و صبا (خطوط) ۳۳۹

ڈاکٹر سیّد وحید اشرف کچھوچھوی (بھارت)، شاہ مصباح الدین شکیل (کراچی) ڈاکٹر سیّد یحییٰ نشیط (بھارت)، مولانا کوکب نورانی اوکاڑوی (کراچی) احمد صغیر صدیقی (کراچی)، ظہیر غازی پوری (بھارت)، محمد فیروز شاہ (میانوالی) پروفیسر قیصر نجفی (کراچی)، رشید ارشد (سیالکوٹ)، سیّد ریاض حسین زیدی (ساہیوال) رزاق افسر (بھارت)، حافظ عبدالغفار حافظ (کراچی)، مجید فکری (کراچی) پروفیسر فیض رسول فیضان (گوجرانوالہ)، مقصود احمد تبسم (دبئی) محمد علی صدیقی (بھارت)

نعت ریسرچ سینٹر (عطیات) ۴۲۵

نعت رنگ کراچی **شمارہ۱۷** **(۳۵)**

صفحات۵۱۲

دھنک

التجا	حفیظ الرحمٰن احسن	۷
ہمارے سیّد و مولاﷺ	امام شرف الدین بوصیری منظوم ترجمہ: حکیم سرو سہارن پوری	۸
ابتدائیہ	صبیح رحمانی	۹

مقالات و مضامین

نعت کے جگنوؤں کے تعاقب میں	ڈاکٹر سیّد محمد ابوالخیر کشفی	۱۵
ذکری المولد اور نہج البردۃ	ڈاکٹر ابوسفیان اصلاحی	۲۸
مراٹھی میں ذکرِ محمدﷺ	ڈاکٹر سیّد یحییٰ نشیط	۵۱
جدید اردو نعت کی صورت پذیری کا موسم	ریاض حسین چودھری	۶۳
نعت نگاری اور اہتزازِ نفس	پروفیسر محمد اقبال جاوید	۱۲۱
نعت میں نعت	پروفیسر محمد اکرم رضا	۱۴۵
نعت میں جدید طرزِ احساس	پروفیسر محمد فیروز شاہ	۱۷۵

ضلع رحیم یار خاں کے نعت گو	کوہر ملسیانی	۲۰۴
گوشۂ سلیم کوثر		۲۲۴

فکروفن

اسد ملتانی کا حمدیہ اور نعتیہ کلام	پروفیسر جعفر بلوچ	۲۴۳
ملک منظور حسین منظور کی نعت گوئی	ڈاکٹر غفور شاہ قاسم	۲۶۰
شاعرِ جہاد...رحمان کیانی	شاہ مصباح الدین شکیل	۲۷۱
حنیف نازش قادری کی نعتیہ شاعری	پروفیسر غلام رسول عدیم	۳۱۰

گوشہ حفیظ تائب

چند سطریں حفیظ تائب کے لیے	ادارہ	۳۲۵
ذکرِ حفیظ تائب	پروفیسر شبیر احمد قادری	۳۲۷
تائب سا خوش کلام بھی خاموش ہوگیا	عمران نقوی	۳۳۳
حاصلِ مطالعہ	تبصرہ نگار: پروفیسر قیصر نجفی	۳۳۷

مذاکرہ ۳۶۳

''باوضو آرزو'' کی خوش بو	پروفیسر محمد فیروز شاہ	

مدحت ۳۷۹

مولانا محمد قاسم حسین ہاشمی مصطفائی فضل رحمانی (مرحوم)، احسان دانش (مرحوم) محشر بدایونی (مرحوم)، فدا خالدی دہلوی (مرحوم)، وقار صدیقی اجمیری (مرحوم) سرشار صدیقی (کراچی)، امین راحت چغتائی (راول پنڈی)، ریاض مجید (فیصل آباد) قمر رعینی (اسلام آباد)، علی محسن صدیقی (کراچی)، محمد اکرم رضا (گوجرانوالہ) ظہیر غازی پوری (بھارت)، احمد صغیر صدیقی (کراچی)، محمد علی صدیقی شیدا بستوی (بھارت) ضیا نیر (لاہور)، سید ریاض حسین زیدی (ساہیوال) عزیز احسن (اسلام آباد) حافظ عبدالغفار حافظ (کراچی) مقصود احمد تبسم (متحدہ عرب امارات)، یعقوب تصور (ابوظہبی) محمد حنیف نازش قادری (کامونکی)، تنویر پھول (کراچی)، صاحبزادہ ابوالحسن واحد رضوی (اٹک) آصف اکبر (اسلام آباد) محمد یوسف (کراچی)

خطوط ۴۰۹

شاہ مصباح الدین شکیل (کراچی)، ڈاکٹر غلام یحییٰ انجم (بھارت)، سلطان جمیل نسیم (کراچی) ڈاکٹر سیّد یحییٰ نشیط (بھارت)، قمر یعنی (اسلام آباد)، مولانا کوکب نورانی اوکاڑوی (کراچی) ڈاکٹر صابر سنبھلی (بھارت)، مولانا ملک الظفر سہسرامی (بھارت) احمد صغیر صدیقی (کراچی)، حافظ عبدالغفار حافظ (کراچی)، پروفیسر محمد فیروز شاہ (میانوالی) ہمایوں اشرف (لندن) محمد زبیر قادری (بھارت)

نعت رنگ کراچی (امام احمد رضا نمبر) شمارہ ۱۸ (۳۶)

صفحات ۸۰۴

دھنک

حمد	فاضل بریلوی	۹
نعت	فاضل بریلوی	۱۰
نغمۂ رضا	حافظ عبدالغفار حافظ	۱۱
ابتدائیہ	صبیح رحمانی	۱۳

فکر وفن

کلامِ رضا میں توحید کی ضیا باریاں	پروفیسر فاروق احمد صدیقی	۱۹
سلامِ رضا کے دو باغوں کی سیر	ڈاکٹر سیّد محمد ابوالخیر کشفی	۲۵
مولانا احمد رضا خان کی اُردو نعتیہ شاعری	ڈاکٹر محمد اسحاق قریشی	۳۴
حضرت حافظ احمد رضا خاں کی نعتیہ شاعری	پروفیسر محمد اقبال جاوید	۶۷
جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند	پروفیسر محمد اکرم رضا	۱۱۰
فاضل بریلوی کے بعض اشعار کی فنی ولسانی توضیحات	ڈاکٹر شکیل احمد اعظمی	۱۲۵
صنعتِ مجوب کے مسائل اور مولانا احمد رضا بریلوی کی......	ڈاکٹر سیّد شمیم احمد گوہر	۱۳۳

شاہ احمد رضا خاں فاضل بریلوی (فن اور تنقید)	پروفیسر محمد اکرم رضا	۱۳۷
اسلوبِ رضا کا بانکپن	ڈاکٹر عبدالنعیم عزیزی	۱۵۰
رضا بریلوی کی نثریت کے اساسی محرکات	محمد امجد رضا خاں	۱۵۸
مولانا احمد رضا قادری کی عربی نعتیہ شاعری	ڈاکٹر غلام یحییٰ انجم	۱۷۰
امام احمد رضا کے عربی قصاید کا تجزیاتی مطالعہ	شمشاد حسین رضوی	۱۸۰
فاضل بریلوی کا شعری وژن	ریاض حسین چودھری	۱۹۷
کلامِ رضا میں مناقبِ اہلِ بیت اطہار (علیہم السلام) کی جلوہ گری	رشید وارثی	۲۱۲
کلامِ رضا میں مناقبِ صحابۂ کرام اور امہات المومنین	عزیز احسن	۲۳۲
رضا بریلوی... بابِ تحیر کھولنے والا نعت گو شاعر	پروفیسر قیصر نجفی	۲۵۰
نایاب ہیں ہم	پروفیسر ڈاکٹر غفور شاہ قاسم	۲۶۰
مولانا احمد رضا خاں کی میلاد نگاری	ڈاکٹر مظفر عالم جاوید صدیقی	۲۶۵
مولانا احمد رضا خان بریلوی کی نعتیہ شاعری	پروفیسر محمد فیروز شاہ	۲۷۳
نعتیہ ادب اور اس کی ترویج میں مولانا احمد رضا بریلوی کا مقام	ڈاکٹر عبدالرحمٰن عبد	۲۸۶
امام احمد رضا کی سراپا نگاری	صاحب زادہ ابوالحسن واحد رضوی	۲۹۴

کلامِ رضا میں حسن و جمالِ مصطفوی کے نرالے تذکرے	غلام مصطفٰی قادری رضوی	۲۹۹

تضامین بر کلام رضاؔ

جز تیرے ہے نہ کوئی ہوا خواہ، لے خبر	محمد قاسم حسین ہاشمی مصطفائی	۳۱۳
مرتے دم ایمان کی پیاری فضا کا ساتھ ہو	محمد قاسم حسین ہاشمی مصطفائی	۳۱۶
ہاں رب کی طلب پہ شبِ اسریٰ اس شان سے عرشِ علا جانا	پروفیسر سیّد شاہ طلحہ رضوی برقؔ	۳۲۰
دل کے آنگن میں یہ اک چاند سا اُترا کیا ہے	سیّد نصیر الدین نصیر گولڑوی	۳۲۳
اللہ اللہ! تری شان، یہ رتبہ تیرا	ڈاکٹر بلال جعفری	۳۲۶
نور کی دہلیز پر حاضر ہے منگتا نور کا	ڈاکٹر بلال جعفری	۳۲۸
پیکرِ نور وشیم، مظہرِ منان گیا	بشیر حسین ناظم	۳۳۶
قصرِ دل کا اجالا ہمارا نبی	بشیر حسین ناظم	۳۳۸
دو جہاں کے نگار پھرتے ہیں	بشیر حسین ناظم	۳۴۱
جلوۂ لوح و قلم طلعت و رعنائی دوست	مولانا بدر القادری	۳۴۳
ماہِ صدق و صفا کی حسیں روشنی	عزیز احسن	۳۴۵
صاحبِ تاجِ عزت پہ لاکھوں سلام	سیّد نصیر الدین نصیر گولڑوی	۳۴۶

خصوصی مطالعہ

رضا کی زبان تمھارے لیے	علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی	۳۵۱

تذکرۂ رضا اور 'نعت رنگ'	پروفیسر شبیر احمد قادری	۵۰۲

رنگِ رضا

کھل اُٹھا زندگی کا معطر چمن	محمد اکرم رضا	۵۵۱
ادا اس طرح سے حق ہو شہِ بطحا کی اُلفت کا	عزیز احسن	۵۵۲
اٹھو کہ سُوئے شہرِ رسالت سفر کریں	منیر قصوری	۵۵۵
سُوئے حجاز شوق اگر راہ ور نہ ہو	منیر قصوری	۵۵۶
جس پر نگاہِ لطف شہِ بحر و بر کریں	عرش ہاشمی	۵۵۷
جو بھی ہاتوں میں لیے نعتیہ دیوان گیا	افضال احمد انور	۵۵۸

کلام رضا کے تحقیقی زاویے

فتاویٰ رضویہ اور نعت کا موضوع	ڈاکٹر سیّد یحییٰ نشیط	۵۶۱
امام احمد رضا بریلوی اور حدائقِ بخشش (حصہ سوم)	مولانا عبدالحکیم شرف قادری	۵۸۰
کلامِ امام اور ہماری سخن فہمی	ڈاکٹر فضل الرحمٰن شرر مصباحی	۵۹۳
مولانا حسن رضا خاں اور اعلیٰ حضرت میں کچھ مماثلتِ طرح	ڈاکٹر صابر سنبھلی	۶۲۳
مولانا احمد رضا بریلوی کی نعتیہ شاعری کے حوالے سے شائع ہونے والی کتب کا تعارف	ڈاکٹر سراج احمد قادری بستوی	۶۴۰
امام احمد رضا کی نادر الوجود نعت (اعتراضات کا تحقیقی جائزہ)	مولانا شاہ محمد تبریزی القادری	۶۶۶
شروحاتِ حدائقِ بخشش	منصور ملتانی	۷۰۱

مذاکرہ

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی کی عزیزاحسن، قمر رعینی، ۷۱۱

نعتیہ شاعری — آصف اکبر،عرش ہاشمی،

(ایک جائزہ) — بشیرحسین ناظم

خطوط — ۷۳۳

پروفیسر قیصر نجفی (کراچی)، ڈاکٹر شمس الرحمٰن فاروقی (بھارت)، ڈاکٹر معین الدین عقیل (کراچی) ڈاکٹر سیّد طلحہ رضوی برق (بھارت)، ڈاکٹر وحید اشرف کچھوچھوی (بھارت)، ڈاکٹر سیّد یحییٰ نشیط (بھارت)، پروفیسر شفقت رضوی (امریکا)، پروفیسر محمد اقبال جاوید (گوجرانوالہ)، ڈاکٹر جوہر قدوسی (بھارت) احمد صغیر صدیقی (کراچی)، پروفیسر محسن احسان (پشاور)، ظہیر غازی پوری (بھارت) سلیم یزدانی (کراچی) محمد افضل خاکسار (فیصل آباد)، ریاض حسین چودھری (سیالکوٹ) علامہ عبدالحکیم شرف قادری (لاہور)، پروفیسر شبیر احمد قادری (فیصل آباد) حافظ عبدالغفار حافظ (کراچی)، تنویر پھول (کراچی)، حافظ محمد عطاءالرحمٰن قادری رضوی (لاہور) فضل کریم (چترال)، آصف ثاقب (بوئی ہزارہ)، محمد افروز قادری چریاکوٹی (بھارت)

فہرستِ عطیاتِ کتب ''نعت ریسرچ سینٹر'' — ۷۹۴

نعت رنگ کراچی — **شمارہ ۱۹** — **(۳۷)**

صفحات ۶۲۴

دھنک

حمد	حفیظ الرحمٰن احسن	۹
	احمد صغیر صدیقی	۱۰
	قمر وارثی	۱۱
	سیّد شمیم احمد گوہر	۱۲
ابتدائیہ	صبیح رحمانی	۱۵

تنقیدی مقالات

اسلام میں نعت کا مقام — جواز/عدم جواز	ڈاکٹر دوست محمد خان	۲۱
نعت کی اساس-قرآن اور ادب	سیّد افتخار حیدر	۴۳
گلستانِ نعت میں سیرتِ مصطفیٰ ﷺ کی بہارِ جاوداں	پروفیسر محمد اکرم رضا	۵۱
افصح العرب ﷺ کے حضور میں	عزیز احسن	۱۰۶
نعت گوئی کا تقدس اور اس کی تنقیدی قدریں	ڈاکٹر سراج احمد قادری	۱۲۴
نعتیہ ادب پر تنقید یا تنقیص	ڈاکٹر عبدالنعیم عزیزی	۱۷۸
''زبانِ خامہ ندارد سرِ بیانِ فراق'' کا تنقیدی جائزہ	ڈاکٹر سیّد شمیم احمد گوہر	۱۸۹

تحقیقی مقالات

قصیدہ شمسیہ... ایک نادر نعتیہ دستاویز	ڈاکٹر خورشید رضوی	۱۹۹
قطعہ ذو قافیتین	ڈاکٹر محمد اسحاق قریشی	۲۳۰
فروغِ نعت میں نعتیہ صحافت کا کردار (ایک سرسری جائزہ)	پروفیسر محمد اکرم رضا	۲۳۸
مثنوی ظہورِ رحمت: ایک تعارف	ڈاکٹر ابوسلمان شاہ جہاں پوری	۲۵۶
مسدس در حال جناب رسولِ خدا	پروفیسر شفقت رضوی	۲۹۳
غیر مسلم نعت گو شعرا کا قبولیتِ اسلام سے گریز	پروفیسر محمد اکرم رضا	۳۰۷
ماہ نامہ ''کیلاش'' ہوشیارپور کا نعت نمبر	نور احمد میرٹھی	۳۱۹
۱۸۸۵ء کا 'منشورِ شفاعت' بمبئی	نعیم کوثر	۳۳۱
نعت خوانی میں ذکر کی موسیقیت	حسن محمود جعفری	۳۳۴

فکر و فن

علامہ فضلِ حق خیرآبادی کی عربی نعتیہ شاعری	ڈاکٹر ابوسفیان اصلاحی	۳۴۷
نجم آفندی کی نعت نگاری	ڈاکٹر تقی عابدی	۳۷۵
عرفی اور غالب در نعتِ سرورِ کائنات ﷺ	شکیل الرحمٰن	۳۸۶

سلامِ فیروز...ایک مطالعہ	ڈاکٹر شبیر احمد قادری	۳۹۵
کالی داس گپتا رضاؔ کی نعتیہ شاعری	ڈاکٹر سیّد یحییٰ نشیط	۴۰۹
طلحہ رضوی برقؔ بحیثیت نعت گو	ڈاکٹر امجد رضا خاں	۴۱۷
محمد اکرم رضا...تجلّیاتِ نعت کے ایوان میں	ڈاکٹر حافظ منور حسین سرمد	۴۲۴
امان خاں دل کی نعتیہ شاعری میں تخلیقی تمازت	ڈاکٹر مناظر عاشق ہرگانوی	۴۴۹
افتخار اجمل شاہین اور عقیدت کا سفر	ڈاکٹر مناظر عاشق ہرگانوی	۴۵۲
نظر لکھنوی---ایک گمنام، قادر الکلام نعت گو	عزیز احسن	۴۵۷

تذکرے

کویت میں اردو نعت (مختصر جائزہ)	افروز عالم	۴۶۹
تذکرہ نعت گویانِ بہاول پور	گوہر ملسیانی	۴۷۷

مطالعاتِ نعت

اعلیٰ حضرت نمبر (فروغِ نعت کے حوالے سے روشن دستاویز)	پروفیسر محمد اکرم رضا	۵۰۳
حاصلِ مطالعہ	تبصرہ نگار: پروفیسر قیصر نجفی، قمر وارثی، منصور ملتانی، قمر رعینی، مسعود اختر، محمد صابر	۵۰۹

مدحتیں ۵۶۳

مرزا عزیز فیضانی (مرحوم)، اقبال عظیم (مرحوم)، احمد فراز، محمد اکرم رضا، حامد امروہوی، سحر انصاری، مہر وجدانی، ماجد خلیل، ریاض حسین چودھری، قمر وارثی، قاضی ظفر اقبال، شوکت عابد، فاروق احمد صدیقی، اشفاق انجم، مقصود احمد تبسم، افضل خاکسار، عباس رضوی، امیر الاسلام صدیقی، عبدالرحمٰن عبد، قیصر نجفی، عرش ہاشمی، نور امروہوی، کوثر علی، نور محمد جرال، محیط اسمٰعیل، محمد ثناء اللہ ظہیر، صاحبزادہ ابوالحسن واحدؔ رضوی، ذکیہ غزل، علی اصغر عباس، عبدالغنی تائب، امان خان دل، مدثر سرور چاند۔

خطوط ۶۰۱

مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری، ڈاکٹر معین الدین عقیل، سیّد ہاشم حسین، محمد فیروز شاہ، احمد صغیر صدیقی، ڈاکٹر حافظ منور حسین سرمد، حافظ محمد عطاء الرحمٰن قادری رضوی۔

نعت رنگ کراچی **شمارہ۲۰** **(۳۸)**

صفحات۵۹۲

دھنک

ابتدائیہ	صبیح رحمانی	۹
حمد	محمود شام	۲۱
	شہزاد مجددی	۲۲

تحقیقی مقالات

صنفِ نعت انسانی تخیل کے تناظر میں	حسن محمود جعفری	۲۵
اخلاقِ محسنِ انسانیت ﷺ نعت کے آئینے میں	گوہر ملسیانی	۵۱
اردو لوک گیتوں میں ذکرِ رسول ﷺ	ڈاکٹر سید محمد یحییٰ نشیط	۸۲
ثنائے رسول ﷺ: روایت سے درایت تک	ڈاکٹر سید محمد یحییٰ نشیط	۱۱۰
اردو نعتیہ شاعری میں موضوع روایات	محمد شہزاد مجددی	۱۲۰
نعت اور تصورِ مقصودِ کائنات	عزیز احسن	۱۳۲
نعت نگاری میں احتیاط کے تقاضے	پروفیسر محمد اکرم رضا	۱۵۲
کچھ آدابِ نعت کے بارے میں	ڈاکٹر صابر سنبھلی	۱۷۲
آزاد نظم میں نعت کی جلوہ گری	سلیم شہزاد	۱۷۸
نعت نبی میں اندلسی شعرا کی ایک جھلک	ڈاکٹر ابوسفیان اصلاحی	۲۰۰
پاکستان میں نعت گوئی کی تحریک (ایک سرسری جائزہ)	ڈاکٹر غفور شاہ قاسم	۲۲۹
نعت رسولِ اعظم و آخر ﷺ (ایک پیغام ...ایک تحریک)	سید محمد اکرام شاہ جیلانی	۲۵۵
عقیدۂ ختمِ نبوت اور ''ذوقِ نعت''	غلام مصطفیٰ رضوی	۲۶۴

فکر و فن

راجندر نرائن سکسینہ بسمل شمس آبادی (شخصیت.....)	ڈاکٹر سراج احمد قادری	۲۷۳

سیماب اکبرآبادی کی نعت نگاری	پروفیسر افضال احمد انور	۲۸۲
احمد ندیم قاسمی بحیثیت نعت نگار	ڈاکٹر شبیر احمد قادری	۳۰۵
التفاتِ سید السادات ﷺ	پروفیسر محمد اقبال جاوید	۳۱۷
کرم و نجات کا سلسلہ (عزیز احسن....)	پروفیسر ڈاکٹر سید محمد ابوالخیر کشفی	۳۲۵
قمر رعینی کی نعتیہ شعری اقدار کا جائزہ	عزیز احسن	۳۳۱
فیاض ناہڑوی کی نعتیہ شاعری	سید مرغوب اشرف	۳۵۷

گوشہ آفتاب کریمی

آفتاب کریمی کی نعت گوئی	پروفیسر انوار احمد زئی	۳۶۹
آسماں اس کی لحد پر شبنم افشانی کرے	ڈاکٹر سید محمد یحییٰ نشیط	۳۷۶
سانحۂ غروبِ آفتاب	عزیز احسن	۳۸۱
غروبِ آفتاب	شبیر احمد قادری	۳۸۵

مطالعاتِ نعت

حاصل مطالعہ	مبصر: عارف منصور	۳۹۹

مذاکرہ

''نعت رنگ'' شمارہ: ۱۹ پر ایک مذاکرہ	انور خلیل، ڈاکٹر احسان اکبر، علامہ بشیر حسین ناظم، آصف اکبر، علامہ قمر رعینی، ڈاکٹر عطاء اللہ خان اور عزیز احسن	۴۴۳

مدحتیں ۴۶۳

ریاض مجید، بدرالقادری، ریاض حسین چودھری، کیف رضوانی، عزیز احسن، شیدا بستوی، احمد صغیر صدیقی، قمر وارثی، کوثر علی، سہیل اختر، شاہ حسین نہری، ولی اللہ ولی عظیم آبادی، ماجد خلیل، شہزاد مجددی، محمد ثناء اللہ ظہیر، احسان اکبر، شیو بہادر سنگھ دلبر، تسنیم عابدی، مصدق لاکھانی، مقصود احمد تبسم، مختار احمد کاشف، حسن رضا اظہر، علی اصغر عباس، طاہر سلطانی، محمد یوسف۔

خطوط ۵۱۵

علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی،تنویر پھول ،ولی اللہ ولیؔ صدیقی عظیم آبادی،شاہ حسین نہری محمد شہزاد مجددی،شیدا البتوی،ڈاکٹر عبدالشکور ساجد،احمد صغیر صدیقی،فیاض تانڈوی۔

فہرست نعت ریسرچ سینٹر ۵۸۴

نعت رنگ کراچی **شمارہ ۲۱** **(۳۹)**

صفحات ۷۰۴

دھنک

تمجید

ابتدائیہ صبیح رحمانی ۹

حمد معصوم انصاری ۲۱

محمد اکرم رضا ۲۲

شوکت عابد ۲۳

محمد شہزاد مجددی ۲۴

مقالات و مضامین

اردو نعت میں ضمائر کا استعمال رشید وارثی ۲۷

جمالِ حُسنِ انسانیتﷺ نعت کے آئینے میں گوہر ملسیانی ۴۹

تخلیقی ادب اور نعتیہ ادب کی موجودہ صورتِ حال عزیز احسن ۱۰۳

اردو نعتیہ شاعری میں موضوع روایات محمد شہزاد مجددی ۱۱۸

غیر مسلم شعرا کی اسلامی شاعری اور نور احمد میرٹھی... پروفیسر محمد اکرم رضا ۱۳۰

تحقیقی مقالات

نعتیہ ادب کے تنقیدی نقوش پروفیسر محمد اکرم رضا ۱۳۷

ہندو شعرا کی منظوم سیرت نگاری ڈاکٹر محمد سلطان شاہ ۲۷۰

شاہانِ دکن کی نعتیہ شاعری ڈاکٹر محمد نسیم الدین فریس ۲۸۸

نعتیہ تذکرہ نگاری اور "نعت رنگ"	شہزاد احمد	۳۱۴
قصائدِ عزیز اور عزیز کے نعتیہ قصائد	ڈاکٹر رفاقت علی شاہد	۳۵۸
ذوقِ بشیر: ایک کم یاب اور منفرد دیوان	ساجد صدیق نظامی	۳۷۱
صوبائی اسمبلی پنجاب میں ذکرِ رسول ﷺ	ڈاکٹر شبیر احمد قادری/ ڈاکٹر محمد ارشد اویسی	۳۹۴

نعت شناسی

ڈاکٹر سیّد رفیع الدین اشفاق کی نعت شناسی	ڈاکٹر سیّد محمد یحییٰ نشیط	۴۲۳
نظیر لدھیانوی کی نعت شناسی	پروفیسر محمد اقبال جاوید	۴۳۶
پروفیسر محمد اقبال جاوید کی نعت شناسی	عزیز احسن	۴۵۱
پروفیسر محمد اکرم رضا کی نعت شناسی	ڈاکٹر حسرت کاس گنجوی	۴۷۱
رشید وارثی کی نعت شناسی	پروفیسر محمد اکرم رضا	۴۹۸
ڈاکٹر سراج احمد قادری کی نعت شناسی	ڈاکٹر شکیل احمد اعظمی مصباحی	۵۱۴

فکر و فن

حضرت خواجہ بندہ نواز کی نعت گوئی	ڈاکٹر محمد علی اثر	۵۲۵
کلامِ شائق میں زیارتِ مدینہ کی آرزو	ڈاکٹر محمد علی اثر	۵۳۰
اسلوب شناس نعت نگار احسان اکبر	عزیز احسن	۵۳۶
انور سدید کی حمد و نعت	ظفر علی راجا	۵۵۳
طاہر سلطانی کی حمد نگاری	پروفیسر منظر ایوبی	۵۶۰

مطالعاتِ نعت

ڈاکٹر افضال انور کے مقالے اردو نعت کا ہیئتی مطالعہ	سیّد صبیح رحمانی	۵۶۹
قلزمِ انوار پر ایک نظر	عزیز احسن	۵۷۹
حاصلِ مطالعہ	عارف منصور	۵۸۲

مدحتیں ۶۰۹

عاصی کرنالی، امجد اسلام امجد، خورشید رضوی، خورشید رضوی، خورشید رضوی، خورشید رضوی، راجا رشید محمود، محسن نقوی، سجاد سخن، ریاض حسین چودھری، ریاض حسین چودھری، ریاض حسین چودھری، ریاض حسین چودھری، احمد صغیر صدیقی، صابر سنبھلی، قاضی عنایت الرحمٰن، مقصود احمد تبسم، عزیز احسن، غالب عرفان، راجندر نرائن سکسینہ بسمل شمس آبادی، شاکرادیبی، ماجد خلیل، افضال احمد انور، محب اللہ نوری، شاہ حسین نہری، ناز قادری، خواجہ شوق، امان خاں دل، رشید امین، سرور حسین نقش بندی، سیّد ضیاء محی الدین گیلانی، سہیل احمد صدیقی، محمد علی صدیقی شید ابستوی، محمد شکیل اوج، حافظ منور حسین سرمد، نادم بلخی، تنویر پھول، صبیح رحمانی۔

خطوط ۴۴۹

شمس الرحمٰن فاروقی، ماجد خلیل، ڈاکٹر نبی بخش بلوچ، پروفیسر ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی، ڈاکٹر سلیم اختر، ڈاکٹر ظفر اسحاق انصاری، علامہ ڈاکٹر کوکب نورانی اوکاڑوی، پروفیسر شفقت رضوی، ڈاکٹر رشید امجد، ریاض حسین چودھری، گوہر ملسیانی، غالب عرفان، احمد صغیر صدیقی، محمد علی صدیقی، پروفیسر ناز قادری، تنویر پھول، سمعیہ ناز اقبال، غوث میاں، ڈاکٹر حافظ منور حسین سرمد۔

نعت ریسرچ سینٹر (عطیات کتب) ۴۹۶

نعت رنگ کراچی **شمارہ۲۲** **(۴۰)**

صفحات۵۶۰

دھنک

ابتدائیہ	ڈاکٹر ریاض مجید (مہمان مدیر)	۷
اپنی بات	صبیح رحمانی	۱۵

تمجید

	احمد صغیر صدیقی	۲۹
	اسد ثنائی	۳۰

مقالات

نعتِ نبوی اور توحید و رسالت کے مابین فرق کی اہمیت	ڈاکٹر شعیب نگرامی	۳۳
اردو نعت میں ضمائر کا استعمال (ایک تنقیدی جائزہ)	ڈاکٹر اشفاق انجم	۴۴

دکنی میں نعتیہ شاعری	ڈاکٹر محمد علی اثر	۵۹
نعتیہ شاعری میں نئی رشتوں کی تلاش	عزیز احسن	۹۳
رحمت وشفقت محسنِ انسانیت نعت کے آئینے میں	گوہر ملسیانی	۱۰۸
موجِ نور (ایک قابلِ تحسین نعتیہ انتخاب)	پروفیسر محمد اقبال جاوید	۱۵۸
دیارِ مغرب کے اردو شعرا کی نعتیہ شاعری	ڈاکٹر سیّد یحییٰ نشیط	۱۷۱
سفینۂ عشق۔توصیفِ محمد کا نشان	ساجد نظامی	۲۰۷
اردو کے چند اہم پاکستانی انتخابِ نعت	شہزاد احمد	۲۱۹

فکروفن

سیّدنا طاہر سیف الدین کے قصیدے فضیلۃ محمد رسول اللہ کا ایک تنقیدی جائزہ	ڈاکٹر ابوسفیان اصلاحی	۲۸۵
علامہ احمد یار نعیمی کی نعتیہ شاعری	ڈاکٹر سراج احمد قادری	۳۰۹
ناز مانک پوری کا ارمغانِ عقیدت۔رہبرِ اعظم	پروفیسر محمد اکرم رضا	۳۲۰
نظمی مارہروی کی نعت گوئی	غلام مصطفی رضوی	۳۳۰
صبا اکبرآبادی کی نعت گوئی	عزیز احسن	۳۳۵
ریاض حسین چودھری کی نعت گوئی	ڈاکٹر افضال احمد انور	۳۴۴
امان خان دل نعتیہ شاعری کے آئینے میں	پروفیسر شفقت رضوی	۳۵۱
ستیہ پال آنند کی ایک نعتیہ نظم	پروفیسر قیصر نجفی	۳۶۳

نعت شناسی

ڈاکٹر ریاض مجید کی نعت شناسی	پروفیسر محمد اکرم رضا	۳۷۳
ڈاکٹر اسحٰق قریشی کی نعت شناسی	پروفیسر محمد اکرم رضا	۳۸۷
گوہر ملسیانی کی نعت شناسی	پروفیسر محمد اکرم رضا	۴۱۶

مطالعاتِ نعت

حاصلِ مطالعہ	عارف منصور	۴۵۳
عہدِ نبوی کی نعتیہ شاعری۔ایک تعارف	غلام محی الدین	۴۷۵

نعت گوئی اور اس کے آداب۔ایک مطالعہ ڈاکٹر غفور شاہ قاسم ۴۸۳

مدحتیں ۴۹۱

شفیق احمد شفیقؔ فاروقی (مدینہ منورہ)، مظہرؔ صدیقی (مالیگاؤں بھارت)، ریاض حسین چودھری (سیالکوٹ)،شاہ محمد سبطین شاہ جہانی (اسلام آباد) محمد اکرم رضاؔ (گوجرانوالہ)،قمر وارثی (کراچی)، سلیم اختر فارانی (گوجرانوالہ)، ایس ایم عقیل (کرناٹک، بھارت)، ماجد خلیل (کراچی)، منظر عارفی (کراچی)، رشید امینؔ (اسلام آباد)، امان خان دِل (نیویارک) مقصود احمد تبسم (متحدہ عرب امارات)، نور محمد جرال (امریکا)، عزیز احسن (کراچی)، سیّد ضیاء محی الدین گیلانی (ہڑپہ)، نعیم بازید پوری (جدہ)

خطوط ۵۱۹

پروفیسر عمران (لاہور)، پروفیسر ڈاکٹر منور غازی (سعودی عرب)، عباس رضوی (کراچی)، ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی (لاہور)، گوہر ملسیانی (خانیوال)، ڈاکٹر سراج احمد قادری (بھارت)، کامران جاوید عرفانی، مستجاب ظافر (کراچی)، ہمیعہ نازؔ لیڈز (یوکے)، احمد صغیر صدیقی (کراچی)

نعت ریسرچ سینٹر (عطیات کتب) ۵۵۷

نعت رنگ کراچی **شمارہ ۲۳** **(۴۱)**

صفحات ۶۴۰

دھنک

ابتدائیہ پروفیسر انوار احمد زئی (مہمان مدیر) ۹

اپنی بات صبیح رحمانی ۱۷

تمجید

پروفیسر محمد اکرم رضا ۲۵

سجاد سخن ۲۶

بدیع الزماں سحر ۲۷

عبدالرحمٰن محسن انصاری ۲۸

	فیاض ناہڑوی	۲۹
	ضمیر کاظمی	۳۰

مقالات

اُسوۂ حسنہ...اردو نعت کے آئینے میں	پروفیسر محمد اقبال جاوید	۳۳
صحابہ کرام کی نعتیہ شاعری اور ہم	پروفیسر ڈاکٹر محمد اسحاق قریشی	۶۰
اردو حمد و نعت میں فلسطین و کشمیر کا ذکر	ڈاکٹر الطاف حسین لنگڑیال	۶۹
اُندلس میں نعتیہ شاعری کے محرکات و موضوعات	ڈاکٹر محمد شریف سیالوی	۹۱
نثری نظم...اور...نعت	پروفیسر ڈاکٹر افضال احمد انور	۱۰۳
سراپائے رسولِ اکرم اور مثنوی	ساجد صدیق نظامی	۱۱۹
فارسی ادب میں نعتیہ شاعری	پروفیسر سیّد شاہ محمد طلحہ رضوی برق	۱۴۱
غیر مسلم نعت گو شعرا ایکناتھ سے چندر بھان خیال تک	ڈاکٹر سیّد یحییٰ نشیط	۱۵۳
فروغِ نعت میں ''سیّارہ'' کا کردار	گوہر ملسیانی	۱۶۱
غزل کاسہ بکف ساکت کھڑی ہے اُن کی گلیوں میں	ریاض حسین چودھری	۲۰۳
اُردو کے چند نعتیہ گل دستے	ڈاکٹر رفاقت علی شاہد	۲۰۷
اردو مرثیے میں نعت نگاری	پروفیسر قیصر نجفی	۲۳۰
اذکار و انوارِ حدائقِ بخشش	شہزاد احمد	۲۴۳

فکر وفن

حضرت علیؓ کی نعت گوئی	ڈاکٹر ابو سفیان اصلاحی	۲۷۹
نقیبِ عشقِ رسول ﷺ...حافظ مظہر الدین	عزیز احسن	۳۰۱
محمد علی آثر کی حمدیہ و نعتیہ شاعری	ڈاکٹر محمد نسیم الدین فریس	۳۳۳
عمران نقوی کا نعتیہ منظر نامہ	ڈاکٹر سیّد شبیہ الحسن	۳۴۶
دیارِ مغرب کے نعت گو شعرا میں صفوت علی کا مقام	ڈاکٹر سیّد یحییٰ نشیط	۳۵۲
حمیرا راحت کی دو نعتیہ نظمیں	عزیز احسن	۳۶۴

ثنائے صاحبِ لولاک ﷺ اور پروفیسر محمد اکرم رضا سیّد صبیح الدین صبیح رحمانی ۳۶۹

مطالعاتِ نعت

"مبلغ العلیٰ بکمالہٖ"۔۔۔تبصرہ، جوابی تبصرہ اور عروضی آفتاب مضطر ۳۷۹
نکات

ایک کم یاب نعتیہ انتخاب	پروفیسر محمد اقبال جاوید	۳۹۹
مقالہ اردو نعت میں استغاثہ و استمداد کی روایت	ڈاکٹر محمد سہیل شفیق	۴۰۹
"اردو میں حمد و مناجات" پر کچھ معروضات	ڈاکٹر محمد حسین مُشاہد رضوی	۴۱۷

نعت شناسی

ڈاکٹر سیّد ابوالخیر کشفیؔ: ایک اہم نعت شناس	ڈاکٹر ریاض مجید	۴۳۵
عاصیؔ کرنالی کی نعت شناسی	پروفیسر محمد اکرم رضا	۴۳۸
عزیزؔ احسن کی نعت شناسی	پروفیسر محمد اکرم رضا	۴۴۷
سیّد صبیحؔ رحمانی کی نعت شناسی	پروفیسر محمد اکرم رضا	۴۵۹

خصوصی گوشہ

منظوم تراجم حمد و نعت	مہر وجدانی	۴۸۳

یاد نگاری

پیر آصف بشیر چشتی کی فروغِ نعت کے لیے ڈاکٹر شبیر احمد قادری ۴۹۵
خدمات

مدحتیں

۵۱۱

گوہر ملسیانی، ابراہیم حسان، غالب عرفان، منظر ایوبی، سلیمان خمار، حافظ عبد الغفار حافظ، حفیظ الرحمٰن احسن، احمد صغیر صدیقی، ضمیرؔ کاظمی، مولانا قمر سلطان پوری، خدا داد خاں مونس، احمد محمود الزماں، محمد شکیل اوج، شہاب صفدر، ڈاکٹر رئیس احمد نعمانی، ریاض حسین چودھری، نعیم بازید پوری، شاکر ادیبی، نعمان امام، حنیف کیفی، صابر زاہد، حبیب راحت حباب، نعیم ابن علیم، عارف انصاری، تنویر پھول، ریاض احمد شیخ، ارسلان احمد ارسل، قیصر نجفی، منظور عباس ازہر، حافظ نور احمد قادری، محمد امین ساجد سعیدی، امان خان دل، عائشہ ناز شاہد علی، سیّد ضیا محی الدین گیلانی۔

خطوط	۵۵۱

پروفیسر طلحہ رضوی برق، کوہر ملسیانی، پروفیسر محمد اکرم رضا، ریاض حسین چودھری، پروفیسر ڈاکٹر شاکر اعوان، ڈاکٹر رئیس احمد نعمانی، غالب عرفان، ڈاکٹر اشفاق انجم، شہزاد مجددی، حافظ عبدالغفار حافظ، معز الدین غضنفر مقری، سمیعہ ناز اقبال، سعید بدر، مجید فکری

☆☆☆

نعت رنگ کراچی	شمارہ ۲۳	(۴۲)
		صفحات ۵۶۰

دھنک

ابتدائیہ	ڈاکٹر معین الدین عقیل (مہمان مدیر)	۷
اپنی بات	صبیح رحمانی	۱۲

تمجید

	احمد جاوید	۱۹
	غالب عرفان	۲۳
	تنویر پھول	۲۵
	خورشید رضوی	۲۶
	ڈاکٹر اشفاق انجم	۲۷
	ڈاکٹر اشفاق انجم	۲۸

مقالات

عہد رسالت میں نعت رسول ﷺ	پروفیسر ڈاکٹر شاکر اعوان	۳۱
قصیدۂ بانت سعاد: ایک مطالعہ	اُسید الحق قادری بدایونی	۵۲
معنویتِ لفظ ”نعت“ کی روشنی میں یکتائیِ مصطفیٰ ﷺ	پروفیسر ڈاکٹر افضال احمد انور	۹۰
پاکستان میں نعتیہ صحافت۔ایک جائزہ	ڈاکٹر شہزاد احمد	۱۰۳

کچھ غیر منقوط حمد و نعت سے متعلق	ڈاکٹر اشفاق انجم	۲۱۵
حمد و نعت میں الفاظ کا مناسب استعمال	تنویر پھول	۲۱۹
نعت گوئی میں لفظ "ارم" کا استعمال	منظر عارفی	۲۲۵
نعت اور نعتیہ عناصر	ڈاکٹر محمد طاہر قریشی	۲۳۶

فکر و فن

لالہ صحرائی کی غزوات نگاری	ڈاکٹر ریاض مجید	۲۴۹
دادا میاں عطاؔ کی نعت گوئی	ڈاکٹر اشفاق انجم	۲۵۴
سرؔو سہارنپوری کی نعت گوئی	ڈاکٹر عزیز احسن	۲۷۰
اختر بستوی	ڈاکٹر سراج احمد قادری	۳۱۱
گلاب رتوں کا شاعر	گوہر ملسیانی	۳۱۹
سید محسن نقوی کی نعت گوئی	ڈاکٹر اسلم عزیز درانی	۳۳۵

خصوصی مطالعہ

حزیں صدیقی کی نعت گوئی	ڈاکٹر محمد آصف	۳۴۱
شاتم رسول ﷺ سے درخواست بریت	نعیم بازیدپوری	۴۰۴
ڈاکٹر عزیزؔ احسن کے ساتھ ایک مصاحبہ (Interview)!	محمد جنید خان	۴۰۹

مطالعات نعت

"ہمارے رسول ﷺ" تنقیدی جائزہ	پروفیسر ڈاکٹر ابوسفیان اصلاحی	۴۳۱
اردو نعتیہ ادب کے انتقادی سرمائے کا تحقیقی مطالعہ	پروفیسر انوار احمد زئی	۴۵۳
باریاب ......ایک مطالعہ	ڈاکٹر عزیز احسن	۴۶۲
"صبح کامل" پر ایک نظر	ڈاکٹر بشیر عابد	۴۷۱
ہماری ملی شاعری میں نعتیہ عناصر (ایک گراں قدر تحقیقی مقالہ)	ڈاکٹر عزیز احسن	۴۹۰
حاصل مطالعہ	ڈاکٹر عزیز احسن	۵۱۴

مدحت ۵۳۳

خورشید رضوی، ریاض مجید، سحر انصاری، ریاض حسین چودھری، مسرور جالندھری، ڈاکٹر رئیس احمد نعمانی، ڈاکٹر اشفاق انجم، سلیمان خمار، منیر سیفی، تنویر پھول، صبیح رحمانی۔

خطوط ۵۵۹

نصیر ترابی، ڈاکٹر معین الدین عقیل، محمد سہیل عمر، ریاض حسین چودھری، ڈاکٹر رئیس احمد نعمانی، ڈاکٹر مستجاب ظافر، تنویر پھول

☆☆☆

نعت رنگ کراچی (سلور جوبلی نمبر) **شمارہ ۲۵** **(۴۳)**

صفحات ۹۵۲

دھنک

ابتدائیہ (نعت کی تہذیبی روایت)	مبین مرزا	۹
اپنی بات	صبیح رحمانی	۴۴
قصیدۂ دعائیہ نعت رنگ کے لیے	ڈاکٹر ریاض مجید	۶۴

باب تمجید

مناجات	احمد ندیم قاسمی	۷۳
شورازل	پیرزادہ قاسم	۷۴
میرے مولا میرے داتا	شوکت عابد	۷۵

مقالات

تحقیق نعت۔صورت حال اور تقاضے	ڈاکٹر معین الدین عقیل	۷۹
ترسیلِ نعت۔الفاظ وتراکیب	ڈاکٹر ریاض مجید	۹۱
نعتیہ ادب کی تخلیق تنقید اور تحقیق کے تلازمے	ڈاکٹر عزیز احسن	۱۰۲
اردو نعت میں مابعد جدیدیت کے اثرات	کاشف عرفان	۱۴۲
طلع البدر علینا۔منظر و محلِ وقوع ایک تحقیق	ڈاکٹر افضال احمد انور	۱۶۰

مذاہب عالم کا فلسفۂ اخلاق اور اردو نعت نگار	ڈاکٹر اصغر علی بلوچ / ڈاکٹر شبیر احمد قادری	۱۷۸
ملی شاعری میں نعتیہ عناصر۔۱۹۶۵ کی جنگ کے تناظر میں	ڈاکٹر محمد طاہر قریشی	۲۱۷
نعت کے منفی عناصر	ڈاکٹر اشفاق انجم	۲۷۴
نعت اور رسول اکرم کے تقاضے	گوہر ملسیانی	۲۸۹
حدائق بخشش اور کلیاتِ حسن کے متن کا المیہ	ڈاکٹر صابر سنبھلی	۳۰۷
اُردو کے سکھ نعت گو شعرا	فاروق ارگلی	۳۱۶
علامہ نور بخش توکلی کی العمدۃ فی شرح البردہ کی اہمیت	ڈاکٹر اشفاق جلالی	۳۲۶
نعتیہ کلیات کی روایت۔ایک مطالعاتی جائزہ	ڈاکٹر شہزاد احمد	۳۳۵
اردو کے نعتیہ اشعار میں چٹائی، غارِ حرا اور جَو کے تذکار اور سیرت نبوی کے حقائق	منظر عارفی	۳۹۸
نعت نامے اور نقدِ نعت	ڈاکٹر داؤد عثمانی	۴۲۸
سرائیکی شاعری میں نعت	خورشید ربانی	۴۶۶
گلدستۂ معرفت ایک قدیم مجموعۂ نعت	ساجد صدیق نظامی	۴۹۸
فروغِ حمد و نعت میں دبستانِ وارثیہ کا کردار	قمر وارثی	۵۰۷

حریم عقیدت

☆ گوشۂ انور شعور

انور شعور کا شعرِ عقیدت	ڈاکٹر عزیز احسن	۵۴۵

☆ گوشۂ جلیل عالی

جگمگ نور نہایا رستہ (خصوصی مطالعہ)	امین راحت چغتائی	۵۵۹
ایک منفرد نعتیہ واردات	پرویز ساحر	۵۶۳

☆ گوشۂ سید ضیاء الدین نعیم

سید ضیاء الدین نعیم کے نعتیہ اظہاری زاویے	ڈاکٹر عزیز احسن	۵۷۳

فکر و فن

علامہ یوسف بن اسماعیل النبہانی۔ایک عظیم مدح نگار	ڈاکٹر محمد اسحٰق قریشی	۵۹۱
اقبال حضورِ رسالت مآب میں	ڈاکٹر فتح محمد ملک	۶۳۲
محسن کاکوروی کا قصیدہ لامیہ	ڈاکٹر حبیب الرحمٰن نعیمی	۶۳۹

دبیر کا نعتیہ کلام	پروفیسر شفقت رضوی	۶۵۱
انشا کی نعتیہ شاعری	ڈاکٹر تقی عابدی	۶۶۴
مولانا ظفر علی خان کی نعتوں میں مستقبل کی ایک جھلک	ڈاکٹر زاہد منیر عامر	۶۷۰
نعتیہ مسدس روح انقلاب اور زاہد کلیم	ڈاکٹر عبدالکریم	۶۸۱
مولانا غلام رسول مہر کی ایک نایاب نعت	ڈاکٹر محمد سہیل شفیق	۶۸۹
ڈاکٹر محمود احمد غازی حمد و نعت کے آئینے میں	پروفیسر محمد اقبال جاوید	۶۹۸
ایک رہ نوردِ شوق ۔ سرشار صدیقی	جہاں آرا لطفی	۷۱۲

مطالعاتِ نعت

المدیح النبوی ۔ ایک مطالعہ	ڈاکٹر ابوسفیان اصلاحی	۷۲۳
پاکستان میں اردو نعت کا ادبی سفر ۔ ایک مطالعہ	پروفیسر انوار احمد زئی	۷۶۸
حاصل مطالعہ	ڈاکٹر عزیز احسن	۷۸۱

ایوانِ مدحت ۸۰۳

محشر بدایونی، عرش صدیقی، نعیم صدیقی، ڈاکٹر وحید قریشی، شان الحق حقی، عبدالعزیز خالد، حفیظ تائب، حنیف اسعدی، حکیم سروسہانپوری، شبنم رومانی، اختر لکھنوی، شہزاد احمد، امجد اسلام امجد، خورشید رضوی، ثروت حسین، انور مسعود، ریاض مجید، ریاض حسین چودھری، ستیہ پال آنند، پیرزادہ قاسم، احمد جاوید، افتخار عارف، خالد احمد، انور جمال، رشید قیصرانی، لالہ صحرائی، پرتو روحیلہ، نصیر ترابی، شوکت ہاشمی، گوہر ملسیانی، سید انوار ظہوری، انجم نیازی، ملک زادہ جاوید، انور محمود خالد، عزیز احسن، حنیف انگر ملیح آبادی، سلیم کوثر، سعود عثمانی، فراست رضوی، لیاقت علی عاصم، اظہر عنایتی، محمد فیروز شاہ، اشفاق انجم، صابر سنبھلی، رئیس احمد نعمانی، منیر سیفی، صفدر صدیق رضی، قمر وارثی، نورین طلعت عروبہ، عقیل عباس جعفری، خورشید ربانی، اجمل سراج، عنبرین حسیب عنبر، عرش ہاشمی، شاکر القادری، آفتاب مضطر، کاشف عرفان، سرور حسین نقشبندی، سمعیہ ناز، صبیح رحمانی ۔

نعت نامے ۸۷۱

ڈاکٹر فتح محمد ملک، ڈاکٹر ریاض مجید، ڈاکٹر ابو سلمان شاہ جہاں پوری، ڈاکٹر معین نظامی، رؤف نیازی، ڈاکٹر زاہد منیر عامر، پروفیسر محمد اقبال جاوید، ڈاکٹر صابر سنبھلی، مفتی غلام حسن قادری، ڈاکٹر ضیاء الرحمٰن، ڈاکٹر اشفاق انجم، ڈاکٹر ناصر الدین صدیقی، احمد صغیر صدیقی، ڈاکٹر عبدالکریم، فراست رضوی، ریاض حسین چودھری، گوہر ملسیانی، سلیم اللہ جندران، شاکر کنڈان، رئیس احمد نعمانی، سعید بدر، سید ضیاء الدین نعیم، تنویر پھول، انجم نیازی، محمد ثاقب رضا قادری، شبیر انصاری، زاہد ہمایوں، محمد طاہر حسین، سمیعہ ناز، ساجد صدیق نظامی۔

عطیات کتب برائے نعت ریسرچ سینٹر ۹۴۱

نعت رنگ کراچی **شمارہ ۲۶** **(۴۴)**

صفحات ۶۸۰

دھنک

ابتدائیہ	صبیح رحمانی	۹

باب تمجید

حمد باری تعالیٰ	فراغ راہوی	۱۹

مقالات و مضامین

نعت بحیثیت صنفِ سخن	ڈاکٹر فرمان فتح پوری	۲۳
نعتیہ مجموعوں میں تقاریظ، دیباچوں اور مقدمات میں تنقیدی رویّوں کا جائزہ	ڈاکٹر احسن عزیز	۳۰
غالب کی مثنوی بیانِ معراج کا تنقیدی مطالعہ	ڈاکٹر سید یحییٰ نشیط	۷۳
برسبیلِ نعت، تلفظ و املا	ڈاکٹر ریاض مجید	۹۵
حمد نعت کی شعریات	ڈاکٹر مولا بخش	۱۰۶
اُردو نعت اور روقت کی ماورائی جہات	کاشف عرفان	۱۱۳
دکنی مثنویوں میں نعت	ڈاکٹر نسیم الدین فریس	۱۴۶
اُردو نعت میں انوارِ قرآن	گوہر ملسیانی	۱۷۵

مولانا محمد علی جوہر کی ملی شاعری میں نعتیہ عناصر	ڈاکٹر محمد طاہر قریشی	۲۰۲
جین اور کرسچن نعت گو شعرا	فاروق ارگلی	۲۰۷
نعتیہ گلدستہ ’’سفینۂ نجات‘‘	دہلی، ڈاکٹر رفاقت علی شاہد	۲۱۸
مجید امجد کی ایک نایاب نعت	ڈاکٹر محمد افتخار شفیع	۲۳۵
حدائق بخشش کے صنائع بدائع پر ایک اور نظر	ڈاکٹر صابر سنبھلی	۲۴۳
حدائق بخشش کے متن کا المیہ (چند مزید پہلو)	حافظ عبدالغفار حافظ	۲۴۹
کرناٹک میں اُردو کی نعتیہ شاعری	ڈاکٹر شاہ رشاد عثمانی	۲۵۳
انجمن ترقی اُردو میں ذخیرہ نعت و منقبت	ڈاکٹر محمد سہیل شفیق	۲۶۶
مالیگاؤں کا نعتیہ ادب اور اشفاق انجم	ظہیر قدسی	۲۹۱

فکر و فن

خواجہ محمد دیوان کی نعت گوئی	پروفیسر محمد اسلم اعوان	۳۳۹
اختر ہوشیارپوری کی نعت۔ایک مطالعہ	امین راحت چغتائی	۳۶۱
نعیم صدیقی ایک منفرد نعت گو شاعر	ڈاکٹر عبداللہ ہاشمی	۳۶۶
امجد اسلام امجد کا نعتیہ آہنگ	ریاض حسین چودھری	۳۷۲
وسیم بریلوی۔نئی نعت کا پیشرو شاعر	احمد جاوید	۳۷۷
عبدالمنان طرزی کا نعتیہ آہنگ	فراغ راہووی	۳۸۳
حفیظ الرحمان احسن کی حمدیہ نعتیہ شاعری (ایک جائزہ)	ڈاکٹر غفور شاہ قاسم	۳۸۹
فراغ رہووی کی نعتیہ شاعری	اسلم حنیف	۳۸۹
انور جمال کی نعت گوئی	جاوید اختر بھٹی	۴۰۳
نظیر رضوی الہ آبادی کی نعتیہ شاعری	منظر عارفی	۴۰۹
شوکت عابد کی ملی شاعری۔ایک تجزیاتی مطالعہ	ڈاکٹر طاہر مسعود	۴۳۱

مطالعاتِ نعت

نعت رنگ ۲۵ کا ایک تفصیلی مطالعہ	کاشف عرفان	۴۴۱
نعت اور جدید تنقیدی رُجحانات۔ایک تجزیاتی مطالعہ	ڈاکٹر عزیز احسن	۴۵۷

اُردو نعت کی شعری روایت ۔ ایک جائزہ	ڈاکٹر محمد اشرف کمال	۴۷۲
نئی صدی نئی نعت ۔ خورشید ربانی کا دلآویز نعتیہ انتخاب	ریاض ندیم نیازی	۴۸۱
اُردو نعت میں تجلیاتِ سیرت ۔ ایک مطالعہ	ڈاکٹر نثار احمد	۴۸۴
کراچی کا دبستانِ نعت ۔ ایک مطالعہ	سید معراج جامی	۴۹۲

ایوانِ مدحت ۵۳۳

فدا خالدی دہلوی، حفیظ تائب، مظفر وارثی، راز کاشمیری، عارف عبدالمتین، امین راحت چغتائی، ابوالامتیاز ع ۔س ۔ مسلم، توصیف تبسم، افتخار عارف، خالد بزمی، سلیم شہزاد، ماجد الباقری، فراغ رہویم خورشید ناظر، طلعت سلیم، حفیظ الرحمٰن احسن، نسیم سحر، زاہد فخری، محمد فیروز شاہ، کلیم حاذق، احسن زیدی، ابوالمجاہد زاہد، احسان اکبر، منیر سیفی، غلام محمد قاصر، محمد یعقوب پرواز، عارف منصور، خالد علیم، خواجہ محمد عارف، علی رضا، اقبال کوثر، خادم رزمی، سید قمر حیدر قمر، رشید ساقی، رشید نثار، صفدر صدیقی رضی، ڈاکٹر محمد اشرف کمال، حافظ عبدالغفار حافظ، خورشید ربانی، حسن عباس رضا، حسن اختر جلیل، حسن رضا اطہر، کاشف عرفان، فیضان عارف، ڈاکٹر شعیب احمد، سید ابرار سالک، سرفراز قریشی، سہیل احمد صدیقی، مولانا عبدالرحمٰن جامی، محمد شفیق اعوان، آصف مرزا، محمد مسعود اختر، سمیعہ ناز

نعت رنگ کراچی **شمارہ ۲۷** **(۴۵)**

صفحات ۵۳۶

دھنک

ابتدائیہ	صبیح رحمانی	۷

تحقیق

اُردو کا اوّلین نعت گو	ڈاکٹر افضال احمد انور	۲۳
نصرتی کے معراج نامے	ڈاکٹر سیّد یحییٰ نشیط	۳۹
بر سبیلِ نعت ـــــ تحقیق و تنقید	ڈاکٹر ریاض مجید	۴۹
نعتیہ گلدستہ سفینۂ نجات، دہلی	ڈاکٹر اشفاق انجم	۵۵

اُردو کی ابتدائی ملّی شاعری میں نعتیہ موضوعات	ڈاکٹر محمد طاہر قریشی	۶۱
گوئٹے کی نظم "نغمۂ محمدی" کے تین تراجم	خان حسنین عاقب	۷۹
نعت میں ادبِ اطفال	تنویر پھول	۹۰

تنقید

اقبال اور گوئٹے کا نغمۂ محمدی	پروفیسر فتح محمد ملک	۱۰۷
اُردو ادب میں نعتیہ شاعری کا مقام	پروفیسر فتح محمد ملک	۱۱۳
نعت کچھ روایتی اور کچھ غیر روایتی معروضات	ڈاکٹر ناصر عباس نیّر	۱۱۹
نقدِ نعت میں تنقیدی دبستانوں کی بوقلمونی	ڈاکٹر عزیز احسن	۱۲۹
اُردو نعت میں صنعتِ تلمیح	ڈاکٹر خالد ندیم	۱۷۴
انتقادی اسالیب اور صنفِ نعت	پروفیسر انوار احمد زئی	۱۸۰
اُردو میں نعت گوئی کا تہذیبی مطالعہ	قاسم یعقوب	۱۹۸
نعت میں نظریاتی افکار و خیالات	ڈاکٹر سراج احمد قادری	۲۰۲
نعت کی نو دریافت دُنیا	زاہد ہمایوں	۲۲۲

فکر و فن

داغؔ کے کلام میں حمد و نعت	ڈاکٹر داؤد رہبر	۲۳۱
کلامِ محسن کاکوروی ایک تنقیدی مطالعہ	سلیم شہزاد	۲۴۴
مسدس حالؔی کا اسلوبیاتی مطالعہ	ڈاکٹر محمد اشرف کمال	۲۶۰
اقبالؔ سہیل اور موجِ کوثر	پروفیسر مولا بخش	۲۷۵
حسرت موہانی کا شعرِ عقیدت	خورشید ربانی	۲۸۵
کلامِ رضا پر ایک نظر	ڈاکٹر ارشاد شاکر اعوان	۲۹۹
حافظ مظہر الدین جدید اُردو نعت کا پیش رو	امین راحت چغتائی	۳۰۵
اُردو نعت کا چہار چمن	ڈاکٹر تحسین فراقی	۳۱۶
میری نعت	امین راحت چغتائی	۳۲۱
افضل خاکسار کی نعتیہ شاعری	ڈاکٹر رابعہ سرفراز	۳۲۵

کیفِ مسلسل (مہر جاں افروز __ ایک تاثر)	پروفیسر محمد اقبال جاوید	۳۳۳
عزیزاحسن کا نعتیہ سفر، تہذیبی ورثے کی بازیافت	کاشف عرفان	۳۴۰
مشاہد حُسین رضوی کی نعتیہ شاعری	سلطان سبحانی	۳۵۸
منظر عارفی لمحہ موجود کا ممتاز نعت گو	محسن اعظم ملیح آبادی	۳۶۲

مکالمات

مذاکرہ: شرکاء: ڈاکٹر سید تقی عابدی، پروفیسر انوار احمد زئی، ڈاکٹر عزیز احسن، صبیح رحمانی، ۳۶۹
ڈاکٹر تنظیم الفردوس، آغا طالب، اطہر حسنین روئیداد: محمد جنید عزیز خان

انٹرویو: سحر انصاری	ڈاکٹر عنبرین حسیب عنبر	۳۸۶

مطالعات/جائزے

دبستانِ کراچی کا نعتیہ منظر نامہ	صبیح رحمانی	۴۰۳
نعت رنگ شمارہ ۲۶ پر ایک نظر	احمد صغیر صدیقی	۴۲۱
نعت رنگ شمارہ ۲۶ کا تجزیاتی مطالعہ	کاشف عرفان	۴۳۱
خورشید ناظر کی نعتیہ خدمات	ڈاکٹر نعیم نبی	۴۳۷
شاہ محمد ولی الرحمٰن ولی نعمانی القادری	منظر عارفی	۴۴۶

ایوانِ مدحت ۴۶۵

اثر زبیری لکھنوی مولانا۔ تبسم صوفی غلام مصطفیٰ۔ اسعد شاہجہاں پوری۔ اختر الحامدی الرضوی۔ انور مسعود۔ امجد اسلام امجد۔ ریاض حُسین چودھری۔ بدر ساگری۔ انجم رومانی۔ ایاز صدیقی۔ الطاف احسانی۔ صابر ظفر۔ باقی احمد پُوری۔ آثم نظامی۔ اسد ثنائی۔ بشیر احمد بشیر۔ اختر سہیل۔ احمد صغیر صدیقی۔ ضیاء الدین نعیم۔ کوثر نقوی۔ قاسم یعقوب۔ کاشف عرفان۔ منظر عارفی۔ نذر عابد۔ ازہر درانی۔ اقبال حیدر

نظم بعنوان ''نعت رنگ'' (سمیعہ ناز، برطانیہ)

نعت نامے ۴۹۳

ریاض حسین چودھری، ڈاکٹر عزیز ابن الحسن، ڈاکٹر خورشید رضوی، امین راحت چغتائی،
ڈاکٹر اشفاق انجم، پروفیسر غلام رسول عدیم، ڈاکٹر نذر عابد، تنویر پھول، ڈاکٹر ذکیہ بلگرامی

عطیات کتب برائے نعت ریسرچ سینٹر ۵۲۹

نعت ریسرچ سینٹر کی مطبوعات ۵۳۱

❖—❖-----❖—❖

حوالہ جات

۱۔ امین الدولہ، تولد نامہ، ق،۴، ۱۷۷۵

۲۔ میر حسن، د، ۳۳، ۱۷۸۶

۳۔ تہذیب الاخلاق، ۲: ۴۴۴، ۱۸۷۶

۴۔ مضامین ابوالکلام آزاد ۳۶، ۱۹۳۶

۵۔ فسانہ آزاد، جلد+صفحہ ۱۴۷، ۱۸۸۵ء

۶۔ اردو لغت، جلد ۱۹، کراچی

۷۔ ڈکشنری آف لٹریری ٹرمز، ص ۳۲، ۱۹۶۴

۸۔ ڈکشنری آف لٹریری ٹرمز، ص ۳۲، ۱۹۶۴

۹۔ اردو لغات، جلد ۵، کراچی، ص ۱۱۲، ۱۹۹۰

۱۰۔ سید عبداللہ، اعشاراتِ تنقید، مکتبہ خیابان، ص ۱۸، ۱۹۶۴ء

۱۱۔ عابد علی عابد، اصولِ انتقادِ ادبیات، مجلس ترقی لاہور، ص ۹، ۱۹۶۴ء

۱۲۔ ڈاکٹر یحیٰ رشید، مشمولہ نعت رنگ ۱۹، ص ۲۷، اگست ۲۰۰۸ء

۱۳۔ ڈاکٹر یحیٰ رشید، مشمولہ نعت رنگ ۱۹، ص ۳۷، اگست ۲۰۰۸ء

۱۴۔ ریاض مجید، اردو میں نعتیہ شاعری، اقبال اکیڈمی لاہور، ۱۹۹۱ء

۱۵۔ ڈاکٹر فرمان فتح پوری، اُردو میں نعتیہ شاعری، مطبوعہ آئینہ ادب لاہور، ۱۹۷۴ء

۱۶۔ ممتاز حسین، خیر البشر کے حضور، مطبوعہ لاہور، ۱۹۷۴ء

۱۷۔ ڈاکٹر شہزاد احمد، کتابچہ، ص ۱۴

۱۸۔ ڈاکٹر شہزاد احمد، کتابچہ، ۲۷

۱۹۔ انٹرویو، ریاض مجید، یکم جولائی ۲۰۱۸ء

۲۰۔ مطبوعہ اپریل ۱۹۹۵ء

۲۱۔ مطبوعہ دسمبر ۱۹۹۵ء

۲۲۔ مطبوعہ ستمبر ۱۹۹۶ء

۲۳۔ مطبوعہ دسمبر ۱۹۹۷ء

۲۴۔ مطبوعہ دسمبر ۱۹۹۸ء

۲۵۔ مطبوعہ ستمبر ۱۹۹۸ء

۲۶۔ مطبوعہ اگست ۱۹۹۹ء

۲۷۔	مطبوعہ	ستمبر ۱۹۹۹ء
۲۸۔	مطبوعہ	مارچ ۲۰۰۰ء
۲۹۔	مطبوعہ	اپریل ۲۰۰۰ء
۳۰۔	مطبوعہ	مارچ ۲۰۰۱ء
۳۱۔	مطبوعہ	اکتوبر ۲۰۰۱ء
۳۲۔	مطبوعہ	دسمبر ۲۰۰۲ء
۳۳۔	مطبوعہ	مئی ۲۰۰۳ء
۳۴۔	مطبوعہ	فروری ۲۰۰۴ء
۳۵۔	مطبوعہ	نومبر ۲۰۰۴ء
۳۶۔	مطبوعہ	دسمبر ۲۰۰۵ء
۳۷۔	مطبوعہ	دسمبر ۲۰۰۶ء
۳۸۔	مطبوعہ	اگست ۲۰۰۸ء
۳۹۔	مطبوعہ	دسمبر ۲۰۰۹ء
۴۰۔	مطبوعہ	ستمبر ۲۰۱۱ء
۴۱۔	مطبوعہ	اگست ۲۰۱۲ء
۴۲۔	مطبوعہ	جولائی ۲۰۰۴ء
۴۳۔	مطبوعہ	جولائی ۲۰۱۵ء
۴۴۔	مطبوعہ	دسمبر ۲۰۱۶ء
۴۵۔	مطبوعہ	دسمبر ۲۰۱۷ء

دوسرا باب

نعت رنگ کے اداریوں کے تنقیدی عناصر کا جائزہ

شمارہ وار مطالعات

نعت رنگ کے اداریوں میں تنقیدی عناصر

نعتِ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اُردو شاعری کی وہ معروف اور محبوب صنف ہے جس میں پیغمبرِ اسلام حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مدح کی جاتی ہے ۔یہ صنف بنیادی طور پر عقیدت نگاری پر مشتمل شاعری (Devotional Poetry)، کی ایک قسم ہے جو ذوقِ مدیح کے انسانی رویّوں کا اظہار ہے۔

نعت کی صنف کا موضوع بہت وسیع ہے ۔حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حیاتِ مبارکہ، آپ کے فرمودات، پیغام، آپ کے فضائلِ حمیدہ، مشاغلِ مبارکہ سے لے کر آپ کی شخصیت و کردار اور زمانہ و شہر (مدینہ منورہ)، کے ہزاروں متناسبات بھی اس صنف میں اظہار پذیر ہوتے ہیں۔اِس کے ساتھ ساتھ نعت کو شاعروں نے آنحضرت سے اپنی عقیدت و محبت اور شیفتگی و جاں سپاری کے جذبات و محسوسات کو بھی خوبصورت اُسلوبیاتی قرینوں سے نعت کا حصّہ بنایا ہے۔

''نعت رنگ''، اُردو زبان کا پہلا ادبی مجلّہ ہے، جس نے اُس صنف کے حوالے سے تنقیدی و تحقیقی مواد کی جمع آوری کا اہتمام کیا اور ناقدین کے لیے ایک ایسا فورم مہیا کیا جہاں وہ نعت کے حوالے سے اپنے خیالات کا اظہار کر سکیں۔اِس کے مدیر صبیح رحمانی نے اپنی مجلسِ مشاورت اور رفقائے کار کے تعاون سے نعت رنگ کے چھبیس سے زائد موقر شمارے نکالے جنھوں نے تخلیقِ نعت کے کام ہی کو آگے نہیں بڑھایا تنقیدِ نعت کے حوالے سے بھی گراں قدر خدمات سرانجام دیں۔اِس موقر رسالے کے ذریعے اُردو میں پہلی بار نعتیہ میلانات اور رجحانات کو ادبیاتِ عالیہ کے اعلیٰ تنقیدی معیارات کے تناظر میں دیکھا گیا۔یوں نعتیہ تنقیدات کا ایک رجحان ساز دَور شروع ہُوا جس کے اثرات گزشتہ دو عشروں کی نعت میں دیکھے جاسکتے ہیں۔

اُردو نعت کا آغاز اُردو زبان کے ساتھ ہی ہو گیا تھا۔گزشتہ پانچ چھ صدیوں میں اُردو نعت کے قدیم نمونوں سے عصرِ حاضر تک اِس صنف نے ارتقا کی کئی منازل طے کیں۔مسلمان شاعروں کے ساتھ غیر مسلم شعرائے کرام نے بھی اس صنف میں نمایاں اضافے کیے۔گزشتہ پانچ چھ عشروں میں جامعات کی سطح پر نعت کے حوالے سے تنقیدی و تحقیقی کام کا آغاز بھی ہُوا اور آج اِس حوالے سے کئی وقیع کام مطبوعہ صورت میں بھی نظر آتے ہیں۔

رسائل وجرائد، ادب کے تسلسل کے ضامن ہوتے ہیں اور وقت کے ساتھ شعر و ادب میں رُونما ہونے والی تبدیلیوں کا جائزہ بھی لیتے رہتے ہیں۔اُردو میں اگر چہ ادبی رسائل کی تاریخ قریباً ڈیڑھ صدی پر پھیلی ہُوئی ہے اُردو ادب کے فروغ میں اُن رسائل نے بہت معتبر کام کیا ہے۔

نعت کے حوالے سے 'نعت رنگ' پہلا موثر رسالہ ہے جس نے

۱۔ اپنے دائرۂ کار کو صرف نعتِ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے موضوع اور فن تک محدود رکھا ہے۔[البتہ نعت کے ذیل میں حمدِ باری تعالیٰ، منقبتِ صحابہ، سیرت اور اسلامی تاریخ وتہذیب سے متعلقہ ایسے مضامین بھی کبھی کبھار شائع ہوتے رہے ہیں جن کا تعلق بلواسطہ یا بلا واسطہ نعت کی صنف اور عقیدت نگاری کے ذیلی اور ضمنی موضوعات سے بھی ہوتا ہے]۔

۲۔ نعت رنگ میں نعتیہ کتابوں سے تبصرے سے مضامین ومقالہ جات کی پیش کش تک میں ادبی وفنی معیارات اور قرینوں کو ملحوظ رکھا جاتا ہے۔

۳۔ مذہبی مسالک کی فکری تنگنا سے نکل کر اس رسالے میں تخلیقی نعت اور اعلیٰ شعری قرینوں پر مشتمل نعتیہ تنقیدات کا بغور خاص خیال رکھا گیا ہے اور عقیدے سے گہری وابستگی کے ساتھ ایک شائستہ قرینے سے ہمہ مسلکی رواداری کا احترام کیا جاتا ہے۔

نعت رنگ کے گزشتہ بیسوؤں شماروں میں بکثرت حمد ونعت کے مضامین ومقالہ جات پر مشتمل اعلیٰ ادبی نعت پارے نظر آتے ہیں جو اس موثر جریدے کی اعلیٰ تنقیدی وتحقیقی کارکردگی کا ثبوت ہے ۔اس باب میں ہم نعت رنگ کے چند اہم مختلف شماروں میں چھپنے والے اداریوں کا جائزہ لیں گے اور نعت کے حوالے سے اُن میں تحقیقی اور تنقیدی مسائل پر روشنی ڈالیں گے۔

نعت رنگ کا آغاز اُردو کی مجلاتی صحافت میں ایک نئے انداز اور مقصد اعلان نامہ تھا جیسا کہ اس کے مرتب اور مدیر صبیح رحمانی نے اس کے پہلے شمارے کے ابتدائیہ میں اظہار کیا ہے۔

"'نعت رنگ' پیش خدمت ہے۔
فروغ نعت کے اس عہد زریں میں
یہ کوئی بڑا کارنامہ نہیں
لیکن نعت نگاری کی طرف رجوع عام کے اس اہم دور میں
نعت کو رطب ویابس اور شعراء کے غیر محتاط رویوں سے

محفوظ رکھنے کی پہلی سنجیدہ اور با قاعدہ کوشش ضرور ہے
اس ''کتابی سلسلے'' میں موضوعات نعت کی ایک ایسی دھنک پھیلی ہوئی ہے
جو کئی رنگوں کے امتزاج کی مظہر ہے
یہ رنگ تحقیق و تنقید کی دھوپ سے کشید کئے گئے ہیں
یہ رنگ عصر حاضر کے نعتیہ منظر نامے سے چنے گئے ہیں
یہ رنگ شعراء کے گل ہائے عقیدت سے جمع کئے گئے ہیں
امید ہے یہ رنگ
آپ کی آنکھوں کے سامنے ایک ایسی روحانی فضا تصویر کرنے میں کامیاب ہوں گے
جو آپ کے دل کو نور اور دماغ کو سرور عطا کرے گی۔
میں ''نعت'' میں اپنی عقیدت کا رنگ بھرنے والے ہر قلم کار اور تمام مشتہرین کا شکر
گزار ہوں اور دھڑ کتے دل کے ساتھ آپ کی رائے کا منتظر بھی۔۔۔۔''(۱)

اس ابتدایئے کا انداز تحریر نثری نظم کی طرح ہے، جو اسے رسالے کے عمومی طرز تحریر سے جدا گانہ ٹھہراتا ہے جیسا کہ ہم ابتدایئے کے مندرجات پر نظر دوڑاتے ہیں تو ہمیں اندازہ ہوتا ہے کہ نعت رنگ کے پہلے شمارے کے پہلے صفحے ہی سے اس کے اغراض و مقاصد کی نشاندہی کر دی گئی ہے۔

اگر چہ نعت رنگ سے پیشتر اُردو رسائل کی تاریخ میں کئی رسالوں کے نعت نمبر بھی شائع ہو چکے تھے اور اُردو کے دیگر علمی و ادبی اور دینی و مذہبی رسائل میں صنفِ نعت کے فکر و فن پر متعدد مضامین بھی شائع ہو چکے تھے۔ نیز نعت نگاروں اور ان کے نعتیہ مجموعوں پر گاہے گاہے مضامین اور تبصرے بھی ملتے تھے مگر نعت کو با قاعدہ تنقیدی تحقیقی مطالعے کے لئے وقف کرنے کا عزاز نعت رنگ ہی کو جاتا ہے۔ نعت رنگ کے اب تک ۲۷ شمارے شائع ہو چکے ہیں۔ جن میں کئی مضامین فکری اور فنی طور پر نعت کی صنف سے اس تسلسل کے ساتھ منسلک نظر آتے ہیں کہ اگر یہ کہا جائے کہ اُردو کی مجلّاتی صحافت میں نعت رنگ ایک رسالہ ہی نہیں ایک با قاعدہ تحریک کی صورت اختیار کر چکا ہے۔ تو یہ بے جا نہ ہوگا۔ نعت رنگ کے مختلف شماروں میں اس صنف کے حوالے سے جو کچھ لکھا گیا۔ اس کے کچھ اقتباسات ذیل میں درج کئے جاتے ہیں تا کہ اُردو رسائل کی مجلّاتی صحافت میں نعت رنگ کا کردار واضح ہو سکے۔

نعت رنگ کے اداریوں میں تنقیدی عناصر کے حوالے سے چند اداریے ملاحظہ ہوں۔

گفتنی

''اب تک جو مضامین آپ کی نظر سے گزرے ان میں نعتیہ ادب میں تنقید کی اہمیت پر روشنی ڈالی گئی تھی ۔اب جو دو مضامین پیش کئے جا رہے ہیں ان میں عملی تنقید (PRACTICAL CRITICISM) ہے ۔ یہ مضامین محض تحسین نعت پر مبنی نہیں ہیں کیونکہ اردو نعتیہ ادب میں نعت کی تحسین (APPRECIATION) کا پہلو کسی بھی اعتبار سے تشنہ نہیں رہا ہے ۔البتہ رویّوں کے اظہار کی روایت کے نشانات بڑے دھندلے ہیں ۔سو مذکورہ مضامین اس روایت کے احیاء کی پُرخلوص کوشش کا حصہ ہیں ۔

امید ہے کہ اہل فکر ونظر اس صحت مند تنقیدی سلسلے کو سراہیں گے ۔مسئلہ ابلاغ (COMMUNICATION) کا ہے ۔تاہم خلوص کی زبان کا کوئی خاص لہجہ نہیں ہوتا ہے ۔ اس کا ابلاغ بہر حال ہو جاتا ہے ۔نعتیہ ادب میں توانا رجحانات کے فروغ ،صحت مند روایات کی ترویج اور موضوع کی تقدیس کے خدوخال اجاگر کرنے کے لئے تنقید ناگزیر ہے ۔بااین ہمہ، تحسین ،تعبیر اور تفہیم شعر خالصتاً ذوقی معاملہ ہے ۔اس لئے شعری پسندیدگی کے زاویے مختلف ہو سکتے ہیں ۔لیکن شریعت کے معیارات کی پاسداری ہر حال میں ضروری ہے ۔زبان بھی کچھ قواعد کی پابند ہوتی ہے اس لئے یہ پہلو بھی توجہ طلب ہے ۔موضوع کی رفعت اور عربوں کی لسانی دانش کے تناظر میں ان باتوں کی اہمیت اور بھی بڑھ جاتی ہے ۔اس ضمن میں اتفاق یا اختلاف دونوں قسم کی آراء ہمارے لئے قابل احترام ہوں گی ۔ہمیں آپ کی رائے کا بے چینی سے انتظار رہے گا۔'' (۲)

چونکہ اس مضمون کا اطلاق صرف ذات محبوب خداﷺ پر ہی ہو سکتا تھا ۔لہٰذا اہلِ دل حضرات اسے نعت ہی کے حوالے سے قبول کرتے ہیں ۔ یہ بات واضح ہوگئی کہ اگر امراؤ سلاطین کی شان میں لکھے گئے قصائد میں کوئی شعر ایسا ہوگا جو رفعت معانی کے اعتبار سے ذات رسالت مابﷺ کے سوا کسی اور کو زیب نہیں دیتا ہو تو نعتیہ شعر کی حیثیت ہی سے قبول کیا جائے گا اس کے برعکس اگر کسی نعت میں شامل کوئی شعر عامیانہ مضامین پر مبنی ہوگا تو اسے معنی کی پستی کی وجہ سے نعتیہ شعر کی حیثیت حاصل نہ ہوگی ۔

اردو نعتیہ شاعری کے حوالے سے نعت نگاری میں ذم کے پہلو ایسا دقیق و وسیع موضوع ہے جو ایک ضخیم کتاب کا متقاضی ہے ہم نے اسے موضوع کی جانب دَورِ حاضر کے

نعت کو حضرات کی توجہ مبذول کرانے کے لئے اس مختصر سی تحریر میں صرف چند مثالوں پر اکتفا کیا ہے اور اب اس دعا کے ساتھ ہم اسے مکمل کرتے ہیں۔

مدحت شاہ دو عالم کا سلیقہ دیدے
میرے مالک ہمیں جبرئیل کا لہجہ دیدے

آمین

''بیشک اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت سے روح الامین علیہ السلام کے ذریعہ حضرت حسان بن ثابتؓ کی تائید فرما کر انہیں نعت گوئی کی مثالی صلاحیت عطا فرمائی۔''(۳)

ان حقائق وشواہد، آثار وواقعات کو مدنظر رکھتے ہوئے اس بات کا اندازہ کرنا کچھ مشکل نہیں کہ نعت گوئی کتنا نازک فن ہے اور مدح رسولؐ کے لئے زبان کی صحت اور اسلوب بیان کی متانت کتنی ضروری ہے۔اس کے باوجود چونکہ سید الناس و رسول الثقلینؐ کے ذکر کو بلند کرنا خود خالق کائنات کی منشاء ہے۔اس لئے یہ ممکن ہی نہیں کہ نعت نبیؐ صرف عربی زبان تک محدود رہتی۔جذبہ نعت گوئی کو تو ہر منطقے ہر وطن، ہر براعظم، ہر ملک اور ہر قریہ وشہر میں دور و نزدیک پھیلنا ہے۔پھر صرف انسانی دنیا میں ہی نہیں بلکہ قیامت تک دنیا میں آنے والے جنات میں رواج پانا ہے۔اس لئے نعت نبیؐ تو ہر زبان، ہر لہجے اور ہر اسلوب میں لکھی جاتی رہی ہے اور لکھی جاتی رہے گی، تاہم جو شعراء نعت نگاری کو اپنا وظیفہ بنائیں، ان کے لئے ضروری ہے کہ زبان کی صحت، بیان کی متانت، واقعات کی سند اور سیرت وشمائل رسولؐ کی عظمت کا خیال رکھتے ہوئے نعت لکھیں۔اس طرح کہ زبان کے مروجہ اور معروف اصولوں سے انحراف بھی نہ ہو اور شعریت کا خون بھی نہ ہو۔ویسے تو نعت صرف شعر ہی میں نہیں نثر بھی لکھی جاتی ہے اور نہ صرف خود شاعری بھی اوزان وبحور کی پابند نہیں ہوتی۔نثری شاعری بھی ہوتی ہے۔یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ عرب فصحاء کے نزدیک شاعری وزن اور بحر کی قید سے آزاد صرف حسن بیان پر بنی مبنی ہوسکتی تھی۔غالباً یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم کی آیات سن کر عربوں نے حضور ﷺ پر شعر گوئی کی تہمت لگائی تھی اور اللہ تعالیٰ نے ان کے اس خیال کو اس طرح ردّ فرمایا تھا کہ:

''ہم نے ان (پیغمبرؐ) کو شعر گوئی نہیں سکھائی اور نہ وہ ان کو شایاں ہے۔یہ تو محض نصیحت اور صاف صاف قرآن (پر از حکمت) ہے۔''(۴)

شعر خیال کے جمالیاتی اظہار کو کہتے ہیں جس سے احساس کے تار چھڑے جاسکیں۔اس حقیقت سے عرب صدیوں پہلے سے آگاہ تھے۔شعر کے جمالیاتی ادراک اور عربوں کی لسانی دانش اور حساسیت کے حوالے سے جب ہم نعتیہ شاعری کے بنیادی عناصر پر غور کریں تو نعت کو شعراء پر عائد ہونے والی ذمہ داریوں کا خاکہ بنانے سے قبل ہمیں نعت گوئی کو عمومی شاعری سے ممیز کرنے کیلئے نعتیہ شاعری اور عمومی شاعری کے درمیان خط امتیاز کھینچنا ہوگا۔

O عام شاعر پر تو خیال کے سحر کارانہ اظہار ہی کی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ لیکن ___ نعت گو شاعر کو زبان و بیان میں احساس جمال پیدا کرنے کے ساتھ ساتھ موضوع شاعری کا تقدس بھی برقرار رکھنا ہوتا ہے۔

O عام شاعری کا دارومدار تخئیل اور زبان پر ہے تو نعتیہ شاعری میں محض تخئیل اور زبان پر انحصار کافی نہیں اس کے لئے مقصد و منشائے رسالت اور مقام محمدیؐ کا ادراک بھی ضروری ہے۔

O عام شاعری میں صرف تخیل کی رہنمائی کافی ہے لیکن نعتیہ شاعری میں علم دین اور اخبار آثار کو قصداً رہنما بنانا پڑتا ہے۔

O عام شاعری کا محبوب خیالی بھی ہو سکتا ہے اس لئے اس کا بیان کسی بھی انداز سے کیا جا سکتا ہے جبکہ نعتیہ شاعری کا محبوب زندہ جاوید ہے اور محبوب کی محبت ہر مسلمان شاعر کا جز و ایمان ہے۔ یہ پہلو بھی شاعر کے ذہن سے کسی لمحہ محو نہیں ہونا چاہیے۔

O شاعری کے روایتی محبوب کو عاشق صرف اپنے لئے مخصوص کرنا چاہتا ہے اور اپنے محبوب سے قریب ہونے والے ہر شخص کو رقیب سمجھتا ہے۔ روایتی محبوب خود عاشق (شاعر) کے علاوہ کسی اور طرف ملتفت ہو تو عاشق اس کو ''جفا پیشہ'' اور ''تغافل شعار'' کہہ کر دل کے پھپھولے پھوڑتا ہے۔۔۔۔ اس کے برعکس نعت گو شاعر اپنے محبوبؐ کے تمام عشاق کو جمع کر کے اپنے محبوب کی تعریف و توصیف کرنا چاہتا ہے۔ اور اس کی خواہش ہوتی ہے کہ محبت کی جو چوٹ اس کے دل کو لگی ہے اس کا مزہ دنیا کے سب انسانوں کو آجائے اور وہ سب بھی نعت گو شاعر کے محبوبؐ کے پروانوں میں جوق در جوق شامل ہو جائیں۔ یہی سنت اللہ ہے اللہ نے بھی نبیؐ پر درود بھیجنے کے عمل میں اپنے ساتھ فرشتوں کو شامل فرمایا ہے۔ اور تمام ایمان والوں کو نبیؐ پر درود بھیجنے کا حکم دیا ہے۔

''عمومی شاعری (General Poetry) اور نعتیہ شاعری کے اس تقابلی پس منظر میں نعتیہ شاعری کی جو حدود متعین ہوتی ہے ان کا اجمالی خاکہ کچھ اس طرح بنتا ہے کہ ___ زبان فصاحت، بیان متانت، اظہار ادراک اور تفہیم کار نبوت کا نمائندہ ہو اور

مقصدِ اظہار ترویج منشائے رب العزت ،تبلیغ دین متین اور دفاع ناموسِ رسالت ٹھہرے
اور مجموعی تاثر اتباع محبوب رب اللعالمینؐ کے جذبوں کو بیدار کرنے والا ہو"(۵)

روز اول ہی سے اُردو کی مجلاتی صحافت میں نعت رنگ ایک بالکل مختلف طرز کا حامل رسالہ ہے۔جس نے اپنے آغازِ سفر ہی میں نہ صرف یہ کہ اپنے آپ کو اُردو شاعری کی ایک اہم صنف نعت سے وابستہ کرلیا بلکہ شروع ہی سے اس صنف کو جسے کئی ناقدین موضوع محض ہی سے تعبیر کرتے تھے۔ایک با قاعدہ فن کا درجہ دینے کے لئے نعت سے متعلقہ فنی حدود قیود کی نشاندہی بھی کردی۔اگر نعت رنگ کے تمام اداریوں کا باریک بینی سے جائزہ لیا جائے تو اندازہ ہوگا کہ نعت کی تخلیقی ،تدوینی ،تنقیدی اور تحقیقی خدمات میں اس رسالے نے کتنی گراں قدر خدمات سرانجام دی ہیں۔اس نے اب تک کم بیش دس ہزار کے قریب صفحات پر مشتمل مواد کے ذریعے سے اس صنف کو با قاعدہ فنی درجے تک پہنچانے کے لئے جو گراں قدر مساعی کی ہے اس کا اندازہ اس کے شمارہ نمبر ۲۲ کے اس اداریے سے ہوتا ہے جو اس شمارے کے مہمان مدیر کے طور پر لکھتے ہیں

بقول ڈاکٹر ریاض مجید :

"میر تقی میر کا معروف شعر ہے:

کیا تھا شعر کو پردہ سخن کا
سو ٹھہرا ہے یہی اب فن ہمارا

بات کو "شعر" اور "سخن" کو "فن" کے درجے تک لے جانا ہی وہ عمل ہے جو لفظوں کے اندر، جذبے کی گرمی اور تاثیر کا جادو بھر دیتا ہے۔یہ پُراسرار عمل لفظوں کو گویا کرتا ہے، جب کوئی ماہرِ فن خونِ جگر سے اپنے جذبوں کو آمیز کر کے کاغذ پہ اُتارتا ہے تو نہ صرف یہ کہ اس کی تحریر میں سوز و سرور کا اضافہ ہوجاتا ہے بلکہ اس کی تاثیر بھی دوام آشنا ہوجاتی ہے۔علامہ اقبال کا یہ مصرع:

معجزہ فن کی ہے خونِ جگر سے نمود

اس حقیقت کی نشان دہی کرتا ہے۔

اردو زبان میں نعتِ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آغاز ہی سے ہمارے شاعروں کا پسندیدہ موضوع رہی ہے۔مختلف زبانوں اور علاقوں کے شاعروں نے اپنے اپنے طور پر اس موضوع کو فن بنانے کے لئے مقدور بھر کوشش کی ہیں،لیکن جیسا کہ فارسی کا مشہور ضرب المثل مصرع ہے:

کارِ دُنیا کسے تمام نہ کرد

اپنی تمام تر صلاحیتوں کے اظہار اور فنّی استعداد کے استعمال کے باوجود نعت گوئی اور ثناگری کا فن ہر زمانے میں اپنے تشکیلی مراحل میں رہے گا۔ یہ ہر دور میں تکمیل روضرور رہا ہے مگر اسے فکری کمال اور فنّی معراج تک پہنچانے کا دعویٰ کبھی کسی نے نہیں کیا۔کوئی یہ دعویٰ کر بھی نہیں سکتا اور نہ کسی کو یہ دعویٰ زیب دیتا ہے۔اسی حوالے سے مرزا غالب نے کیا خوبصورت اور حقیقت زا مقطع لکھا ہے:

غالب ثنائے خواجہؐ بہ یزداں گزاشتیم

کآں ذاتِ پاک مرتبہ دانِ محمد است

نعت کے باب میں اظہارِ عجز کے باوجود ہر نعت نگار کی یہ کوشش رہی ہے کہ وہ اپنے مطالعے، مشاہدے اور محسوسات سے حاصل ہونے والے نتائج، تجربے، زبان وبیان کی بہترین صلاحیتوں سے ،اپنی نعت گوئی کے تخلیقی ماحول کو پُرتاثیر بنانے کی کوشش کرے اور نعت نگاری کے فکری وفنّی پہلوؤں کو ہر زاویے سے نکھارنے اور سنوارنے کے لئے نہ صرف تخلیقی صلاحیت اور دستیاب لسانی واسلوبیاتی وسائل کو پوری توجہ اور اخلاص سے بروئے کار لانے کی کوشش کرے بلکہ اپنی سعی مشکور خواہ سے اپنے نعت پارے کو معجزۂ فن بنادے ۔مگر ایسا ہُوا کم کم ہے، ہماری نعت میں زیادہ تر رسمی تذکارِ سیرت وروایتی اظہارِ محبت کی تکرار محسوس ہوتی ہے۔

تذکارِ سیرت اور اس کی تکرار بھی ایک مبارک وظیفہ ہے۔اِس کے اثرات و برکات بعض صورتوں میں نعت خوانی اور نعت گوئی سے بھی زیادہ مسلم ،موثر اور یقینی ہیں کہ تذکار میں سادگی اور اخلاق زیادہ ہوتا ہے،فن کی طرف آنے میں جو محنت ومہارت ضروری ہوتی ہے اس میں بعض اوقات ان سچے جذبوں (سادگی اور اخلاص)، میں نام و نمود کے عناصر بھی غیر محسوس اور غیر اِرادی طور پر شامل ہو جاتے ہیں جو بہر حال نہ پسند ہوتے ہیں اور ان کے نتائج اتنے موثر ہوتے ہیں جتنے اخلاص سرشت ان اورِدو مشاغل کے ہوتے ہیں جنہیں سادگی سے ادا کیا جائے۔

کچھ باتیں اس لئے نہیں کی جاتیں کہ وہ ہوتی نہیں بلکہ اس لئے بھی کی جاتی

ہیں کہ وہ ہماری توجہ میں رہیں اور سننے والوں کے ساتھ کہنے والا بھی ان کو دھراتا رہے۔ہم سب نعت نگاروں کو یقیناً یہ خواہش ہے کہ ہم نعت کے فن میں بہتر سے بہتر تخلیقی کارکردگی کا مظاہرہ کریں اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت وعقیدت کے ہر اظہاریے کو'معجزۂ فن' کے کمال تک لے جائیں مگر اس 'خواہش' کے حصول کے لئے ہم میں سے کئی شاعروں کے ہاں اس کے مطابق کوشش نظر نہیں آتی۔اس ضمن میں ہم سے غیر محسوس طور پر ایک کوتاہی ہو رہی ہے۔مجھے اخبارات ورسائل میں چھپنے والی کئی نعتوں میں کہیں کہیں غیر ارادی طور پر ہی سہی، روا رکھے جانے والے ایک سرسری پن کا احساس ہمیشہ رُلاتا ہے۔

نعت کے فن پر ملنے والے تنقیدی جملوں، مضمونوں، مقالوں اور تأثرات سے شروع ہی میں اس بات کو بہ تکرار بیان کیا جاتا رہا ہے کہ نعت محض ایک موضوع نہیں ایک فنی کل (whole) ہے۔ایک ایسی تخلیقی اور نامیاتی وحدت، جس میں خیال، لفظ، اسلوب، ہیئت آہنگ اور دوسرے اسلوبیاتی وسائل اور شعری محاسن، ایک موثر فنی اکائی کی طرح تخلیق یاب ہوتے ہیں۔نعتِ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مرکزی محوری موضوع آپ کی ذاتِ گرامی سے محبت کا اظہار اور آپ کی شخصیتِ ستودہ صفات کا تذکار ہے۔ اس موضوع سے ہزروں مضامین نے جنم لیا۔آپؐ کے پیغام، اسلامی شعائر، دینی اقدار بھی کچھ نعت کے فکری نظام کا حصہ نہیں بنے اور اس کے ساتھ انفرادی اور اجتماعی طور پر اُمتِ مسلمہ کے افراد اور مملکتوں کو درپیش امور وسائل بھی شعری قرینے اور تخلیقی انداز سے نعت کے مضامین میں شامل ہوتے گئے،خصوصاً حصولِ ثواب اور برکت طلبی کے جذبے کے ساتھ ساتھ مشکلات وآلام اور مصائب وآشوب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات والاتبار سے استغاثہ اور استمداد کے موضوعات بھی عقیدت کے اس اظہار اور سیرتِ طیبہ کے اس تذکار میں شامل ہوتے گئے۔

ورڈزورتھ نے شاعری کو تمام علمِ انسانی کی جان اور اس کی لطیف ترین روح سے تعبیر کیا ہے۔نعت کی شاعری اہلِ ایمان کے لئے اس سے بھی آگے کی چیز ہے کہ انسانی علوم کے ماحصل کا تخلیقی اظہار اپنے لطیف ترین تلازمات کے ساتھ جملہ فکری

فنّی محاسن سے آمیز ہو کر اس صنف میں ظہور کرنے کے جتنے امکانات رکھتا ہے دوسری اضاف میں نہیں۔ ایسا اکثر نہ ہو، مگر عربی، فارسی اور اردو کے علاوہ پاکستان کی دوسری زبانوں میں کہیں کہیں ایسے نمونے ضرور مل جاتے ہیں جو ان امکانات کا راستہ سجھاتے ہیں۔ علامہ اقبال کی معروف نعتیہ نظم ''ذوق وشوق''، ایسے امکانی اور (ادبیاتِ عالیہ کے حوالے سے)، آفاقی عناصر سے لبریز ہے جس میں جذبات وعقیدت کے ساتھ تہذیبی، تمدنی اور تاریخی حوالوں کی لَو جھلکتی ہے۔ اس نظم کی عمدہ ڈرافٹنگ ،بندوار فکری محاسن، ٹیپ کے (بارِدیف) اشعار کی بلیغ معنی آفرینی جو اوپر کے (غیر مردف) اشعار کے سلسلہ ہائے خیالات کو مربوط اور منضبط (sizeable) کرتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ نظم کا مخصوص آہنگ (مفتعلن مفاعلن مفتعلن مفاعلن) جس میں مسجدِ قرطبہ کے (مفتعلن فاعلن مفتعلن فاعلن) کے جلالی آہنگ کے برعکس! جمالی پہلو نمایاں ہے۔ ''ذوق وشوق'' کو معجزۂ فن کے درجہ پر فائز کر دیتا ہے۔

علامہ اقبال ہی کی نعتیہ عناصر پر مشتمل نظموں میں ''حضور رسالت مآبؐ میں'' اپنے ڈرامائی اسلوب اور مکالماتی انداز کی حامل ایسی نظم ہے جو مختصر ہوتے ہوئے اپنی معنویت اور تکنیک کے لحاظ سے بہت موثر نظم ہے۔ خصوصاً اس کا آخری شعر جس میں نظم کی بلیغ تہ داریت کو جذباتی تحرک (emotional vibration) کی عمدہ مثال ہے جو اپنے استعاراتی بہاؤ اور تلازماتی وسعت میں قاری کو اُمتِ مسلمہ کے ایک اہم تاریخی منظرنامے میں لے جاتی ہے۔

جھلکتی ہے تری اُمت کی آبرو اس میں
طرابلس کے شہیدوں کا ہے لہو اس میں

طرابلس کے مکانی ماحول سے ''حضور رسالت مآبؐ'' کی ماورائے زمانہ تک وسیع فضا تک میں جہاں اقبال یہ مکالمہ کر رہے ہیں، ایک جہانِ محسوسات پھیلا ہوا ہے، جس کی معنویت یک سطحی (Flat) انداز کی نہیں، تلازمہ در تلازمہ بلیغ تہہ داریت کی حامل ہے۔ یہ نعتیہ نظم مختصر ہونے کے باوجود اپنے فکری فنّی محاسن اور سیاسی و تاریخی تلازموں کی اہمیت کے سبب ایک جداگانہ مضمون کی متقاضی ہے۔

علامہ اقبال کی یہ نظم اُردو نعتیہ شاعری کے تخلیقی تناظر میں بلا شبہ ایک عمدہ اور مثالی نظم (Vintage poem) ہے جس کا مطالعہ، نعت کے قاری کو مدّتوں ایک تمجیدی اداسی (celestial pathos) میں محصور رکھتا ہے۔ دیکھیے اقبال نعت کے موضوع کو فن کے کس مقام پر لے گئے ہیں؟

یہ ایک حقیقت ہے کہ انسان مادّی طور پر بہت ترقی کرنے کے باوجود بھی نہ اپنی مرضی سے کوئی شے یا خیال سوچ سکتا ہے اور نہ ہی اپنی سوچوں کے خدوخال میں حسبِ خواہش کوئی ردوبدل کرسکتا ہے۔ یہ ایک جبلی اور نفسیاتی جبر ہے کہ وہ وہی کچھ سوچ سکتا ہے جو سوچ رہا ہوتا ہے۔ جس طرح کا مزاج اور ذہنی استعداد اسے قدرت کی طرف سے عطا ہوتی ہے، اس کے فکروفن کا سارا سفر اِسی عطاشُدہ تخلیقی واسلوبیاتی وسائل کے دائرے میں طے ہوتا ہے۔ علامہ اقبال جیسے بڑے شاعروں اور فن کاروں کا فن عطائے خُداوندی میں شمار ہوتا ہے، محسوسات اور اظہار کے جس مقام پر اقبال کھڑے ہیں وہ ہر شاعر کے بس کی بات نہیں۔ مگر یہ بات بھی درست ہے کہ ریاضت، مہارت، زبان وبیان کے محاسن کے حصول کے لئے مسلسل تگ ودو اور فکروفن میں تازہ کاری کیلئے کوشاں رہنے کا اپنا صلہ اور اجر ہے، جو تخلیق کو نکھارتا اور اظہار کو تھوڑا سا سنوارتا ضرور ہے۔ میرزا سوؔدا کے لفظوں میں پتھر کو صقیل کرنے سے پتھر زیادہ سے زیادہ آئینہ بن جائے گا مگر جوہر یا موتی نہیں کہ اس کی اصل اس کی فطرت سے وابستہ ہوتی ہے۔ وہ کہتے ہیں:

ہُنر سے دُور ہے بد اصل کی فطرت کہ آئینہ
خمیرِ سنگ سے بنتا ہے تو جوہر نہیں ہوتا

نعت کے باب میں ہمیں کس انداز سے کوشاں ہونا چاہئے؟ اس کے لئے کوئی باقاعدہ نظامِ تخلیق تو وضع نہیں کیا جاسکتا۔ ہر نعت نگار کا اسلوب اور تخلیقی استعداد دوسرے سے مختلف ہوتی ہے مگر یہ بات کبھی کبھار اُداس کرتی ہے کہ نعت کے معاصر منظرنامے میں کئی نعت ایک جیسے موضوعات کے بیانیہ دائرے میں سفر کرتے نظر آتے ہیں۔ خیالات، تراکیب، ردیف وقوافی کی تکرار، بحور واوزان کی یکسانیت نے بہت سی نعتیہ

شاعری کو ایک جیسا کر دیا ہے۔نعت کے فن میں موضوعات ومضامین کی یہ یکسانیت فطری بھی ہوسکتی ہے کہ نعت کا فکری دائرہ جتنا بھی وسیع ہو جائے نعت نگار کا مائل بہ مرکز ہونا اور رہنا اس کا لازمۂ فن ہے۔یہ مرکز وہ نسبتِ طیّبہ ہے جو اس صنف کا سلسلہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تذکارِ مبارک سے جوڑے رکھتی ہے۔مگر یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ آج کی نعت میں سچے تخلیقی تجربوں کی نادرہ کاری کم کم نظر آتی ہے۔

نعتیہ مضامین کے اظہار میں تازہ کاری کے لئے مقدور بھر کوشاں رہنا ہم سب کے لئے ضروری ہے۔تازہ تراکیب، نئے نئے اسمائے مبارکہ کی تخلیق اور تلاش، آہنگ و اوزان کے تجربے، بلیغ اور پُرتاثیر شعری زمینوں کی دریافت، جدید شعری اصناف کو نعتیہ مضامین کے لئے رواج دینے کی کوشش دوسری زبانوں کے نعتیہ کلام کا تعارف وتراجم اور طویل یک کتابی نعتیہ نظموں کی منصوبہ بندی، سیرتِ طیبہ کے تذکارِ مبارک کے ساتھ جدید دور میں امتِ مسلمہ کو درپیش مسائل اوران کے حل کے لئے اس صنف میں ایک پُرتاثیر قرینے سے استغاثہ واستمداد کے مضامین کی آمیزش، ذاتی کردارسازی سے جہاں بانی تک کے پھیلے ہوئے مضامین وموضوعات کو اسلوبیاتی محاسن کے ساتھ نعت سے منسلک رکھنے کی کوشش تخلیقِ نعت کے مراحل میں ہمارے پیشِ نظر رہنی چاہیے۔نعت کی صنف آج ہم سب سے ہمہ جہت توجہ چاہتی ہے۔

محسن کاکوروی، امیر مینائی،مولانا احمد رضا خاں،ظفر علی خاں،علامہ اقبال،حفیظ جالندھری، بہزاد لکھنوی ،حافظ لدھانوی، صوفی محمد افضل فقیر، حفیظ تائب، عبدالعزیز خالد،ابوالخیر کشفی،مظفر وارثی، عاصی کرنالی ___ کیسے کیسے نعت کاروں نے خونِ جگر سے اس صنف کی آبیاری کی ہے۔نعتیہ مضامین کے اظہار کے حوالے سے ان اکابرینِ نعت کے فکروفن کا گہرا اور مستقل مطالعہ ہماری رہنمائی کرسکتا ہے۔

محبت کے جذبے ازلی وابدی ہوتے ہیں۔غیر مبدّل،مگران کا اظہار سچا تخلیقی تجربہ اور تازہ کاری چاہتا ہے کہ اس سے تاثیر میں اضافہ ہوتا ہے۔نعت میں احترامِ رسالت مآب کا جذبہ ہمہ پہلو اور مسلسل توجہ طلب مسئلہ ہے۔نعت کے مضامین وموضوعات کے اظہار میں ترجیحات نظر انداز نہیں ہونی چاہئیں۔جذبے کے انہاک مبارک مگر

جذبۂ اطاعت نژاد اور محبت تقلید سرشت ہونی چاہیے۔عقیدت کا اظہار جس بھی والہانہ پن سے ہو اس کا ڈو راگر عقیدے کو مسخ کر جائے تو یہ ایسی کوشش اور محبت کس کام کی؟ گفتار و کردار اور قول و عمل کے مغائرت کسی شعبۂ حیات میں کبھی بھی پسندیدہ نہیں رہی ۔نعت کے نازک اور مبارک فن میں اچھے ثمرات کیسے پیدا کر سکتی ہے؟

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ ہم سب نعت کاروں کو اخلاص کی نعمت اور تخلیقی نادرہ کاری کی صلاحیت سے نوازے۔آمین!''(۶)

یہاں شمارنمبر ۵ کے اداریے کو بیان کیا گیا ہے

نقشِ اول

''علامہ اقبالؒ نے کہا تھا۔

حیات ذوقِ سفر کے سوا کچھ اور نہیں

حقیقت بھی یہی ہے کہ یہ ذوقِ سفر زندگی کے ارتقاء کا بنیادی سبب ہے۔ایک مرحلے سے دوسرے مرحلے تک۔اور یہ مرحلے کبھی ختم نہیں ہوتے ۔

ٹھہرتا نہیں کاروانِ وجود

اس حقیقت کا عکس زندگی کے ہر شعبے میں دیکھا جا سکتا ہے۔نعت رنگ ''اقلیم نعت'' کے تمام رفقا اور سرپرستوں کی زندگی کا ایک حصہ بن گیا ہے اور آج اس کتابی سلسلے کی پانچویں کتاب آپ کی خدمت میں پیش کرتے ہوئے ہیں یہ احساس ہو رہا ہے کہ کسی ایک مقام رٹھہرنے اور دائرے میں چکر لگانے کے بجائے ہم کچھ نہ کچھ آگے بڑھے ہیں ۔نعت رنگ کا ہر شمارہ ایک قدم ہے اور ہر قدم ہمیں کچھ نہ کچھ آگے لے گیا ہے۔ان اس بات کا فیصلہ آپ ہی کر سکتے ہیں کہ ہمارا یہ احساس اور تاثر صحیح ہے یا نہیں ۔اور اگر صحیح ہے تو کس حد تک۔آپ کے خطوط ہماری راہیں منور کرتے ہیں اور ہم آپ کی تجاویز پر غور کر کے انہیں عمل کے قالب میں ڈھالنے کی کوشش کرتے ہیں۔کسی رسالے یا کتابی سلسلے کی کئی معیار قائم کئے جا سکتے ہیں ہمارے خیال میں اگر کسی کتابی سلسلے کے قاری ،لکھنے والے اور عملہ،ادارت ایک ''برادری'' بن جائیں تو یہ کامیابی کا ایک

واضح اور محکم معیار رہے۔''نعت رنگ'' کے خوش نظر'دقیقہ سنج اور صاحب نظر پڑھنے والے آج دنیا کے ہر براعظم میں موجود ہیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحمت للعالمینی کے تناظر میں ہمیں یقین ہے کہ یہ حلقہ وسیع تر ہوکر جلدی ہی دنیا کے ہر ملک کو اپنے دامن میں لے لے گا اور اس کا اثر نعت رنگ کے مضامین نثر و نظم پر بھی مرتب ہوگا۔

عصر حاضر میں جب نعتیہ شاعری اپنے فن اور اسلوب کے اعتبار سے تخلیقی شاعری کا ایک معتبر رشتہ کرنے کی کوشش کرتے ہوئے نئے موضوعات اور زاویوں پر مقالے اور مضامین شائع کیے ہیں جس سے غور وفکر اور بحث کے نئے دریچے کھل رہے ہیں اور نعت کے ادبی مضامین کو زیادہ اہمیت دی جا رہی ہے۔ہماری خواہش ہے کہ نعت کے اسالیب میں، رفعت،عقیدت اور ادبی محاسن اس طرح یک جا ہو جائی کہ ادب اور زندگی دونوں کے راستے جگمگا اٹھیں نعت رنگ کی تازہ اشاعت نے ہم پر آتش کے اس شعر کے مفاہیم کو زیادہ واضح کردیا ہے۔

سفر ہے شرط مسافر نواز بہتیرے
ہزار ہا شجر سایہ دار راہ میں ہے

لیکن ابھی ہمیں اور مسافر نوازوں کی ضرورت ہے ہم چاہتے ہیں کہ نعت رنگ کی چھوٹ سے ہر دیار روشن ہو اور یہ کام آپ کا بھی ہے۔اشارہ صراحت سے زیادہ بلیغ ہوتا ہے۔

آخر میں ہم اپنے تمام رفقاء، سرپرستوں اور مقالہ نگاروں کے ممنون ہیں کہ ان کے مسلسل تعاون اور توجہ سے نعت رنگ کامیابی کے سفر پر گامزن ہے۔اب اس سعادت کے سفر میں جناب طارق رحمٰن صاحب (مینجنگ ڈائریکٹر فضلی سنز) بھی شامل ہوگئے ہیں ان کا جذبہ اور طباعت واشاعت کے سلسلے میں ان کا تجربہ اور حوصلہ نئی منزلوں کو ہم پر سہل کردے گا (انشاءاللہ)۔''(۷)

صفحہ نمبر ۹ سے آغاز رب رحمٰن ورحیم کے نام سے ثنائے رسول ہاشمی کے بعد صبیح رحمانی کا اداریہ بنام واحوال، درج ہے جس میں جناب صبیح رحمانی نے شمارہ نعت کے آغاز میں آنے والی مشکلوں کا ذکر کیا ہے اور پھر اپنی محبت کا صلہ جو بارگاہ مصطفیٰ سے ملا بتاتے ہوئے اس امر کی وضاحت کرتے ہیں کہ میں نے یہ سفر دو چار آدمیوں کے

ساتھ شروع کیا تھا مگر آج اس شمارے کے پڑھنے والے پاکستان کے علاوہ بھارت،عرب امارات،سعودی عرب، یورپ کے ممالک اور امریکا میں بھی وابستگانِ اردو نعت رنگ کا مطالعہ کرتے ہیں میں صبیح رحمانی کے ان جملوں کو تعلّی نہیں بلکہ تحدیثِ نعت کا اظہار کہوں گا کہ وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ اور اپنے رب کی نعمت کا خوب چرچا کرو۔میرے سامنے ہے۔

حرفِ اوّل:

''کسی بھی رسالے کی زندگی اور صحت کے لئے ضروری ہے کہ اسے اپنے عہد کے ناموراہلِ قلم کا تعاون اور اہلِ علم کی توجہ حاصل ہو اور ''نعت رنگ'' کے گزشتہ پانچ شمارے اس بات کے گواہ ہیں کہ اسے یہ دونوں کامیابیاں حاصل رہی ہیں۔ہمیں عصرِ حاضر کے ممتاز اہلِ قلم کا تعاون حاصل ہے اور انشاءاللہ مزید بہتری کے امکانات پیدا ہوں گے۔''(۸)

نعت رنگ کے سرخیل نامور نعت گوشاعر ادیب ودانشور سید صبیح الدین صبیح رحمانی اپنی بات کے عنوان سے نعت ریسرچ سینٹر انٹرنیشنل کے اتنے قلیل عرصہ میں کیے جانے والے تحقیقی علمی اور تنقیدی کارناموں کا تذکرہ کرتے ہوئے اپنے آئندہ کے بھی کچھ اہداف نذر قارئین کرتے ہیں اور یہ نوید سناتے ہیں کہ پاکسان کی جامعات کے شیوخ نے نعت چیئر کے قیام کو ممکن بنانے کے لئے ان کی اس خواہش کو اپنی سینڈیکیٹ میں پیش کرنے کا بھی عندیہ دے دیا ہے اور امید ظاہر کی ہے کہ قانونی پہلوؤں کا جائزہ لینے کے بعد انشاءاللہ پاکستان کی جامعات میں عاشقان محبوب کبریا ﷺ کی تربیت کے ساتھ ساتھ نعت شناسی کا یہ فریضہ بھی احسن طریقے سے عمل پذیر ہو سکے گا۔

دھنک کے نام سے یہ اداریے دیکھئے:

نعت رنگ کا خوب صورت آغاز ابتدائیہ سے ہوتا ہے جس میں جناب صبیح رحمانی صاحب نے بڑی فصاحت وبلاغت کے ساتھ نعت گوئی پر کام کی بابت آگاہی دی ہے۔وہ فرماتے ہیں کہ نعت درودوسلام کے پیکر شعری کا نام ہے۔سیرت اطہر سے اکتساب شعور کا سب سے بڑا وسیلہ اور اس وسیلہ جلیلہ سے عطا ہونے والی روبنی کا ہر سطح پر اخلاق سی صورت ممکن ہے کہ ہم تاجدار کائنات ﷺ کی ذات اقدس سے قلبی وروحانی روابط کو فروغ دیں اس طرح ہمارے شب وروز کا دامن خیر کی روشنیوں سے بھر سکتا ہے۔

کسی بھی عنون پر مواد کو جمع کرنا بہت ہی دل گردہ کا کام ہے۔اور پھر متن جمع کرنے کے بعد اس کی صحت کے بارے میں بھی جانچ پڑتال ہی ایک اہم مرحلہ ہے مگر صبیح رحمانی صاحب نے اس مشکل کام کو بڑی جانفشانی سے پایہ تکمیل تک پہنچایا ہے اس کے علاوہ ان کا موضوع ہی ایسا ہے کہ جس میں کسی بھی کمی کوتائی کی گنجائش نہیں ہے۔اس پر مستزاد یہ کہ انہوں نے اس کورکنے

میں دیااس سلسلہ وار اقساط کی شکل میں ایک مستقل شمارہ بنا دیا۔اس پر ان کو جتنی بھی مبارک باد دی جائے وہ کم ہے۔

دھنک میں جن نعت گو شعراء کے حوالہ جات اور ان کے بارے میں جو معلومات دی گئی ہیں ان میں ہمارے عہد کے نامور عالم دین، اردو، عربی اور فارسی زبان و ادب پر گہرا عبور رکھنے والے خاندان گولڑہ کے شریف چشم و چراغ حضرت پیر نصیر الدین نصیر گولڑی سرفہرست اور قابل ذکر ہیں۔پیر نصیر الدین شاہ نے اردو کے علاوہ فارسی زبان جو کہ آج کل پاکستان میں خصوصاً ناپید ہے اس کے علاوہ رشید وارثی جو کہ ہمارے عہد کے نعتیہ منظر نامے پر بڑی اہمیت کے حامل ہیں۔انہوں نے نعت گوئی کے موضوع پر کئی زاویوں سے وقیع علمی کانامے سرانجام دیے۔تحقیق وتنقید وتخلیق کے دائروں میں نعتیہ ادب پر ان کے کام کو ادب کا کوئی مورخ کبھی نظر انداز نہیں کر سکے نمونہ کلام ملاحظہ ہو۔

لحد پہ ہوتے ہیں مدحت سرا گل و سبزہ

جو زیر خاک کوئی مدح خوان ہوتا ہے

پاکستان کے علاوہ بھی دیار غیر میں رہنے والے درد دل رکھنے والے اور نعت لکھنے والے شعراء موجود ہیں جن میں سید حنیف اخگر ملیح آبادی قابل ذکر ہیں لیکن اب وہ بھی اس جہان فانی سے جہان عدم کو کوچ کر گئے ہیں خلق مجسم کے نام سے ان کا ایک نعتیہ مجموعہ آیا ہے جس کے بارے میں ڈاکٹر سید ابوالخیر کشفی نے اظہار خیال کرتے ہوئے انہیں بجا طور پر نئی دنیا میں اردو کے زندہ نشان کی حیثیت رکھنے کے ساتھ ساتھ پاکستانی اور اسلامی طرز حیات کی علامت قرار دیا ہے۔نمونہ کلام ملاحظہ ہو۔

دیکھ کر مجھ کو نکیرین کہیں پڑھ کے درود

اس کی پیشانی پہ لکھا ہے غلام ان کا ہے

نعت گوئی ایک ایسا فن ہے جو سرکار دو عالم ﷺ کے ذات اقدس سے خاص طور پر منسلک ہے اور ان کی بعثت سے پہلے اس کا وجود نہیں ملتا اور بحیثیت مسلمان حضور ﷺ کے ساتھ حقیقت ایک ظاہری امر ہے اس کار خیر میں مرد نعت گو شعراء کے علاوہ ایسی خواتین بھی شامل ہیں جنہوں نے اس میدان میں اپنا لوہا منوایا ہے جن میں نور بانو محجوب سرفہرست ہیں۔ان کی تصنیف جو کہ خیر البشر کے نام سے شائع ہوئی ہے اور یہ نعتیہ شاعری میں ایک اہم اضافہ ہے اور اس میں شامل ان کا نعتیہ کلام عصر حاضر کی خواتین نعت نگاروں میں ان کے مقام و مرتبہ کو بخوبی ظاہر کرتا ہے نور بانو محجوب کی شہرت کا بڑا حوالہ ان کی افسانہ نگاری ہے۔وہ نور بانو محجوب سیتاپوری کے نام سے قیام پاکستان سے قبل بھی افسانے لکھتی رہیں نمونہ کلام ملاحظہ ہو۔

میرے اعمال بد کی انتہا گر ہو چکی تو بھی

کریم بے بدل اپنے کرم کی انتہا کر دے

ابتدائیہ:

نعت رنگ کے اس پیش خدمت شمارے مدیر سب سے پہلے اپنے اشاعتی شمارے کی تاخیر پر قارئین سے معذرت طلب کرتے ہیں اور پھر اس کتاب کو لکھنے کے سلسلے میں پیش آنے والی مشکلات کا ذکر کرتے ہوئے اپنے حق میں آسانی کی دعا کرتے ہیں۔ وہ یہ بھی لکھتے ہیں کہ میرے بہت سے دوستوں نے اس شمارے کی تاخیر پر برہمی کے اظہار کے ساتھ اس میں تنوّع اور تازگی لانے پر بھی زور دیا ہے۔ دراصل ہمارے نعتیہ ادب پر نثری سرمائے کی سخت کمی ہے۔ اس لئے جب وہ کسی موضوع پر قلم اٹھاتے ہیں تو اس میں تاریخی تناظر کے حوالے سے ضرور شامل کرتے ہیں۔ جس کی وجہ سے تحریر میں تکرار واضح طور پر محسوس کیا جا سکتا ہے۔ اس لئے صرف اپنے موضوع کے حوالے سے بات کریں اور تمہید سے پرہیز کریں۔

یہاں وہ ایک اور تشنگی کا ذکر کرتے ہیں کہ نعت کے موضوعات میں تنوّع کی سخت ضرورت ہے اس سلسلے میں مذاکروں سے مدد مل سکتی ہے۔ اس سلسلے میں وہ نعت رنگ کے تمام نمائندگان ومحبان سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ اپنے اپنے شہروں اور ملکوں ایسی ادبی شخصیات کو مدعو کریں اور باہم مذاکرات اور بحث مباحثوں کے ذریعے ایسے تازہ موضوعات تک رسائی حاصل کریں کہ جو مستقبل میں ہمارے لئے سودمند ثابت ہو۔

ابتدائیہ میں جناب صبیح رحمانی صاحب نے ایک دوست کے اس استفسار کہ مولانا احمد رضا بریلوی نمبر کیوں مرتب کیا جا رہا ہے کہ جواب دیتے ہوئے حضرت رضا بریلوی کی نعت گوئی کی اہمیت اور مقام پر سیر حاصل بحث کرتے ہوئے سب اہل فکرو نظر کو یہ احساس دلایا ہے کہ عشق رسول ﷺ میں کہی گئی نعتوں کے ابھی بہت سے گوشے بے نقاب ہونے ہیں۔ اس قسم کی شاعری کے بہت سے پہلو تشنہ ہیں اور ضرورت اس امر کی ہے کہ ان پر بات کی جائے۔ وہ ایک اہم نکتہ اٹھاتے ہوئے رقم طراز ہیں:

> ''اب تک مولانا پر زیادہ لکھنے والوں کی ایک بڑی تعداد ان ارادت مندوں کی ہے جو
> صرف اور صرف ان سے عقیدت اور محبت کے اظہار کی خاطر لکھتے رہے ہیں۔ ادب
> زبان اور زبان سے جڑے مسائل ان کا مسئلہ اور موضوع نہیں ہیں''۔(۹)

مولانا سے عقیدت اپنی جگہ لیکن ہم لسانی وادبی اختلاف کے ڈر سے ان کی شاعری پر تنقید نہیں کر سکے اس کا نقصان یہ ہوا کہ نعت کی دنیا کا ایک عظیم شاعر ہماری سنجیدہ اور مرکزی ادبی تاریخ کا حصہ نہیں بن سکا ہمیں اس قسم کے رویے کو بدلنا ہوگا۔ سعدیؒ، رومیؒ، اور جامی کی منظومات پر ادبی ولسانی تنقید ہوتی رہی ہے اس سے ان کے کلام کی قدر و قیمت کم ہونے کے بجائے مزید بڑھی ہے۔ اس سوچ اور فضا کو تبدیل کرنے کی ضرورت ہے اس سے قاری پر حضرت رضا بریلوی کے کلام کے نت نئے گوشے بے نقاب ہوں گے وہ موجودہ مواد کی یکسانیت کی وجہ سے جس اکتاہٹ کا اظہار کر رہا ہے اس میں کمی واقع ہوگی۔ سید صبیح رحمانی اس نعت رنگ کے خاص شمارے سے اپنے ہی قائم کردہ معیار کے حوالے مطمئن نہیں ہیں لیکن انہیں اس بات کی خوشی بھی

ہے کہ وہ ہم تک یہ احساس منتقل کرنے میں کامیاب رہے ہیں کہ حضرت رضا بریلویؒ جیسے اہم اور مقبول شاعر پر اب تک ویسا کام نہیں ہو سکا۔ جو ہونا چاہئے تھا۔

اپنی بات کے عنوان سے صبیح رحمانی صاحب نے اداریے کا آغاز کرتے ہوئے اعتراف کیا ہے کہ نعت رنگ کا زیرِ نظر شمارہ ایک بار پھر تاخیر کا شکار ہوا ہے لیکن ہوئی تاخیر تو کچھ باعث تاخیر بھی ہوتا ہے اور باعث تاخیر یہی کوشش ہوتی ہے کہ نعت رنگ میں ہر بار تازگی کا کوئی پہلو ہو اور قارئین کا تجسس برقرار رہے۔ نعت رنگ کے ہر شمارے میں ایک مہمان مدیر کو بطور خاص نعت رنگ میں شامل کر کے نئے لکھنے والوں کے لئے رہنمائی کا ایک در وا کیا گیا ہے۔ مذکور شمارے میں ڈاکٹر ریاض مجید کا مہمان مدیر کی حیثیت سے شامل ہونا باعث مسرت و افتخار ٹھہرا ہے۔ اداریے میں نعت رنگ کے ۲۱ویں شماروں کے درمیانی اشاعتی وقفہ طویل ہونے کے باعث جو عہد آفریں شخصیات راہی عدم ہوئیں ان کا مختصر تذکرہ چاہنے والوں کی اشک شوئی کا سبب ہے۔ صبیح رحمانی صاحب نے بڑے اختصار کے ساتھ ان تمام صاحبان کے فکر و فن پر روشنی ڈالتے ہوئے ان کی خدمات کا اعتراف کیا ہے۔

جیسے کسی بھی رسالے کے اداریے مختلف موضوعات پر مشتمل ہوتے ہیں اسی طرح 'نعت رنگ' کی مختلف اشاعتیں بھی رنگا رنگ موضوعات پر مشتمل ہیں۔ جیسا کہ ہم نے مذکورہ بالا اقتباسات میں دیکھا ہے۔ عام طور پر نعت رنگ کے اداریوں میں درج ذیل مسائل و مضامین پر مدیر 'نعت رنگ' سید صبیح الدین رحمانی کے خیالات ملتے ہیں۔

۱۔ رسالے کے اشاعتی اُمور مثلاً اشاعت میں تاخیر کے اسباب۔

۲۔ نئے موضوعاتِ نعت پر ملنے والے مضامین کا فقدان

۳۔ گزشتہ شمارے کے بعد مرحوم اہلِ علم اور نعت کار شخصیات کی وفیات کا ذکر، اُن کی مساعی کا مختصر مختصر تذکرہ نیز ان کی دستیاب کتب کے بارے میں ملنے والی معلومات ____ مرحوم نعت نگاروں اور نعت سے متعلق دوسری شخصیات (ناقدین، نعت خواں وغیرہ) کے حوالے سے یہ معلومات اتنی ذمہ داری سے اداریوں کا حصہ بنی ہیں کہ نعت رنگ کے تمام شماروں سے ملنے والی ایسی وفیات کے بارے میں جمع آوری سے ایک کتابچہ مرتب ہو سکتا ہے۔

۴۔ نعت مسائل اور موضوعات کے بارے میں بعض تجاویز، مشورے، تنقیدی جملے، رفتارِ نعت کے بارے میں بعض سرسری اشاریے جو ایک مضمون کی بنیاد بن سکتے ہیں۔

اِسی طرح نعت رنگ کے بعض شماروں میں مدیر مہمان کی حیثیت سے بعض اہلِ قلم ذیل اداریئے بھی 'نعت رنگ' کے شماروں کا حصہ بنے ہیں۔ ان کی نوعیت بھی تنقیدی ہوتی ہے۔ مثلاً 'نعت رنگ' کے شمارے ۲۲ میں مہمان مدیر کے طور پر ڈاکٹر ریاض مجید کے نعت کے بارے میں رُشحات قلم شائع ہوئے جو ایک اعتبار سے تنقیدِ نعت پر مشتمل ہیں۔

صبیح رحمانی نے ''اُردو نعت کی شعری روایت'' کے نام چھپنے والی کتاب میں اِس مضمون کو ''نعت، موضوع محض'، سے

''معجزہ فن' تک''، میں شامل کرلیا ہے ۔(مطبوعہ اکادمی بازیافت، کراچی)

نعت رنگ کے دیگر شماروں کے اداریوں سے چند اقتباسات ملاحظہ ہوں:

ابتدائیہ:۔

''نعت رنگ'' پیش خدمت ہے ۔فروغ نعت کے اس عہد زریں میں یہ کوئی بڑا کارنامہ نہیں، لیکن نعت نگاری کی طرف رجوع عام کے اس اہم دور میں نعت کو رطب ویابس اور شعراء کے غیر محتاط رویوں سے محفوظ رکھنے کی پہلی سنجیدہ اور باقاعدہ کوشش ضرور ہے ۔اس ''کتابی سلسلے'' میں موضوعات نعت کی ایک ایسی دھنک پھیلی ہوئی ہے جو کئی رنگوں کے امتزاج کی مظہر ہے ۔یہ رنگ تحقیق وتنقید کی دھوپ سے کشید کئے گئے ہیں ۔یہ رنگ عصر حاضر کے نعتیہ منظر نامے سے چنے گئے ہیں ۔یہ رنگ شعراء کے گل ہائے عقیدت سے جمع کئے گئے ہیں ۔امید ہے یہ رنگ آپ کی آنکھوں کے سامنے ایک ایسی روحانی فضا تصویر کرنے میں کامیاب ہوں گے جو آپ کے دل کو نور اور دماغ کو سرور عطا کرے گی ۔میں ''نعت'' میں اپنی عقیدت کا رنگ بھرنے والے ہر قلم کار اور تمام مشتہرین کا شکر گزار ہوں اور دھڑ کتے دل کے ساتھ آپ کی رائے کا منتظر بھی .....''(۱۰)

اس اداریے میں ہماری توجہ اس بات کی طرف دلائی گئی ہے کہ باقی موضوعات کی طرح نعت بھی ایک اہم بلکہ اخلاقی موضوع ہے ۔نعت رنگ کی اہمیت کو اُجاگر کیا گیا ہے ۔بقیہ مضامین کی نسبت اس شمارے سے لوگوں کو ایک طرح نعت کو بھی ادب خاص اہمیت کا حامل قرار دیا گیا ہے ۔قاری کو نعت سے مکمل آگہی اور اُس کے علم میں کی تخلیق، تحقیق اور تنقید کے مختلف زاویوں سے نعت کو ہمارے سامنے لایا ہے ۔

نعت رنگ ۱۵ کے اداریے میں مدیر لکھتے ہیں:

''نعت رنگ'' کا زیرِ نظر شمارہ نعت کے ادبی، تنقیدی اور تہذیبی سفر کی پندرہویں منزل ہے ۔یہ ادبی سفر ہم نے شعریت اور شریعت کے سائبان میں طے کیا ہے ۔اس مسافت پر ہم نے جو کامیابیاں حاصل کی ہیں وہ ہماری توقعات سے بڑھ کر ہیں نعت کے ادبی فروغ کی اس تحریک کے زیرِ اثر اب تک جو تنقیدی کتب زیورِ طباعت سے آراستہ ہو چکی ہیں، ان میں ''نعت اور تنقیدِ نعت'' (ڈاکٹر سید محمد ابوالخیر کشفی)، ''اردو نعت اور جدید اسالیب'' (عزیز احسن)، ''نعتیہ ادب میں تنقید اور مشکلاتِ تنقید'' (ادیب رائے پوری)، ''نعت کی تخلیقی سچائیاں'' (عزیز احسن)، ''اردو میں

حمدومناجات''(ڈاکٹر یحییٰ نشیط)،''اردونعت گوئی''(شفقت رضوی)،''نعت اورآدابِ نعت''(علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی) شامل ہیں۔یہی نہیں بلکہ ہندوستان اورپاکستان میں حمدونعت پر لکھے جانے والے ہر تحقیق وتنقیدمقالے میں''نعت رنگ'' کے کثیر حوالے ہمیں یہ اطمینان دلاتے ہیں کہ اللہ ربّ العزت کی تائیداور نبی کریم ﷺ کی چشمِ التفات سے ہماری کاوشیں رنگ لا رہی ہیں۔

ان سطور کو لکھتے ہوئے میرے دل میں کسی طرح کا بھی احساس تفاخر نہیں ہے بلکہ صرف اورصرف جذبات تشکر ہیں کہ ربّ لوح وقلم نے میری اور''نعت رنگ'' کے قلمی معانین کی مساعی کو قبول فرمایا۔سچ تو یہ ہے کہ اس فضا کو بنانے میں ہمارے لکھنے والوں کی بڑی خدمات ہیں بلکہ قربانیاں ہیں۔ایک ایسے ماحول میں جہاں مذہب سے جڑی ہوئی اصناف پر گفتگو کے دروازے صرف خوفِ فسادِ خلق سے بند ہوں وہاں حمدونعت کے ادبی پہلو پر شعریت اورشریعت کے حوالے سے اپنا نکتہ نظر،جرأت،بے خوفی اوراستدلال سے پیش کرنا اورپھراس بات پر مختلف نکتہ ہائے نظر کے تناظر سے ہونے والے اعتراضات اوراختلافات کے حوصلے اورتحمل سے سننا اوربرداشت کرنا صرف اس لئے کہ نعت پرادبی مباحث کے در کھلے رہیں اورصدیوں سے بنداس ایوان میں تازہ ہوا کے جھونکے آتے رہیں تاکہ ہمیں نعت کی علمی،ادبی تہذیبی جہات کا علم لاکرایک مثالی معاشرے کی تعمیر کرسکیں۔یہ کوئی معمولی بات نہیں اورنہ ہی ہمیں اس سے پہلے اس کی کوئی مثال ملتی ہے۔''نعت رنگ''میں لکھنے والوں کی ان خدمات اوراس قربانی کو جوانہوں نے اپنی انا اورشہرت کے دائروں سے باہر نکل کردی ہے،تاریخ ادب میں یقیناًیاد رکھا جائے گا۔(۱۱)

نعت رنگ۱۶کے اداریے میں مدیر لکھتے ہیں:

''مسئلہ یہ ہے کہ نعت کے آداب اورمسائل کے حوالے سے ہونے والی گفتگو سے لے کرنعت کے تاریخی،تہذیبی اورارتقائی جائزوں تک ہم نے جو کچھ بھی''نعت رنگ''یاکسی اورجگہ تحریر کی شکل میں پیش کیا ہے اس میں تکرار اس کی وجہ سے سامنے آرہی ہے کہ ہمارے لکھنے والوں کو نعتیہ ادب پر نثری سرمائے کی کمی کا احساس ہے

اوراسی لئے وہ اس موضوع پر لکھتے وقت تاریخ تناظر کو بیان کرنا بھی ضروری سمجھتے ہیں تا کہ قاری کو ایک ہی مضمون میں اجمال ہی سہی ایک مکمل خا کہ نعتیہ ادب کے ارتقائی مراحل پر مل جائے ۔

یہ مضامین اگر علاحدہ علاحدہ رسائل وجرائد میں ہوں تو شائد یہ بات ان مضامین کا حسن قرار پائے مگر ''نعت رنگ'' یا نعت ہی سے متعلق کسی جریدے میں اس طرح کی تکرار اس موضوع سے دلچسپی رکھنے والے قارئین کے لئے دشواری پیدا کررہی ہے،لہٰذا میں اپنے محترم لکھنے والوں سے درخواست کروں گا کہ تاریخی تناظر کے حوالے سے صرف وہی معلومات پیش کریں جنہیں اضافہ کہا جا سکے ورنہ اب براہِ راست موضوع پر لکھنا ہی مناسب ہے ۔'' (۱۲)

نعت رنگ ۱۸ کے اداریے میں مدیر لکھتے ہیں:

''اعلیٰ حضرت شاہ مولانا احمد رضا خاں بریلوی ہماری نعت گوئی کی ایک منفرد اور توانا آواز ہیں ۔ایک ایک ایسی آواز جس نے نعت گوئی میں ایک نئے اور مستقل دبستان کی بنیا د رکھی ۔ یہی نہیں بلکہ انہوں نے قرآن وسنت نبوی ﷺ ، آثار صحابہ واہلِ بیت اطہار رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اور تاریخ وسیر کے موجود مواد سے اپنے شعری حسن کو ایک ایسا علمی نکھا عطا فرمایا ہے جس نہ صرف اردو زبان وادب کا نعتیہ سرمایہ باثروت ہو گیا ہے بلکہ آنے والی نسلوں کے لئے بھی اس موضوع اوراس کے علمی فکری پہلوؤں کی تفہیم آسان ہوگئی ہے ۔

حقیقت یہ کہ اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خاں اردو کے وہ خوش نصیب اور مقبول خاص وعام نعت گو ہیں جن پر بہت لکھا گیا ہے ۔اردو کے کسی اور نعت گو پر اتنا نہیں لکھا گیا جتنا مطبوعہ مواد مولانا پر موجود ہے لیکن مقالات ومضامین کی یہ کثرت ہمارے لیے خوشی کا باعث تو ہوسکتی ہے،اطمینان کا نہیں ۔خوشی اس بات کی کسی نہ کسی بہانے ایک عظیم نعت گو کی یاد اوراس کے کام کی خوشبو پھیل رہی ہے اور عدم اطمینان اس بات پر کہ اس مطبوعہ سرمائے کی ایک بڑی تعداد سنجیدہ قارئین کو متاثر کرنے کے بجائے یکسانیت اور اُکتاہٹ کا احساس پیدا کررہی ہے ۔

ایسا صرف اس لئے ہے کہ یہ ساری تحریریں ایک دوسرے کی تفصیل وتخلیق معلوم ہوتی ہے۔اس ایوان میں فکرتازہ کے دریچے کم ہی کھلے ہین وہی چندموضوعات اوروہی چندحوالے جن کی بنیادپرلاتعدادمضامین کاایک ڈھیرلگادیاگیاہے پھران مضامین کے لکھنےوالوں کی ایک بڑی تعدادمولانااحمدرضاخان کےایسے حلقہ ارادت مندان سے تعلق رکھتی ہے جومولانا کی نعت گوئی پرصرف اورصرف مولاناسے محبت اورعقیدت کے اظہارکی خاطرکچھ لکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ادب زبان اورزبان سے جڑے مسائل ان کا مسئلہ اورموضوع نہیں۔نتیجتاً ایسی تحریروں کی تعدادزیادہ ہے جواعلیٰ حضرت کی نعتیہ شاعری کی تحسین کے نام پرجمع کردی گئی ہیں اس انبارمیں مولانا کی نعتیہ شاعری پرلکھے گئے ایسے سنجیدہ،علمی اورتنقیدی مقالے بھی ہیں جوعصری ادبی میلانات کی روشنی میں لکھے گئے تھےاورجنہیں نمایاں کرناضروری تھا،مگروہ کہیں دب کررہ گئے۔ان کی وہ توقیرنہیں ہوسکی جس کےوہ مستحق تھے۔''(۱۳)

نعت رنگ ۱۹کےاداریے میں مدیرلکھتے ہیں:

''کسی بھی رسالے کاابتدائیہ یااداریہ اُس رسالے کی پالیسی کوواضح کرتا ہے۔اوراُس کے لکھنےکاذمہ مرتب کےسپردہوتاہے۔''نعت رنگ'' کاابتدائیہ صبیح رحمانی نےنہایت ذمہ داری سےلکھااورخوب لکھا۔اُن کی تحریرمیں سادگی اوراختصارکےساتھ ساتھ ادبی جھلک بھی ملتی ہے۔رسالے کی پالیسی کوواضح کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ یہ رسالہ مروجہ اصول وضوابط کاپابندنہیں کیونکہ اس طرح توکئی جریدے شائع ہورہے ہیں جبکہ نعت رنگ کواس طرزپرترتیب دیاگیاہے کہ مختلف الخیال لوگ اپنے اپنے مکتب فکروانداز نظر کےساتھ شریک ہوں۔ابتدائیہ میں اس بات کی وضاحت کی گئی کہ ذکرنبیؐ کےفکری، مذہبی،ادبی اورفنی پہلوؤں پربھی گفتگوہواورادب کاایک عام باشعورقاری بھی اپنی رائےکااظہارکرسکے۔

جریدے کےابتداء میں اس بات کوبھی واضح کیاگیاکہ اس رسالے کے پلیٹ فارم سےصرف فکری،ادبی اورفنی مباحث ہی سامنےنہیں آتے بلکہ کبھی کبھی مسلکی اورفقہی مباحث بھی سامنےآتے ہیں۔اختلاف رائے بھی قائم ہوتا ہےمگرشائستگی اورتہذیب

کے دائرے میں ۔اوراسی علمی ادبی فضا کو قائم کرنے کے لئے بڑے بڑے لکھنے والوں نے اپنی تحریروں پراعتراضات اورسوالات کشادہ دلی سے برداشت کئے ۔نعت رنگ میں نعت کی صنف پر رسمی گفتگو کی بجائے تنقیدی گفتگو کوفروغ دیا گیا ہے ۔جس میں قسم کی مصلحت اورفرقہ بندی کا شائبہ تک نہیں ۔ابتدائیہ میں بتایا گیا کہ اس جریدے کی مقبولیت کی بڑی وجہ ادب، مذہب اورعصرِ حاضر کے تناظرات میں ہونے والی گفتگو ہے ۔''(۱۴)

صبیح رحمانی نے ابتدائیہ میں بتایا ہے کہ وہ رسمیات سے بُلند ہوکرا ذہان کو منورکرنے کا ارادہ رکھتے ہیں ۔مرتب نے نہایت اختصار اوربڑی خوبصورتی سے رسالے کے تمام اجزاء کا تعارف پیش کیا اورسبھی لکھنے والوں کے مضامین اورمقالات کے انداز کا ذکر ملتا ہے ۔اُن کی اس ابتدائیہ تحریر کو پڑھ کررسالے کے مطالعے میں دلچسپی پیدا ہوتی ہے ۔مختصر یہ کہ صبیح رحمانی نے ابتدائیہ لکھنے کا حق ادا کردیا اس قدر جامع اور سادہ انداز لئے ہوئے تحریر میں رسالے پرایک مکمل نظر ہے ۔

نعت رنگ ۲۰ کے اداریے میں مدیر لکھتے ہیں:

''الحمد اللہ اکیسویں صدی کے آغاز ہی سے یہ بات روشن ہوگئی ہے کہ ادبی طور پر یہ صدی نعت کی صدی ہوگی بہت دنوں کی بات نہیں جب سوالیہ انداز میں کہا جا تا تھا کہ کیا نعت ایک صنف سخن ہے؟ اورآج یہ بات پورے یقین سے کہی جاتی ہے کہ نعت ہر صنف سخن میں موجود ہے اور خود ایک مستقل صنف ہے ۔

اللہ کریم کا فضل واحسان ہے کہ فضا کی اس تبدیلی میں ''نعت رنگ'' کا بھی کچھ نہ کچھ حصہ ہے ۔لیکن اس مرحلے پراب نعت کے ناقدوں کو بھی اپنے ویژن اورفکر توسیع کرنی ہوگی ۔کل یہ تنقید کا نبیادی مسئلہ تھا کہ نعت کو صنف سخن کہا جائے یا نہیں ۔آج وہ منزل آگئی ہے جب ہمیں اپنے اجتماعی لاشعور میں نعت کی جڑوں کوتلاش کرنا ہوگا اور عمرانیات اورسماجیات کے پس منظر میں نعت کا مطالعہ کرنا ہوگا ۔اس سلسلے میں ''نعت رنگ''میں کئی وقیع تحریریں شائع ہوچکی ہیں جن میں اس بات کی بھی نشاندہی کی گئی ہے کہ اردو کے اعلیٰ تدریسی مراحل میں نعت کوایک موضوع کے طور پر شامل کیا جانا کیوں ضروری ہے اور یہ کہ اس کے بغیر بعض اصناف ادب کا مطالعہ کیا ہی نہیں جا سکتا مثلاً اردو مثنوی کا اسی طرح غزل کے مطالعے کے کئی پہلو نعت

کو پیش نظر رکھ کر ہی سمجھے جاسکتے ہیں یہ بھی ایک نیا مطالعہ ہوسکتا ہے کہ نعت کی تفہیم کے لئے کون سا دبستان تنقید موزوں رہے گا۔"نعت رنگ" کے گزشتہ شماروں میں رشید وارثی نے یہ سوال اٹھایا تھا مگر اس پر خاطر خواہ توجہ نہیں دی گئی۔اس سلسلے میں میرا موقف یہ ہے کہ نعت کا مطالعہ انتخابی تخلیق کے ذریعے ہی کیا جاسکتا ہے۔انتخابی تنقید سے میری مراد یہ ہے کہ تنقید کے تمام دبستانوں کے اصولوں کی روشنی میں نعت کا مطالعہ کیا جائے تاریخی دبستان تنقید سے یہ معلوم ہوسکتا ہے کہ کن حالات اور کن ادوار میں لوگ نعت کی طرف متوجہ ہوئے یا ہوتے ہیں ۔نفسیاتی کشاد میں نعت نے کتنا اور کس طرح حصہ لیا۔نعت سے کس طرح شاعروں کا کتھارسس ہوا ہے اور کس طرح نعت نے معاشرے کو پاکیزہ بنانے میں اپنا کردار ادا کیا، کیونکہ اعلیٰ درجے کی نعت بلند تر اقدارِ حیات کے بغیر نہیں لکھی جاسکتی اور اقدار ہی کی بنیاد پر انسانی معاشرے کی سمت نمائی ہوتی ہے ۔نعت کے مطالعے کے لئے اسلام کا مطالعہ بھی لازم ہے تا کہ منصف رسالت سے آگاہی ہو سکے اور نعت محض چند رسمی عقائد تک محدود نہ رہے کیوں کہ سرکار کی سیرت کا ذکر نظم میں ہو یا نثر میں انسان کی تعمیر کرتا ہے۔امید ہے کہ یہ چند معرضات انتخابی تنقید کی وضاحت کے لئے کافی ہوں گی اور آپ کو یہ سمجھنے میں آسانی ہوگی کہ انتخابی تنقید سے میری مراد کیا ہے،علاوہ ازیں ہمیں فن شاعری اور ضائع بدائع کے بارے میں مشرقی علوم اور مغربی زاویہ نگاہ کو بھی برتنے کی ضرورت ہے ۔ضائع بدائع کا خلاقانہ استعمال نعت میں کہاں کہاں کیا گیا ہے۔اس کی نشاندہی کا فرض ابھی ہمارے ناقدین کا قرض ہے ۔محض یہ کہہ دینے سے کہ کیا خوب تشبیہ ہے بات نہیں بنتی ۔مَیں نے چند اشارے کیے ہیں ان کو بڑھانا ،ان کو نقدِ نعت میں ڈھالنا نعت کے ناقد کا کام ہے ۔آج جو لوگ نعت پر اپنے نقد و نظر کا مزاج پیش کررہے ہیں اب ان کو اس منزل سے آگے بڑھنا چاہئے کہ نعت کی صنفی حیثیت کیا ہے ۔نعت ہر صنف سخن ہی پر نہیں بلکہ زندگی کے ہر گوشے پر محیط ہے ۔نعت نے عربی و فارسی کی اصناف کے ساتھ ساتھ مقامی زبانوں کی اصناف کے ذریعے بھی اپنا اظہار کیا ہے اور اسی کے ساتھ ساتھ مشرق و مغرب کی زبانوں کے اصناف سخن

کونعتوں سے ایک نیا رنگ روپ ملا ہے۔اس نقطہ نظر سے مختلف اصناف کی فہرست سازی کے بجائے یہ تلاش کرنا ہوگا کہ ان اصناف کی نعت میں کون سے نئے عوامل،موضوعات اور مسائل شامل ہوئے ہیں کیونکہ اکابرین ادب کے خیال میں ہیت اور خیال ایک دوسرے سے وابستہ ہیں جس طرح ہر انسانی روح اپنا جسم لے کر آتی ہے۔اسی طرح ہر خیال اپنا پیکر خود تراشتا ہے۔یوں ہمارے نعت گو شعرا کو بھی اوّلیت کے چکر میں پڑھنے کے بجائے مختلف اصناف کے معنوی پہلوؤں پر نظر رکھنا چاہئے۔ادبی تنقید میں شماریات سے کام لیا جا سکتا ہے لیکن کسی شاعر کی نعتوں کی تعداد سے زیادہ اہم بات یہ ہے کہ اسکی نعتیں کس سطح کی ہیں۔(۱۵)

اِسی طرح 'نعت رنگ'، کے ایک شمارے نے مبین مرزا کا اداریہ مہمان مدیر کے طور پر شائع کیا ہے۔'نعت رنگ'، کے پچیسویں شمارے میں مبین مرزا کا مقام اداریے کے طور پر شائع ہُوا ہے۔

نعت رنگ کے اس شمارے کی حسن ترتیب پر اگر نظر دوڑائیں تو یہ شمارہ دھنک کے عنوان ابتدایئے سمیت دس حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے اداریئے کے طور پر اس شمارے کا ابتدائیہ مہمان مدیر اور پاکستان کے ممتاز ماہر تعلیم ادیب دانشور مذہبی وسماجی شخصیت پروفیسر انوار احمد زئی کا تحریر کردہ ہے جو کہ نعت ریسرچ سینٹر کے پہلے صدر نشین بھی ہیں لیکن کاروان نعت رنگ میں بحیثیت ایک لکھاری کے بقول سید صبیح رحمانی اس شمارے سے شامل ہوئے۔اپنے انتہائی پر مغز ابتدائیہ میں پروفیسر انوار احمد زئی نے جامع اور پختہ انداز تحریر کی مدد سے کائنات کی ابتداء اور نعت کے سفر کو نہایت دلکش اور اچھوتے انداز سے پیش کیا ہے۔ فرماتے ہیں:

''نعت کا سفر کائنات کا سفر ہے۔وجہ وجود کائنات ہی تو جوہر کائنات بھی ہیں۔ سدرۃ المنتہیٰ کا مقام اور قاب قوسین کا کلام از کراں تا کراں حدیث تخلیق کائنات کی تخلیق، راز قدرت الٰہی کا سرنامہ اور کاروبار کائنات کی تنظیم کا آئینہ ہے مگر اس پر اسرار تہہ در تہہ تخلیقی رازوں سے آراستہ پرت در پرت کرشمہ کاری سے پیراستہ کائنات کی تفہیم حقیقی کا نصاب سرور کونین کی ذات ہے اور اس ذات والا صفات کے ہمہ رنگ نکات کے احسنان کا منبع انوار نقد نعت ہے''۔(۱۶)

اپنے خوبصورت اور وجدانی ابتدائیہ کلمات کے بعد پروفیسر انوار احمد زئی نعت کے حوالے سے نئی تحقیقات اور مباحث میں عرب معاشرت اور پھر اسلامی معاشرت میں اول یوم سے ہی نعت کو کھوج نکالتے ہیں اور فطرت رجحان ومیلان کے باعث

اسلام کے پہلے دن سے ہی اس صف نعت کی نشاندہی کرواتے ہیں خاتم المرسلین کی آمد سے پہلے کے دور میں محمد عربی کی ذات والا صفات وراشعار ڈھونڈ لاتے ہیں اور آپ کی آمد کے بعد دادا عبد المطلب 'والدہ حضرت بی بی آمنہ اور اعلان نبوت کے بعد تو چچا ابو طالب سے لے کر امہات المومنین ؓ اور آپ کی دختر خاتون جنت حضرت بی بی فاطمۃ الزہرہ سلام اللہ علیہا ء کا خصوصیت سے تذکرہ کرتے ہیں اور یہ ثابت کرتے ہیں کہ صنف نعت اپنی آفاقی صفات سیت محبوب سبحانی کے کسی معجزے سے کم نہیں ۔مہمان مدیر کی حیثیت سے پروفیسر انوار احمد زئی نعت رنگ کے کارپردازوں کو بہت سے مفید مشورے بھی دیتے ہیں خاص طور پر تعلیمی اداروں میں باقاعدہ نعت چیئر کے قیام کی تحریر نعت ٹرسٹ کے ذریعے نعت شناسی کے فروغ وترویج اور ملکی و بین الاقوامی سطح پر سیمینار کنونشن اور کشاپس اور کانفرنسوں کے انعقاد کی ترغیب قابل ذکر ہے ۔ساتھ ہی اپنے تیئں اطمینان بھی ظاہر کرتے ہیں ۔کہ جس تحریک کے میر کارواں سید صبیح الدین صبیح رحمانی ہوں وہاں خوب سے خوب تر کی تلاش یقینی ہی نظر آتی ہے۔ کہ یہ ان کے مزاج کا خاص ہے بقول حالی ۔

ہے جستجو کہ خوب سے ہے خوب تر کہاں
اب دیکھئے ٹھہرتی ہے جا کر نظر کہاں

❖---❖---❖---❖

حوالہ جات

۱۔نعت رنگ: شمارہ نمبر ۱، اپریل ۱۹۹۵ء، ص ۸

۲۔نعت رنگ: شمارہ نمبر ۱، اپریل ۱۹۹۵ء، ص ۱۶۵

۳۔نعت رنگ: شمارہ نمبر ۱، اپریل ۱۹۹۵ء، ص ۱۶۶

۴۔قرآن مجید، سورۃ یٰسین، آیت نمبر ۶۹

۵۔نعت رنگ، شمارہ نمبر ۱۹، دسمبر ۲۰۰۶ء، ص ۱۰

۶۔نعت رنگ: شمارہ نمبر ۲۲، ستمبر ۲۰۱۱ء، ص ۷

۷۔نعت رنگ: شمارہ نمبر ۵، فروری ۱۹۹۸ء، ص ۱۱

۸۔نعت رنگ: شمارہ نمبر ۶، ستمبر ۱۹۹۸ء، ص ۱۱

۹۔نعت رنگ: شمارہ نمبر ۱۸، دسمبر ۲۰۰۵ء، ص ۱۵

۱۰۔نعت رنگ: شمارہ نمبر ۱، اپریل ۱۹۹۵ء، ص ۸

۱۱۔نعت رنگ: شمارہ نمبر ۱۵، مئی ۲۰۰۳ء، ص ۹

۱۲۔نعت رنگ: شمارہ نمبر ۱۶، فروری ۲۰۰۴ء، ص ۱۲

۱۳۔نعت رنگ: شمارہ نمبر ۱۸، دسمبر ۲۰۰۵ء، ص ۱۳

۱۴۔نعت رنگ: شمارہ نمبر ۱۹، دسمبر ۲۰۰۶ء، ص ۱۵

۱۵۔نعت رنگ: شمارہ نمبر ۲۰، اگست ۲۰۰۸ء، ص ۷

۱۶۔نعت رنگ: شمارہ نمبر ۲۵، جولائی ۲۰۱۵ء، ص ۹

تیسرا باب

تنقیداتِ نعت سے متعلقہ مضامین ومقالات کا جائزہ

شمارہ وار تنقیدی مطالعات

’نعت رنگ‘ کے گزشتہ سالوں میں چھپنے والے ۲۷ شماروں میں یوں تو نعت کی مختلف جہتوں میں فروغ اور تشہیر کے اسباب سامنے آئے جیسے تازہ نعتیہ کلام، تنقید اور تحقیق کے حوالے سے سینکڑوں نئے مضامین، نئے اور پرانے نعت نگاروں کی کتابوں اور اُن کی شاعری پر مضامین، نعت کے فکروفن کے بارے میں تفصیل مذاکرے، انٹرویوز، مکالمے اور مطالعات وغیرہ ـــــ لیکن اِن میں ’نعت رنگ‘ کا تخصص اس کا تنقیدی اثاثہ ہے۔

بقول ڈاکٹر محمد سہیل شفق:

’’رسالہ ’نعت رنگ‘ کی انفرادیت یہی ہے کہ اس رسالے نے تنقیدِ نعت کو ایک واضح جہت عطا کی، اسے ایک ایسا پلیٹ فارم عطا کیا جس پر نعت کے حوالے سے بات کرنے، رائے دینے اور اس صنف پر اپنے خیالات کے اظہار کے مواقع فراہم ہوئے ـــــ بلاشبہ نعت رنگ سے پہلے بھی نعت کی صنف اور نعت نگاروں کے فن پر تبصرہ وآرا کی روائت موجود تھی مگر منتشر صورت میں کہیں کہیں، غیر مربوط شکل میں اگر فوری طور پر تنقیدِ نعت کی روائت پر کچھ دیکھنے کی ضرورت محسوس ہوتی تو قاری کو مختلف کتابوں کے دیباچوں اور ایسے رسالوں کی تلاش میں نکلنا پڑتا جن میں کسی نعت کو، کسی کتابِ نعت، کسی رسالے کے اس نعت نمبر کو دیکھنا پڑتا جس میں اسے نعت کی صنف کے حوالے سے کوئی تنقیدی یا تحقیقی مواد دستیاب ہو‘‘۔(۱)

’نعت رنگ‘ کے اشاعتی تسلسل نے صنف نعت پر تنقید کو ایک واضح صورت عطا کی اس صورت گری میں جن اکابرین نعت، اہل قلم، ناقدین اور جدید ریسرچ سکالر نے حصہ لیا ان کی تعداد سینکڑوں میں ہے ان میں ہر مکتبِ فکر کے اہل قلم موجود ہیں ہر میلان اور عہد کے لوگ شامل ہیں ’نعت رنگ‘ کا کمال یہ ہے کہ اس نے ادارتی مزاج کو بریلوی، دیوبندی، اہل حدیث، شعیہ ـــــ کسی مکتب فکر یا مذہبی گروہ سے وابستہ نہیں کیا۔

بقول ریاض مجید:

ے ہم اہلِ نعت، فروعات میں الجھتے نہیں
ہمیں تو ان کی محبت کو عام کرنا ہے(۲)

مذہبی مسالک کے علاوہ قدیم اور جدید ناقدین، یونیورسٹیوں اور مختلف مذہبی مدارس سے منسلک اہلِ قلم، پاکستان کے علاوہ بھارت اور دوسرے ممالک کے اہلِ قلم، اردو کے علاوہ دوسری زبانوں کے معروف دانشور سب سے رابطہ رکھا اور سب کو نعت رنگ کا پلیٹ فارم مہیا کیا اگرچہ نعت رنگ کے تنقیدی مزاج کا مرکزی حوالہ اردو زبان ہے مگر اس میں تمام زبانوں کی نعتیہ شاعری زیر بحث رہی۔

نعت رنگ نے نعت کی توسیع، تفہیم اور تنقید میں رجحان ساز کردار ادا کیا ہے۔نعت رنگ ایک ایسی محفل ہے جہاں مختلف الخیال احباب اپنے اپنے مکتب فکر و انداز نظر کے ساتھ شریک ہو کر نعت کے دیئے ۔فکری، علمی، ادبی اور فنی پہلوؤں پر غور کرتے ہیں ۔یہی وجہ ہے کہ نعت رنگ کے نتیجے میں تنقیدی جمود ٹوٹا اور نعتیہ ادب پر بے لاگ تبصروں اور تنقیدی مباحث کی ایسی فضا بنی جس نے اہل علم کو نعت کے ادبی پہلوؤں کی جانب نہ صرف متوجہ کیا بلکہ اس موضوع پر سنجیدگی سے غور کرنے اور لکھنے پر آمادہ کیا۔نعت رنگ نے تخلیق نعت کے ساتھ ساتھ تحقیق نعت، تنقیدِ نعت اور تدوینِ نعت کا شعور بھی پیدا کیا۔

عصرِ حاضر میں جب نعتیہ شاعری اپنے فن اور اسلوب کے اعتبار سے تخلیقی شاعری کا ایک معتبر حوالہ بن رہی ہے۔نعت رنگ نے فکر و تنقید اور تحقیق دونوں کو یکجا کر دیا ہے۔نعتیہ ادب پر پہلے بھی بہت کچھ لکھا اور کہا جاتا رہا ہے لیکن ادبی حیثیت سے اس کا جائزہ بہت کم نظر آتا ہے ۔اور اگر کچھ کام ہوا بھی ہے تو وہ یکجا نہیں ۔اس اعتبار سے نعت رنگ کے شمارے خاص اہمیت کے حامل ہیں ۔نعت رنگ نے قلیل عرصے میں اس قدر ٹھوس اور بنیادی مواد فراہم کیا ہے کہ اس کے مشمولات آئندہ نعت پر کام کرنے والوں کی حوالہ جاتی ضرورت بنیں گے۔

بقول ڈاکٹر شہزاد احمد:

''اُردو نعتیہ ادب اپنے دامن میں کئی جہات سمیٹے ہوئے ہے۔اس کی ایک قابل توجہ جہت ''نعتیہ صحافت'' کا فروغ ہے، جو روز و شب ارتقائی منازل طے کر رہی ہے۔نعت کے موضوع پر بالخصوص پاکستان میں بعض دیگر اہم رسائل و جرائد بھی شائع ہوتے رہے ہیں۔ہر کسی کی نعتیہ خدمات اپنے اپنے دائرے میں لائق تحسین اور قابلِ ستائش ہیں، جس سے انکار ممکن نہیں۔

نعت رنگ اُردو دُنیا کا وہ قابلِ ذکر اور واحد موضوعی رسالہ ہے جس نے کم عرصے میں بہت زیادہ نعتیہ ادب کو مثالی تحقیقی و تنقیدی مواد عطا کیا۔نعت رنگ کا معیارِ تحقیق اور مزاجِ تنقید سب سے منفرد ہے۔اس کے مشمولات اور معمولات میں بیداریٔ نعت کی تحریک شامل ہے۔نعت رنگ کا ایک نمایاں وصف ہے کہ یہ اپنے قاری کو نہ صرف

حصار میں لیتا ہے بلکہ اُس سے خراجِ تحسین بھی وصول کرتا ہے"۔(۳)

افقِ نعت پر نعت رنگ کا پہلا شمارہ اپریل ۱۹۹۵ء میں طلوع ہوا۔بیس سال کے طویل عرصے میں اس کے ستائیس شمارے پوری آب و تاب کے ساتھ منظرِ عام پر آچکے ہیں۔نعت رنگ کے خصوصی شماروں میں علیٰ الترتیب تنقید نمبر ۱۹۹۵ء، حمد نمبر ۱۹۹۹ء، امام احمد رضا نمبر ۲۰۰۵ء اور سلور جوبلی نمبر ۲۰۱۵ء کی حیثیت سے منظرِ عام پر آئے۔

نعت رنگ کے مدیر محترم سیّد صبیح الدین صبیح رحمانی خود بھی ایک خوش فکر و خوش ادا اور خوش نظر و خوش نوا نعت گو ہیں۔آپ کی ایک وجہِ شہرت "نعت خوانی" بھی ہے جو عوام الناس و خواص میں بے حد مقبول ہے۔آپ کی "نعتیہ شاعری" بھی پذیرائی و مقبولیت کے مقام پر فائز ہے۔آپ کی کہی بعض حمدیں و نعتیں مقبول زدِ خاص و عام ہیں۔مدیر کی ہر دو خصوصیات نے بھی نعت رنگ کے وقار میں اضافہ کیا۔

عصرِ حاضر میں نعت رنگ نے نعتیہ ادب کی بیش بہا اور گراں قدر خدمات انجام دی ہیں۔رسالہ نعت رنگ نے نعتیہ شاعری کی تحقیق و تنقید پر نہایت بلند پایہ مقالات پیش کیے اور اس کی ادبی فروغ کا آوازہ اس شدت سے بلند کیا کہ منکرینِ نعت بھی نعتیہ شاعری کی عظمت کے ساتھ اس کی ادبی اور تہذیبی قدر و قیمت کے قائل ہو گئے۔

اُردو کے اربابِ نقد و نظر نے نعت کو ایک مذہبی صنفِ سخن گردانتے ہوئے ادب کے دائرے سے ہمیشہ دور رکھنے کی شعوری یا غیر شعوری کوشش کی ہے۔آج بھی یہ رُجحان کہیں نہ کہیں، کسی نہ کسی صورت میں نظر آجاتا ہے۔بعض نقادانِ ادب، اس خیالِ باطل کے حامی ہیں کہ نعت کا ادب سے کوئی تعلق نہیں۔یہی نہیں بلکہ وہ یہ بھی کہتے ہوئے نظر آتے ہیں کہ نعتیہ شاعری کی تنقید و تحقیق اعلیٰ درجے کی تحقیق و تنقید نہیں۔

نعت رنگ نے ہمیشہ اس خیالِ باطل اور جانب دار تنقید کی مخالفت کی، بلکہ اپنی مسلسل اشاعتوں کے ذریعے نعتیہ شاعری کی تنقید و تحقیق کو اعلیٰ درجے کا تحقیقی و تنقیدی مقام دلوانے کے لیے ہمیشہ مثبت اور عملی کاوشیں انجام دیں۔یہی سبب ہے کہ آج وہ نقادانِ شعر و ادب جو نعتیہ شاعری کی قدر و قیمت سے بظاہر آگاہ نہیں تھے وہ بھی نعتیہ شاعری کی افادیت و اہمیت کا دم بھرتے دکھائی دیتے ہیں۔نعت رنگ اُردو دُنیا کا وہ واحد رسالہ ہے کہ جس میں عصرِ حاضر کے معتبر لکھنے والوں کی بڑی تعداد شامل ہے۔نعت رنگ میں مشاہیرانِ نعت کی تحریروں کے علاوہ اُردو ادب کے ثقہ، انتہائی معتبر اور قابلِ ذکر حضرات کی تحریریں بھی نمایاں ہیں۔ادب کی اس عظیم کہکشاں کو آپ صرف نعت رنگ کے صفحات میں جلوہ گر دیکھ سکتے ہیں۔

حروفِ تہجی کے اعتبار سے ان اہلِ قلم کے اہم تنقیدی مضامین پر ایک نظر ڈالتے ہیں۔نعت رنگ کی مختلف اشاعتوں میں چھپنے والے اہم تنقیدی مضامین درج ذیل ہیں:

آزاد فتح پوری، ڈاکٹر محمد اسماعیل:

''نعت کے حوالے سے تحقیقی اور تنقیدی کام کرنے والوں میں آزاد فتح پوری کا نام اور کام بھی نمایاں طور پر شامل ہے۔وہ بھارت کے رہنے والے ہیں۔انہوں نے بے شمار مضامین حمد اور نعت پر تحریر کرنے کے علاوہ نعت کو پی ایچ۔ڈی کی ڈگری کے مقالے کا موضوع منتخب کیا تھا''اردو شاعری میں نعت''ان کا مقالہ ۱۹۸۱ء میں مکمل ہوا، ۱۹۸۳ء میں انہیں ڈگری دی گئی اور ۱۹۹۲ میں مقالہ کتابی صورت میں شائع ہوا۔''(۴)

وہ''نعت رنگ'' کی محفل میں آئے ضرور لیکن قدرے دیر سے،ان کا پہلا مضمون''نعت کے موضوعات'' نعت رنگ نمبر ۱۱ میں چھپا اس مضمون کے ابتدائی چھ صفحات تمہیدی نوعیت کے ہیں جو معلومات تمہید میں پیش کی گئیں اس کا اعادہ اتنی بار ہو چکا ہے کہ کم واقفیت رکھنے والوں کو بھی ازبر ہو چکا ہوگا۔اس طرح کی تکرار لاحاصل ہے لیکن اس کو کیا کہا جائے کہ مضمون نگار تحریر کرتے وقت چاہتا ہے کہ اس کی گروہ میں جس قدر مال ہے اسے ایک بار ہی انڈیل دے۔اس مضمون ابتدائی حصے کے بقدر نصف صفحات لغت گردانی کے حاصل پر مبنی ہے عربی کے حوالوں کے بعد فارسی کو درگزر کرتے وقت ہندوستانی دیدوں پر آگئے ہیں۔اور پھر نعت کے موضوعات کو ایک ایک ذیلی سرخی کے تحت بیان کر دیا ہے۔ان کی قائم کی ہوئی ذیلی سرخیاں یہ ہیں۔ ''مولودنامے یا میلادنامے'' (ص ۱۰۷)،''معراج نامے'' (ص ۱۰۹)،''وفات نامہ''(ص ۱۱۰)،''حلیہ شریف''(ص ۱۱۰)،''سلام نگاری'' (ص ۱۱۴)،''اسرائیلیات'' (ص ۱۱۴)،''ضمیات''(۱۱۴)۔''(۵)

آزاد فتح پوری کا ایک مضمون (نعت رنگ) کے سلسلہ نمبر ۱۲ میں بعنوان''نعتیہ شاعری خارج از نصاب کیوں؟''ان کا موضوع نہایت وسیع ہے اور ایک لحاظ سے تکنیکی بھی ہے۔ہمیں علم نہیں کہ مضمون نگار نے تدریس کی باضابطہ تربیت حاصل کی ہے یا نہیں اگر ہو تربیت یافتہ ہوتے تو ان کا انداز موضوع کو ضروری شعبوں میں دیکھ کر نصابی ضرورت اور پھر اس میں نعت کی شمولیت کے بارے میں اظہار خیال کی آزادی ہوتی۔

اردو ادب میں محسن کاکوروی کا مقام

آزاد فتح پوری نے اپنے مضمون میں محسن کاکوروی کے اردو ادب (شاعری) میں مقام کا تعین کرنے کی کوشش کی ہے۔

ابتدائی کلمات میں وہ محسن کی خوبیوں کو ماحول اور اسلاف کی دین قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں:

''فن کار کی شخصیت اور اس کی تخلیقات پر اس کے عہد، ماحول اور وراثہ کا زبردست اثر پڑتا ہے۔ ان ہی کے زیر سایہ اس کی جبلی اور اکتسابی صلاحیتیں نشو ونما پاتی ہیں۔ اور ان ہی کے زیر اثر اس کی فکر ونظر میں وسعت اور تکمیل میں نفعت اور بلندی پیدا ہوتی ہے شاعر کے جذبات اور احساسات ''عہدی'' محرکات سے ''برانگختہ'' ہوتے ہیں۔ خانوادہ محسن کا ایک ہر ایک بزرگ طریقت وشریعت کا برزخ عظمی رہا ہے۔'' (۶)

''سات سال کی کچی عمر میں حضرت یوسفؑ کے دیدار سے اور نو سال کی عمر میں سید المرسلین نبی مکی ومدنی صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرامؓ کی زیارت سے خواب میں مشرف ہو جانا اور مبارک شرف ہے جو بڑے بڑے زہاد وعباد کو ساری عمر کی عبادت وریاضت کے بعد بہ مشکل نصیب ہوا ہے''۔ (۷)

''انہوں نے محسن کی تصانیف کی فہرست (ص ۱۵۱) بھی دی ہے۔ اس میں ۵ تصانیف چھ مثنویوں، ۲۳ رباعیات کا ذکر ہے۔ مضمون نگار نے اپنی جانب سے محسن کے کلام کی خصوصیات ایک پیراگراف میں بیان کر دی ہیں۔'' (۸)۔

غالب کی نعتیہ شاعری

صبیح رحمانی نے نعت رنگ کی ۱۲ ویں کتاب میں ایک گوشہ غالب کے لئے مخصوص رکھا ہے اس حصے کے لکھنے والوں میں ڈاکٹر آزاد فتح پوری بھی ہیں۔ ان کا مضمون ''غالب کی نعتیہ شاعری'' (۹) ہے انہوں نے غالب کے اردو کلام میں نعتیہ ماحول اور رنگ تلاش کرنے کی کوشش نہیں کی، زیادہ تر توجہ فارسی نعتوں پر دی ہے غالب کی فارسی نعت گوئی کے بارے میں ان کی رائے ہے:

''غالب نے اپنی فارسی نعتوں کے ذریعے شاعری کو کافی رنگارنگی اور وسعت عطا کی۔ انہوں نے غزل، قصیدہ، مثنوی اور قطعہ کی ہیئیات میں قابل قدر اور بیش بہا سرمایہ نعت بطور اثاثہ، عشاقان ادب اور قارئین نعت کو مرحمت کیا۔ ان کی یہ نعتیں مضامین اور اسالیب کے نقطہ ہائے نظر سے بھی متنوع اور رنگارنگ ہیں۔ نعتوں میں ان کا انداز بیان ان کے فارسی اسلوب کی طرح سلیس اور سادہ ہے''۔ (۱۰)

نعت کا ادبی مقام

اس شمارے میں ایک مضمون ''نعت کا ادبی مقام'' (۱۱) بڑی اہمیت رکھتا ہے ۔اس مضمون کی ابتداء میں آزاد فتح پوری نے تعدد اہل علم کی ان وضاحتوں کو نقل کیا ہے جن میں نعت کی اصطلاح سے بحث کی گئی ہے ان سب کے بارے میں مضمون نگار کا کہنا ہے نعت کی مرقومہ تعریفوں کے تنقیدی جائزے سے یہ بات واضح ہو کر سامنے آتی ہے کہ

''نعت کے حصار تعریف میں پابند کرنے کی تمام کاوشیں ناقص اور ادھوری ہیں۔ جامعیت اور منعیت تعریف کے لازمی اجزا ہیں ۔یعنی جس شے کی تعریف کی جا رہی ہے اس کی تمام شقیں اس میں شامل ہوں ۔اور غیر شے کی کوئی شق اس میں شامل نہ ہو سکے ۔راقم کی محولہ بالا تعریف کے استثناء کے ساتھ ما قبل میں منقول سبھی تعریفیں مانع تو ہیں لیکن جامع نہیں ہیں ۔کیوں کہ ان کی تعریفوں کے رو سے نعت کا وہ تمام سرمایہ قلم رو نعت سے خارج ہو جائے گا جس میں نبی کریم صل اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات والا صفات سے متعلق قلبی جذبات وواردات کا بیان ہو'' (۱۲)

آفاق احمد صدیقی:

''آفاق احمد صدیقی اردو کے استاد رہے ہیں ۔انہوں نے زیادہ عرصہ سندھ کے دہی یا نیم شہری علاقے میں گزارا ہے ۔ پہلے وہاں کے کالجوں میں اور آخر میں کراچی کے کالجوں میں پڑھاتے رہے ۔اندرون سندھ میں قیام اور اپنی ذہنی افتاد کی بنا پر انہوں نے سندھی زبان پر دسترس حاصل کی ۔سندھی ادبیات کا براہ راست ترجمہ مطالعے کے مواقع انہیں حاصل رہے ۔سندھ کی قدیم رنگیں، جگمگاتی دل کے تاروں کو چھیڑتی تہذیب وہاں کے رسوم و رواج ان کے آنکھوں دیکھے اور دل میں بسائے ہوئے ہیں ۔اس لئے وہ سندھی شاعری، ادب اور روایات کو اردو دان طبقے سے روشناس کرانے کے حوالے سے جانے پہچانے جاتے ہیں ۔'' (۱۳)

شاہ لطیف کی نعتیہ شاعری:

''آفاق صدیقی نے ''شاہ جو رسالو'' کے حوالے سے شاہ عبداللطیف بھٹائی کی شاعری کی مجموعی خصوصیات کا اجمالی ذکر کرتے ہوئے ان میں موجودہ نعتیہ اشعار کی

وضاحت تفہیم کی کوشش کی ہے۔شاہ صاحب کے کلام میں سر کلیان سریمن کلیاں،سر سارنگ،سر بلال،وائی (کافی) بروو،سر ڈھر کی موجودگی کا ذکر یا ہے اور ہر سر کے تحت اشعار بھی نقل کیے ہیں۔ممکن ہے سندھی زبان کی شدبد رکھنے والوں کے لئے یہ آصطلاحیں تشریح وتوضیح کی محتاج نہ ہوں۔اس قسم کے مضامین لکھنے والوں کو یہ بات ذہن میں رکھنا چاہئے کہ وہ ناواقف لوگوں کے لئے لکھ رہے ہیں۔اپنی تحریر کی افادیت کو وسیع حلقے سے منوانے کے لئے تمام جزئیات کو (جن کی عام واقفیت کے بارے میں شبہ ہو) اس طرح بیان کرنا چاہئے کہ ابہام باقی نہ رہے۔''(۱۴)

شاہ بھٹائی کی شاعری کے نمایاں وصف کے بارے میں آفاق صدیقی کا کہنا ہے کہ:

''شاہ سائیں نے اپنے پیام وکلام میں جو اخلاقی وروحانی درس دیا ہے اس کا محور محسن انسانیت،سرور دو عالم،ہادی برحق،خاتم الانبیاء حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدحت ہی سے عبارت ہے۔چاہے اس کا اظہار براہ راست ثنا خوانی کے انداز میں ہو یا علاقائی واشاراتی رنگ وآہنگ میں''۔(۱۵)

سندھی مولود

سندھی میں نعت گوئی کے حوالے سے آفاق صدیقی کا دوسرا مضمون ''سندھی مولود'' ہے جو''نعت رنگ'' نمبر ۵ میں شائع ہوا۔

''سندھی ایک قدیم زبان ہے۔سندھ کی تہذیب بھی برصغیر جنوبی ایشیا کی عظیم تہذیبوں کے آثار لیے ہوئے ہے۔جہاں اس سرزمین،اس کی زبان اور تہذیب میں قدامت کے ساتھ دل نواز رنگا رنگی ہے۔وہیں یہ بھی تاریخی حقیقت ہے کہ جنوبی ایشیا میں سندھ اسلام کا اولین تہوارہ رہا ہے۔سندھ میں عربوں کی آمد سے پہلے بھی سندھی زبان لکھی اور پڑھی جاتی تھی اور سندھی شاعری کی روایت تو لوک کے حوالے سے خاصی قدیم ہے۔مثلاً بزرگ بن شہریار کی''تاریخ عجائب الہند''میں یہ عبارت ملتی کہ کہ منصورہ کے حاکم عبداللہ بن عمر ھباری کے زمانے میں سندی کے ایک غلام نے شمالی سندھ کے ہندو راجا کے کہنے پر قرآن مجید کا سندھی زبان میں ترجمہ کیا اور اسلامی تعلیمات کے بارے میں ایک بھرپور نظم بھی لکھی۔''(۱۶)

سندھی میں نعتیہ شاعری

''سطور بالا مین ہم نے جس ضرورت کا ذکر کیا اس کی جزوی تکمیل کی اطلاع آفاق صدیقی نے مضمون سندھی میں نعتیہ شاعری نعت رنگ نمبر ۱۰ (ص ۱۸۵ تا ۱۸۸) میں دی ہے ۔ یہ دراصل ڈاکٹر میمن عبدالمجید سندھی کی کتاب سندھی میں نعتیہ شاعری کا تعارف ہے ۔ڈاکٹر عبدالمجید سندھی کی یہ کتاب برسوں قبل سندھی ادبی اکیڈمی لاڑکانہ میں شائع کی تھی آفاق صدیقی نے اردو دان طبقے کے لئے اس کا تعارف لکھا ہے ان کے بیان کے مطابق کتاب ۳۰۰ صفحات سے زائد چار ابواب میں تقسیم ہے ۔''(۱۷)

مدحت سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور شیخ ایاز:

''سندھ کے مشہور شاعر اور دانش ور شیخ ایاز ہمہ جہت شخصیت کے مالک تھے اس لئے متنازع اور موضوع بحث بھی رہے ۔ یہ آفاق صدیقی کی عقیدت ہے کہ انہوں نے شیخ ایاز کا مختلف انداز میں تعارف کروانا ضروری سمجھا۔''(۱۸)

آفتاب احمد نقوی :

نعت رنگ نمبر ۲۱ ان کے نام نامی سے اس طرح منسوب ہوا کہ ان کے یاد تازہ رکھنے کے لئے ایک گوشہ ترتیب دیا گیا جس میں مرزا ادیب، حافظ لدھیانوی، حفیظ تائب، ڈاکٹر وحید قریشی، ڈاکٹر ابوالخیر کشفی، ڈاکٹر طاہر القادری، احمد ندیم قاسمی، تابش دہلوی، منیر نیازی، ڈاکٹر انتظار حسین، ڈاکٹر سلیم اختر، ڈاکٹر انور سدید، عبدالکریم خالد، امجد اسلام امجد، ڈاکٹر معین الرحمن، عطاء الحق قاسمی، ڈاکٹر ظہور احمد اظہر، ریاض حسین چودھری، رانا اصغر علی، اخلاق عاطف، ظفر اقبال، ڈاکٹر محمد اسحاق قریشی، سحر انصاری، حنیف اسعدی، مظفر عباس، ڈاکٹر تحسین فراقی، شہباز ملک، جعفر بلوچ، سید مرتضیٰ زیدی، حسن رضوی، صائم چشتی، ریاض مجید، اسلم رانا، خالد شفیق، امان اللہ خان اجمل، سید آل احمد رضوی، رشید وارثی، عزیز احسن، شبیر احمد قادری، قمر رحمانی، غوث میاں اور صبیح رحمانی بیٹھے آنسو بہا رہے ہیں ۔

''ان کی کاوشوں میں نعت ہی نعت ہے اردو، پنجابی، فارسی، عربی، سیرت نگاری کی کتابیات (ببلیوگرافی) مجلّہ اوج کے نعت نمبر ۱، ۲ پی ایچ ڈی کے لئے لکھے گئے مقالے 'پنجابی نعت گوئی'۔''(۱۹)

تخلیق پاکستان اور ہماری نعتیہ شاعری

''آفتاب احمد نقوی ''نعت رنگ'' کے قافلے میں شامل تھے ان کے دو مضامین ''نعت رنگ'' نمبرا کی زینت بنے ہے ان میں ایک تخلیق پاکستان اور ہماری نعتیہ شاعری ہے اس میں انہوں نے گفتگو کا آغاز برصغیر میں تبلیغ اسلام کی ابتدائی کوششوں سے کیا ہے جس میں سب سے زیادہ فعال کردار صوفیائے کرام نے ادا کیا۔ان کے طریقہ تبلیغ میں دین کی تشریح یہی تھی کہ دین نام ہے اللہ سے محبت کا اور اس کے فرستادہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کا ان کے مطالعہ تاریک کا ماحصل یہ ہے کہ:

''مسلمان علماء صوفیا جن میں سے ایک غالب اکثریت شعراء کی تھی کے ہاں حمد و نعت کی یہ روایت کہیں اپنے نام کے ساتھ اور کہیں اپنے مفہوم کے ساتھ آگے بڑھی تا کہ مسلمانوں کی سیاسی بالا دستی جو سینکڑوں سالوں تک محیط ہے ۔پھر کمزور ہوئی اور ۱۸۵۷ء میں بالکل ختم ہوگئی۔ لیکن عشق رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وہ شمع اپنی لو دینے میں کبھی بھی پیچھے نہ رہی۔ البتہ یہ ضرور ہوا کہ سیاسی بالا دستی کے دنوں میں سرورکون و مکاں کا ذکر زیادہ تر شمائل و معجزات تک محدود رہا لیکن دورِ زوال میں یہ ذکر استمداد و استغاثہ کی صورت میں سامنے آیا''۔(۲۰)

چند مزید نعت نمبر

آفتاب احمد نقوی کا تعلق گورنمٹ کالج شاہدرہ، لاہور سے رہا ہے۔تدریسی ذمہ داروں کے ساتھ انہوں نے کالج کے مجلّہ اوج کی ذمہ داری بھی سنبھالی ہوئی تھی۔انہیں کی نگرانی اور ادارت میں اوج کا تاریخی نعت نمبر دو جلدوں میں شائع ہوا تھا۔ اس میں پاکستان میں نعت نمبروں کی روایت کے عنوان سے انہوں نے ایک تعارفی مضمون تحریر کیا تھا جس میں پاکستان میں شائع ہونے والے ۲۶ نعت نمبروں کا ذکر تھا۔زیرِ نظر مضمون اس کے تکمیل کی نوعیت کا ہے اس میں مئی ۱۹۷۲ سے ۳۰ مئی ۱۹۹۴ تک شائع ہونے والے خصوصی شماروں کا ذکر ہے۔

''ڈاکٹر نقوی نے ان خصوصی نعت نمبروں کا اجمالاً تذکرہ مرتب کیا ہے رسالہ ''محبوب'' لاہور (مئی ۱۹۷۲) شاعری، راولپنڈی (اپریل ۱۹۸۴) ''محراب و منبر'' کراچی (اکتوبر تا دسمبر ۱۹۸۹)''اوج'' لاہور (۹۳۔۱۹۹۲)''سیرت طیبہ'' کراچی (اگست تا اکتوبر ۱۹۹۳ء)''سیرت طیبہ'' کراچی (نومبر ۹۴۔۱۹۹۳)''القول السدید'' (مارچ تا مئی ۱۹۹۴)''بلال''، راولپنڈی (۳۰ مئی ۱۹۹۴ء)۔''(۲۱)

آفتاب کریمی

"میں سوچتی ہوں" (۲۲)

یہ سسٹر کا میلیابدر کی انگریزی نظم ہے۔ نظم طویل بھی ہے اور خیالات کا انبار بھی ہر انسان اپنی ایک زندگی گزار رہا ہے اس کی اپنی ترجیحات ہیں اس کے زمانے کے تقاضے ہیں اور ان کے مقابل اس کے اقدار ہیں نظریات ہیں جو توارث میں اس تک پہنچے ہیں جو اس کی ذات کا حصہ ہیں۔

نظم "میں سوچتی ہوں" "نعت رنگ" نمبر ۴ کی زینت ہے اس کے بارے میں بہتر تاثرات ڈاکٹر شگفتہ شیریں نے پیش کیے ہیں جو "نعت رنگ" نمبر ۵ میں یوں ہیں۔

> "جس نظر میں میری توجہ بالخصوص اپنی جانب مبذول کرائی وہ Sister Comilia Badar کی I Wonder ہے۔ ہماری تو ابتدا ہی اس تصور سے ہوتی ہے کہ خدا تعالیٰ کی ذات ہماری رگِ گلو سے بھی نزدیک تر ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر ہمارے نفس کے رواں رہنے کا باعث ہے پھر ایک ایسا تصور جس نے نہایت ہی سادہ الفاظ میں واضح کر دیا کہ ہماری زندگیاں ہمارا رہن سہن اخلاق کی ان تمام حدوں سے گزر چکا ہے"۔(۲۳)

آل احمد رضوی، سیّد:

نعت کا سفر

> "سید آل احمد رضوی ایک عالم بے بدل تھے قرآن مجید اور احادیث قدسی کے حوالے کے بغیر بات نہیں کرتے تھے انہوں نے نعت کے معنی مفہوم اور خصوصیات، عربی زبان اور شاعری سے اخذ کیے اور نعت کا سفر کے زیر عنوان نہایت عالمانہ انداز میں پیش کیے ہیں۔ خود خالق کائنات نے اپنے پیارے حبیب سرکار ابد قرار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعت سورۃ الانبیا ۱۰۷، الاحزاب ۴۵، نسا ۷۹، ۸۰، ۱۷۵، الفتح ۲۹ آل عمران ۱۴۴، المائدہ ۶۷، النجم ۳۔۴، الحشر ۷، الحجرات ۱، النور ۶۳، الم نشرح ۱ تا ۴ میں کی ہے۔ مقالہ نگار نے ان نعتوں کا ذکر بھی کیا ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد میں پڑھی جاتی تھیں یا جن کو لڑکیاں گاتی تھیں اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سن کر خوش ہوتے اور حوصلہ افزائی کرتے تھے۔" (۲۴)

ابراہیم ندوی، سیّد:۔

دکن کے چند نعت گوشعرا

''سید ابراہیم ندوی کا دکن کے چند نعت گوشعراء کےعنوان سے ایک مضمون نعت رنگ نمبر ۵، (ص ۱۵۵ تا ۱۶۰) میں چھپا ہے مضمون نگار نے صحیح عنوان قائم نہیں کیا اور مرتب نعت رنگ نے بلاغور کیے اسے باقی رکھ کر اپنی ذمہ داری سے پہلو تہی کی ہے۔ مضمون کا موضوع دکن کے چند عربی نعت گوشعراء ہونا چاہئے تھا کیونکہ مضمون میں دکن کے دکنی یا اردو شعراء کا ذکر نہیں ہے صرف عربی نعت گوشعراء کا تعارف ہے۔''(۲۵)

ابوالحسن علی حسنی ندوی، مولانا سیّد:۔

حمد ونعت کی دینی وادبی قدر و قیمت

''مولانا ندوی دور حاضر کے جید عالم اور صاحب نظر ادیب ہیں ان کی فکر اسلامی اقدار کی پابند اور اس کی ترویج وتفہیم کے لئے وقف رہی۔ ان کی نکتہ دانی کا جواب نہیں انہوں نے کیا خوب کہا کہ نبوت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بڑا کارنامہ یہ ہے کہ اس نے خدا سے تعلق کے خیال کو حقیقت، زندگی میں دو چار مرتبہ یا برسوں میں کبھی کبھی ہونے والے عمل کو صبح وشام کا مشغلہ اور روزمرہ کا معمول بنادیا (''نعت رنگ'' نمبر ۷، ص ۱۱) چنانچہ عبد ومعبود کے رشتے کے استحکام اور دوام کے لئے نبوت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور تعلیمات محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو ذرائع بتلائے ایک ذکر حمد خداوندی، دوسرے دعا ومناجات حمد کا فرض عبادت کا ادائی کے علاوہ ہر سانس میں ادا ہونا چاہئے۔''(۲۶)

ابوالخیر کشفی، ڈاکٹر سید محمد:۔

ہشام علی حافظ کی نعتیہ شاعری

''ہشام مورخ مدینہ علی حافظ کے صاحب زادے، عربی کے مشہور شاعر ہیں۔ نعت گوئی کی سعادت سے بہرہ اندوز ہیں۔ ان کا نعتیہ دیوان احبک، احبک، احبک یا حبیبی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ڈاکٹر سید محمد ابوالخیر کشفی کے زیر مطالعہ رہا ہے۔ وہ اس سے اس حد تک متاثر ہوئے کہ انہوں نے بے ساختہ ایک تاثراتی مضمون قلم بند کردیا۔''(۲۷)

محمد میرا بیٹا ہے

''ڈاکٹر ابوالخیر کشفی نے ''نعت رنگ'' نمبر۲، میں ہشام علی حافظ کے عربی نعتیہ دیوان پر اپنے تاثرات کو ایک مضمون کی صورت میں قارئین کی خدمت میں پیش کیا تھا ''نعت رنگ'' نمبر۳ میں اسی شاعر کی ایک نظم کا اردو ترجمہ پیش کیا ہے نظم کا عنوان عربی میں ہے ''لی ابن منلک اسمہ محمد'' ہے بیان کے مطابق ترجمہ بڑی حد تک لفظی ہے ہاں بھائیوں بہن کے بچوں جن کے نام محمد ہیں کی تفصیلات قدرے بدل گئی ہیں۔ نظم میں اسم محمد پر فخر سے خاندان کے ہر بچے کا نام اسی مبارک نام پر رکھ کر جو شادمانی حاصل ہو سکتی ہے اس کا عکس ساری نظم میں ہے یوں تو اصل لطف عربی نظم پڑھ کر اٹھایا جا سکتا ہے لیکن چوں کہ ڈاکٹر کشفی بھی اس نام کے دیوانے ہیں اس لئے انہوں نے نظم میں تاثیر بھرنے کی پوری کوشش کی ہے۔'' (۲۸)

اردو میں نعت کا مستقبل

''ایک زمانہ تھا جب ریڈیو بے حد مقبول تھا اس کی آواز شہروں کے پڑھے لکھے لوگوں کے حصار سے نکل کر دیہات کے کم پڑھے لکھے یا بے پڑھے لوگوں تک پہنچی اور نہایت دلچسپی اور توجہ سے سنی جاتی تھی۔ ذرائع ابلاغ کی ترقی خصوصاً ٹیلی وژن کی گھروں میں صاحب خانہ کی طرح حکمرانی اور پذیرائی نے ریڈیو کو پس ماندہ طبقوں تک محدود اور خود اس میڈیا کو پس ماندہ کر دیا ہے۔ ریڈیو پر عوام کی توجہ حاصل کرنے کے لئے نت نئے تجربات کیے جاتے تھے ان میں کسی موضوع کو فیچر کے انداز میں پیش کرنا بھی تھا ایک موضوع کو حصوں میں تقسیم کر کے کئی آوازوں کے ذریعے ادا کروایا جاتا اور تھوڑا سا ڈرامائی کیف پیدا کرنے کے لئے کہیں کہیں مکالمہ در انداز ہو جاتا تھا یہ انداز ریڈیو تک ہی بھلا لگتا ٹیلی وژن میں ناقابل برداشت اور تحریر میں کم اثر انگیز ثابت ہوتا ہے ڈاکٹر ابوالخیر کشفی نے اردو میں نعت کے مستقبل کو فیچر کا موضوع بنایا ہے۔'' (۲۹)

نعت اور گنجینۂ معنی کا طلسم

''ڈاکٹر ابوالخیر کشفی نے اس اہم اور طویل مضمون کی ابتداء میں ایک صراحتی نوٹ شامل کیا ہے اس سے ان کے قصد مطالب کی نوعیت اور مضمون کی اہمیت واضح ہوتی ہے۔

وہ اس تحریر میں کئی ادبی مسائل چھیڑنا چاہتے ہیں جو نعت رنگ کے قارئین کے لئے اجنبی تو نہ ہوں گے لیکن رویے میں مختلف ہوں گے ادبی اور لسانی مسائل وہ جن پر محفلوں میں اختلافی گفتگو ہوتی ہے بعض صاحبان تحریروں میں بھی ان کی طرف اشارہ کرتے ہیں مگر تفصیل سے گریزاں ہوتے ہیں شاید ان کے خیال میں نعت پر کچھ لکھنے سے ان کی تنقیدی حیثیت مجروح ہوگی میں نے نعت کے موضوعات کو اپنا موضوع نہیں بنایا مگر اسلوب اور موضوع کے درمیان لکیر نہیں کھینچی جاسکتی ۔اسی لیے موضوعات کا ذکر بھی آئے گا ظاہر ہے کہ ایک صنف سخن پر گفتگو کرتے ہوئے اس کے موضوعات سے یکسر اجتناب نہیں برتا جاسکتا ۔اس مطالعے کے پہلے اور دوسرے حصے کے بعض مباحث کا شاید نعت میں الفاظ کے استعمال سے راست تعلق ہو لیکن معنیہ، لغویہ اور فہمیہ کے بارے میں بھی چند باتیں مختصراً پیش کی گئی ہیں ۔''(۳۰)

نعت کے عناصر

''یہ مضمون ابقہ مضمون کے تسلسل میں ہے اس میں شاعری کے لوازمات کی بات عبدالرحمن بجنوری کے حوالے سے کی گئی ہے جو عناصر عام شاعری کے لوازمے ہیں وہی نعت کے بھی ہیں اس سلسلے میں بجنوری کے چند اہم نکات کا حوالہ دیا گیا ہے اور ان کی توضیح بھی کی گئی جیسے شاعری موسیقی اور موسیقی شاعری ہے ۔شاعر اشیاء کے خارجی پہلو سے گزر کر داخلی کیفیت تک پہنچتا ہے جب ہم اس کائنات کے مظاہر اور مناظر سے گزر کر ان کی حقیقت تک پہنچتے ہیں تو وہاں حقیقت محمودی جلوہ گر ہوتی ہے ۔تصور کو زبان سے ادا کرنے کا نام ہی لفظ ہے ۔''(۳۱)

نعت کے موضوعات

''ڈاکٹر ابوالخیر کشفی نے یہ مضمون محبت میں لکھا ہے جس رات یہ لکھا گیا اس کی صبح وہ مقدس سرزمین کی جانب راہ سفر اختیار کرنے والے تھے ۔اس لئے مضمون مختصر بھی ہے اور موضوع پر اتنی گرفت بھی نہیں جتنی عام طور پر ان کے تحریروں میں ہوتی ہے ۔ موضوع غور وفکر کا متقاضی ہے ۔''(۳۲)

غزل میں نعت کی جلوہ گری

''ڈاکٹر ابوالخیر کشفی اس دور میں بھی جب کہ مختلف مانوس اور نا مانوس ہیئتوں میں شعر گوئی کو ترقی کی علامت سمجھا جاتا ہے غزل کے گیسوئے تابدار کے اسیر اور آہوئے وحشی کے والہ وشیدا ہیں جس کی مذمت میں بڑے بڑے انقلابیوں نے لفظوں کے بیلچے اور خام خیالی کے ہتھوڑے ایک دو دن نہیں نصف صدی سے زائد عرصہ تک اٹھائے رکھے۔وہ تو نہ رہے لیکن غزل اپنی پوری توانائیوں اور تابناکیوں کے ساتھ زندہ بھی ہے اور سلامت بھی ہے۔غزل ایک صنف سخن ہی نہیں ہے وہ ہمارا ثقافتی ورثہ بھی ہے۔زیر نظر مضمون میں کشفی صاحب نے غزل کی حمایت اپنی پوری قوت اظہار سے کی ہے اس کے معلوم اور کم معلوم اوصاف سے آگہی بخشی ہے۔''(۳۳)

امین راحت چغتائی کی نعت گوئی

''ڈاکٹر ابوالخیر کشفی نے امین راحت چغتائی کی شخصیت کے تعارف کے ساتھ مضمون کا آغاز کیا ہے۔کشفی صاحب انہیں ''خاصان محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم'' کے بلند درجہ پر فائز کرتے ہوئے انہیں ذات اقدس سرور کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کا امین قرار دیا ہے۔''(۳۴)

نعت گوئی اور سیرت و نعت کی محافل کا مطالعہ

''کشفی صاحب جامعہ کراچی میں برس ہا برس سے تدریس کا فرض انجام دے رہے تھیں وہ صدر شعبہ اردو بھی رہے ہیں وہ اعلیٰ تعلیم کے نصاب سے خوب واقف ہیں اس کے بارے میں ان کے خیالات تصویر کے خدوخال کو پوری طرح پیش نہیں کرتے یہاں ہر مضمون کے نصاب پر بے مقصدیت کا غلبہ ہے ابتدائی درجوں سے لے کر اعلیٰ ترین درجوں تک اردو پڑھائی جاتی ہے لیکن یہ تعین کیے بغیر کہ کس درجے تک زبان کی تعلیم ہونا چاہئے اور کن درجوں میں ادب کی۔نصاب کا مقرر کرنا اور نصاب کی کتابوں کا مرتب کرنا کسی معیار کے مطابق نہیں۔کشفی صاحب نے ادب کو معاشرے کا حصہ قرار دیا ہے۔''(۳۵)

نعت کے جگنوؤں کے تعاقب میں........ماضی کا سفر

''ڈاکٹر ابوالخیر کشفی کا مضمون کیا ہے ''کھل جا سم سم'' کے وہ جادوئی الفاظ ہیں کہ عہد ماضی جنت نشان بن کر نگاہوں کے سامنے آگیا ہے۔لوگوں کے لئے عہد ماضی عذاب ہوتو ہو اس عذاب بداماں ماضی میں بھی تہذیب تمدن، اخلاق، وضع داری، احترام۔۔۔دل دہی دل بستگی کے اتنے ساماں تھے کہ آج کی ہزار رنگ روشنیاں ان اندھیروں میں جگمگاتے جگنوؤں پر نثار کیے جاتے ہیں جس ماحول کو تمام تر تہذیبی قدروں، آداب واحترام کے طریقوں کے ساتھ کشفی صاحب نے پیش کیا ہے۔''(۳۶)

ابوسعادت جلیلی:۔

سعداللہ مسیح جہانگیری کی فارسی نعتیں

''ابوسعادت جلیلی تحقیق کے آدمی ہیں اور وہ ان موضوعات پر قابو پانے کی کوشش کرتے ہیں جہاں تک رسائی کے تصور سے اہل تحقیق پریشان ہوجاتے ہیں۔ان کے کارناموں میں مبارزالدولہ اور کوجی للولال جی کے بارے میں تحقیقی کتب ہیں۔سعداللہ مسیح کو بھی اسی زمرے میں شامل کیا جاسکتا ہے اس کے سوانحی حالات اور فارسی تخلیقات نظم پر بھی ان کی کتاب شائع ہوچکی ہے۔''(۳۷)

ابوسفیان اصلاحی، ڈاکٹر:۔

ابوالعتاہیہ، ابونواس اور اسماعیل صبری کی حمدیہ شاعری

''موجودہ زمانے میں عربی زبان برصغیر جنوبی ایشیا کے مسلمانوں ے لئے بھی بڑی حد تک اجنبی ہوکر رہ گئی ہے۔علوم شرقیہ کے ماہرین کی تعداد بھی محدود ہے۔اس شعبے سے جو بھی تعلق رکھتے ہیں قابل احترام ہیں۔ڈاکٹر ابوسفیان اصلاحی بھی ان چند ماہرین علوم شرقیہ میں ہیں جن کے تبحر علمی کا زمانہ قائل ہے زیر نظر مضمون میں ان کے انکشافات یقیناً حیران کن ہیں کہ نعت سے قبل حمد کا درجہ آتا ہے لیکن نہ جانے کیوں عربی شعراء نے اس موضوع پر سرے سے توجہ ہی نہ دی۔عربی شاعری کی ابتداء سے موجودہ عہد تک چلے آیئے۔ماسوا ابوالعتاہیہ اور جدید عہد میں اسماعیل صبری کے کوئی

شاعر نہیں ملتا جس نے حمد پر براہ راست اشعار اور قصائد کہے ہوں ۔ اسماعیل صبری پوری عربی شاعری میں تنہا ایسا شاعر ہے جس نے اپنے دیوان کا آغاز حمد باری تعالیٰ سے کیا ہے ۔'' (۳۸)

شعراء الرسول ۔۔۔ ایک تعارف

''برصغیر جنوبی ایشیاء کے مشہور دینی درس گاہ ندوۃ العلما میں تدریسی خدمات انجام دینے والے عربی کے مشہور (مجلّہ البعث الاسلامی) کی ادارت کے فرائض انجام دیے نیز دنیائے اسلام کے مشہور عالم دین مولانا ابوالحسن علی ندوی کے زیر سایہ اپنی حیات بسر کرنے والے جنہیں دنیا سعید الاعظمی ندوی کے نام سے جانتی ہے انہوں نے شعراء الرسول کے عنوان سے ۵۵۴ صفحات پر مشتمل ایک کتاب مرتب کی زیر نظر مضمون اس کا تعارف ہے اس کتاب میں دربار رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چار نمائندہ شاعروں حضرت کعب بن مالک انصاری، حضرت حسان بن ثابتؓ، حضرت عبداللہ بن رواحہ انصاریؓ اور حضرت کعب بن زہیرؓ بن ابی سلمیٰ کا ذکر کیا ہے ۔'' (۳۹)

شوقی اور ان کا نعتیہ قصیدہ ''الہمزۃ النبویۃ''

''احمد شوقی مصر کے رہنے والے ہیں اور جدید عربی شاعری کی نمائندہ شخصیت شمار ہوتے ہیں ۔ ابتدا ہی سے ان کا تعلق تدریس سے رہا ۔ ۱۸۸۷ء میں اعلیٰ تعلیم کے لئے فرانس گئے ۔ اسی زمانے میں انہوں نے یورپ کی تہذیب اور ثقافت کا مطالعہ کیا ۱۸۹۱ء میں واپس آئے لیکن جلد جلاوطن ہو کر اسپین میں زندگی گزاری ۔

شوقی نے اپنی پوری زندگی عربی شاعری کے کاکل و گیسو سنوارنے میں گزار دی ۔ انہیں عربی شاعری کا علامہ اقبال کہا جاتا ہے ۔ بہت سے مقالے لکھے گئے ہیں جن میں دونوں شعراء کے افکار و نظریات کا موازنہ کیا گیا ۔ شوقی کی شاعری میں ملی احساسات سیاسی مشاہدات معاشرتی حالات ، بلاد شرقیہ کے کوائف اور عالم اسلام کے حوادث و واقعات کے تذکرے بڑے اچھے انداز میں ملتے ہیں ۔ شوقی اپنی شاعری کے آئینے میں آفاقی نظر آتے ہیں ۱۸۹۱ء سے ۱۹۱۵ء تک کی شاعری میں شوقی چھوٹے شاعر نظر آتے ہیں جلاوطنی کے دور کی شاعری میں ابھرتے ہوئے نظر آتے ہیں انہیں اپنے غم کے

ساتھ دنیائے انسانیت کا سوکھا ہوا چہرہ بھی نظر آتا ہے جلاوطنی کے ختم ہونے کے بعد جو انہوں نے شاعری شروع کی ہے اس کے مطالعے سے نکھر کر یہ چیز سامنے آئی کہ انہیں اپنی قوم سے بڑا گہرا رشتہ تھا اور وہ وطن کے مسائل سے متفکر نظر آتے تھے۔ ابوسفیان اصلاحی نے احمد شوقی کے تعارف اور ان کی شاعری کی خصوصیات کے بعد ان کے ایک نعتیہ قصیدے کو موضوع بنایا ہے اس کے پس منظر اور مشمولات سے متعارف کروانے کے بعد اس کے تقریباً سوا سو اشعار مع ترجمہ و تشریحات شامل مضمون کی ہیں جس سے شوقی کی شاعرانہ صلاحیتوں اور افتادِ فکر سے آگاہی ہوتی ہے۔" (۴۰)

ہندوستان میں عربی نعت گوئی، تحلیل و تجزیے کا ایک جائزہ

"یہ بھی ایک مقالہ کے تعارف پر مبنی مضمون ہے ڈاکٹر ابوسفیان اصلاحی کے بیان کے مطابق ڈاکٹر عبدالباری کی تحریک پر مسلم یونیورسٹی علی گڑھ نے ہندوستان میں عربی نعت گوئی کے موضوع پر مقالہ لکھنے کی اجازت محمد صدر الحسن ندوی کو دی۔ انہوں نے نہایت محنت سے یہ مقالہ لکھا اور ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی۔ یہ غیر مطبوعہ مقالہ ایک ہزار اکتالیس صفحات پر مشتمل ہے اور بہ زبانِ عربی ہے۔" (۴۱)

ابوسلمان شاہجہانپوری، ڈاکٹر:۔

شورش کاشمیری اور نعت گوئی

"اس مضمون کی ابتدائی جملوں سے اندازہ ہوتا ہے کہ ابوسلمان شہجہانپوری شورش کاشمیری سے غیر معمولی محبت اور عقیدت رکھتے ہیں۔ ان کلمات کے بعد ذہن اس بات کو قبول کرنے پر تیار ہو جاتا ہے کہ مضمون میں مدح ہی مدح ہوگی۔ چاہے وہ مدلل ہی کیوں نہ ہو۔ مضمون نگاری کی ذہنی نسبت کا پتہ اس سے بھی چلتا ہے کہ وہ شورش کے بارے میں خیالات کا اظہار کرنے سے پہلے زمیندار کے ادبی اسکول اور ظفر علی خان کی تربیت گاہ ذوق سے قارئین کو متعارف ہی نہیں مرعوب بھی کرنا چاہتے ہیں انہوں نے شورش کو اسی مدرسہ شعر کا فیضان یافتہ اور تربیت یافتہ قرار دیاہ ے جس کے بانی ظفر علی خان تھے۔" (۴۲)

ڈاکٹرابوسلمان نے مضمون کو یکسوئی کے ساتھ ذیلی سرخیوں کے تحت تقسیم کر کے لکھا ہے ابتدائی حصہ تمہیدی ہے جو کافی طویل ہوگیا ہے ان میں بعض حصوں کا تعلق نعت گوئی سے تو ہے شورش سے کم ہے مثلاً زمیندار کا ادبی اسکول ظفر علی خاں کی تربیت گاہ ذوق غزل کی خصوصیات اور نعت عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور اس کا تقاضا نعت میں اسراف وتدبیر نعت کی زبان، نعت کا محبوب، محبت کی کسوٹی، بلاشبہ ان میں مباحث لائق غور ہیں اور دو ایک امور سے اختلاف بھی کیا جا سکتا ہے انہوں نے جس طرح تمہید کو ذیلی سرخیوں میں تقسیم کیا ہے اس طرح شورش کی نعت گوئی کی خصوصیات کو واضح کرنے کے لئے بھی ذیلی سرخیاں قائم کر کے قاری کے لئے آسانی فراہم کر دی۔ جیسے شورش کا نعت رنگ ربیع الاول کے جشن مدینے سے عشق شب جائے کہ من بودم، شبلی سے ایک خاص نسبت، آتش شوق فخر وافتخار نعت گوئی کے مقتضیات، رسول خدا کے دشمنوں کا دشمن، ۷ ستمبر کا عظیم الشان واقعہ، شورش کی نعت اور زبان، شورش کی نعت گوئی اور سیاسی تحریکات وغیرہ۔ ان عنوانات کے تحت فاضل مقالہ نگار نے نہ صرف عقیدت مندانہ توصیفی تبصرہ کیا ہے بلکہ لاتعداد اشعار کے حوالے سے اپنی باتوں اور استدلال کو منوانے کی کوشش کی ہے بہر حال ایک مجموعی تاثر شورش کی نعت گوئی کے بارے میں قاری کے ذہن میں مرتب ہوتا ہے۔ اس تاثر میں ان کے کلام کا بڑا ہاتھ ہے جب کہ تبصرہ ثابت کہیں صحیح ثابت ہوا ہے اور کہیں نہیں۔ شورش حب رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں ڈوبے ہوئے تھے ان کا کلام اس کا شاہد ہے لیکن ان کے کلام میں جذبات کی فراوانی کے باوجود اثر پذیری کم ہے ان کا لہجہ بلندی آہنگ اور خطیبانہ ہوتا ہے جو اردو شاعری کے مجموعی مزاج سے مطابقت نہیں رکھتا ہے ڈاکٹر ابوسلمان نے اشعار کے حوالوں کے ساتھ ساتھ نثر کے اقتباسات بھی دیے ہیں ان نثر پاروں میں جذباتیت کچھ زیادہ ہی ہے اور آہنگ خطیبانہ ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ دانستہ ابوالکلام کی لہجے پر لکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ طرز آزاد شے دیگر ہے اس میں خطابت ہے تو معلومات کے ڈھیر بھی ہیں اور فلسفہ و فکر کی آمیزش بھی ہے۔ یہ شعبے شورش سے پہنچ سے باہر کے ہیں۔

شفقت رضوی کی دو نئی کتابیں

''اس مضمون میں احمد صغیر صدیقی نے شفقت کی دو کتابوں اردو میں حمد گوئی چند گوشے اور اردو میں نعت گوئی چند گوشے پر اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے کتاب کے عنوانات کا ذکر کرنے کے بعد انہوں نے لکھا ہے مندرجہ بالا عنوانات کو دیکھ کر یقیناً آپ کو بھی میری طرح مایوسی ہوگی کتاب کے نام سے خیال پیدا ہوتا ہے کہ اس مین اردو حمد کے آغاز اس کے ارتقا اس کی صورتیں اس کے موضوعات اقسام اس پر مختلف زبانوں کے اثرات میلانات، رجحانات، قدیم وجدید اسالیب کے نشانات محرکات، ماخذات اس کی فنی اور فکری جرائد حمدیہ شروع کو فروغ دینے والے اہم شعراء ان کے خلاف کے

تجزیے اوراس کے حدود وغیرہ سے سیر حاصل بحث کی گئی ۔(۴۳)

احمد ہمدانی:۔

جدید اردو نعت اور علامت نگاری

''اردو نعت کے مختلف ادوار میں طرز بدلتا رہا ہے اس کی وضاحت میں احمد ہمدانی نے لکھا ہے کہ ایک زمانہ تھا جب نعت گوئی میں کنبہ رسالت کو اجاگر کرنے پر زیادہ زور دیا جاتا تھا۔ محسن کاکوروی دبستان کے معتبر نمائندہ ہیں۔عشق رسالت کے گہرے جذبات کے ساتھ ساتھ بالخصوص مولانا حالی ے مسدس کے بعد سے امت مسلمہ کو تعلیمات اسلامی پر عمل پیدا ہونے کی دعوت کا سلسلہ موثر انداز سے شروع ہوا جسے افادی یا مقصدی ادب کہہ سکتے ہیں۔ یہ موضوعات ایک دوسرے سے الگ کر کے نہیں برتے گئے بلکہ ہر زمانہ میں یہ سب موضوع ایک ساتھ بھی برتے جاتے رہے۔تاہم مخصوص حالات میں کسی ایک موضوع پر زیادہ زوراس زمانہ کے حالات کے مطابق دیا جاتا رہا۔اب جدید نعت میں علامت نگاری کے تجربے ہورہے ہیں۔جن میں بعض بہت کامیاب ہیں۔اس سلسلہ میں مضمون نگار نے نذیر قیصر، رشید قیصرانی حفیظ تائب اورسرشار صدیقی کو علامت نگار نعتیہ شاعر قرار دیتے ہوئے ہر ایک کے اشعار ان کے علامتوں کی وضاحت کے ساتھ پیش کیے ہیں۔''(۴۴)

ادیب رائے پوری

نعتیہ ادب میں تنقیدی شعور کا جمود

''ادیب رائے پوری نے نعتیہ شاعری کے حوالہ سے ایک اہم بحث کا آغاز کیا ہے ایک نعت ہی پر منحصر نہیں سارے مذہبی اور نیم مذہبی لٹریچر کا یہی حال ہے۔اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ اس قسم کے ادب کو تقدس کا لبادہ پہنا کر احترام کی ایسی چیز بنائے رکھا گیا جو چومنے آنکھوں سے لگانے اور طاق میں سجانے کے قابل تھی۔دوسرے مغرب زدہ نقادوں نے مغربی فکر کی خوشہ چینی میں ان کی لے سے لے ملاتے ہوئے اسے موضوعاتی شاعری قرار دیا جو لائق تنقید نہیں مذہبی لٹریچر کے حوالے سے کیا عام نوعیت

کہ ادیب اور شاعری کے بارے میں بھی ہماری سوچ صرف کے درجے سے آگے نہیں بڑھی ہے۔ سابقین میں اتنا تو شعور تھا کہ وہ اپنی پسند مطابق شعر کو اچھا یا برا کہہ دیتے تھے معاصرین کا یہ حال ہے کہ مغرب کی عینک لگا کر پڑھتے ہیں اور غیروں کی زبان میں شرح آرزو کرتے ہیں اس لئے نہ تو انفرادی فکر کو فروغ ملا نہ تنقید کے اصول اور اس کا معیار متعین ہوا ادیب رائے پوری نے اسی جانب توجہ دلائی ہے۔" (۴۵)

غالب کے فارسی کلام میں نعت

"اس مضمون میں معلوم ہوتا ہے کہ ادیب رائے پوری بھی کشتہ انداز کلام غالب ہیں انہوں نے مضمون کی ابتداء میں تنقید اور مشکلات تنقید کے حوالہ سے بھی کارآمد باتیں کہی ہیں۔ طویل ابتدائی کلمات کے بعد جب وہ غالب کی بات کرتے ہیں تو ان کی کہی ہوئی فارسی حمد اور نعتیں ان کے لئے مشعل راہ بن جاتی ہیں غالب کی حمد کیا ہے وہ اپنے خالق کی بارگاہ میں بصد عجز و انکسار اعتراف گناہ اور خطاپوشی درگزری کے لئے نغمہ سرا ہوتا ہے۔ تو الفاظ میں وہی سحر انگیزی کے ساتھ شوخی میں جو کچھ کہتا ہے اس ڈھنگ سے کہنے والا ہمارے ادب میں کوئی دوسرا نظر نہیں آتا۔" (۴۶)

اسحاق قریشی، ڈاکٹر محمد

نعت سرور کائنات۔۔۔ایک منفرد صنف سخن

"ڈاکٹر محمد اسحاق قریشی نے نعت گوئی کے محرکات فنی خصوصیات ولوازمات اور احتیاط کے حوالے سے اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے ان کے خیال میں نعتیہ شاعری کو مداحیہ شاعری بھی کہا جا سکتا ہے اور مدحیہ شاعری تین عناصر سے تشکیل پاتی ہے۔ وہ زبان، ادب اور شعری روایات اور سیرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے استفادہ کی صلاحیت کے ساتھ جذبات محبت وعقیدت کے اظہار کا سلیقہ (ص ۱۴) ان عناصر کی تشریح میں مضمون نگار نے پورے زور قلم کا سہارا لیا ہے وہ نعت گوئی کو تلوار کی دھار پر چلنے کے مماثل قرار دیتے ہوئے احتیاطی رویوں کا احساس دلاتے ہیں۔" (۴۷)

مدح نگاری کی روایت اور مدح رسالت

''ڈاکٹر محمد اسحاق قریشی نے عام انسانوں کی مدح اور مدح رسول اکرم کے درمیان جو حقیقی فرق ہے اس کی وضاحت کے لئے یہ مضمون تحریر کیا ہے اس سے دعا کی علمیت، قابلیت اور قدرت استدلال آشکار ہیں وہ سنبھل سنبھل کر ہر نکتہ پر اس طرح بحث کرتے اور دلیل لاتے ہیں کہ قاری کو ہم نوا بناتے جاتے ہیں۔'' (۴۸)

شعر کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رائے

''مضمون کی ابتداء میں ڈاکٹر محمد اسحاق قریشی نے شعراء کی تعریف کے بارے میں اقوال پیش کر کے نتیجہ نکالا ہے کہ شعر یوں تو وزن وقافیہ کے ضابطوں سے ترتیب دیا ہوا ایک قطعہ کلام ہے مگر دراصل یہ شاعر کے اندرونی جذبے اور داخلی شعور کی ایسی سچی آواز ہے کہ ہر سامع اسے اپنے دل کی پکار اور روح کی تڑپ خیال کرتا ہے وہ نہ صرف جذبوں کا عکاس ہے بلکہ سب جوانب کا جامع ہے اور تمام مقومات کا ایسا مجموعہ ہے جس میں یہ سب ایک دوسرے میں پیوست ہو کر ایک وحدت اور ایک اکائی بن گئے ہیں۔'' (۴۹)

نعت اور نقد نعت، چند گزارشات

''ڈاکٹر محمد اسحٰق قریشی نے نعت کے محرکات مختلف ادوار کے رویوں اور نعت کی اساس کے حوالے سے اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے جو توجہ طلب بھی ہیں اور نعت گویوں کے لئے رہنما بھی ان کے ایمان اور عقیدہ کے مطابق نعت کا سفر تخلیق آدمؑ سے ہی شروع ہو گیا تھا اور اگر وجہ تخلیق کا محرک پیش نظر ہو تو یہ سفر بہت پہلے سے جاری ہے۔'' (۵۰)

اسلم فرخی، ڈاکٹر:۔

تابش دہلوی کی نعتیہ شاعری

''تابش دہلوی عہد حاضر کے اساتذہ سخن میں شمار ہوتے ہیں اور اسلم فراخی جامعہ کراچی کے استاد رہ چکے تھے۔ ایک استاد کے کلام پر ایک استاد کا تبصرہ ایک طرح سے اجتماع اساتذہ ہی سے ہر دو اساتذہ ہیں تو عہد حاضر کے لیکن نمونہ ہیں عظمت رفتہ کی شائستگی نفاست اور رکھ رکھاؤ کا تابش کی غزل اور نعت ہر دو میں ان کی شخصیت کا نکھار

موجود ہے۔''(۵۱)

اسلوب احمد انصاری، ڈاکٹر

حفیظ تائب کی نعت گوئی ''وہی یٰسین وہی طٰہٰ'' کے حوالے سے

''وہی یٰسین وہی طٰہٰ حفیظ تائب کی نعتیہ کلام کا مجموعہ ہے۔یہ مضمون اسی مجموعہ پر تبصرہ کی نوعیت کا ہے مضمون کی ابتداء میں نعت گوئی کے محرکات کا ذکر کرتے ہوئے برصغیر جنوبی ایشیاء میں نعت کو مسلم وغیر مسلم شعراء کی مساعی کی تعریف کی گئی اور پھر نعت لکھنے کی اساس کا ذکر کیا ہے۔جس میں مضمون نگار کا خیال ہے کہ اپنی ذات کی نفی اور ممدوح میں ذات کی تحلیل کے بغیر نعت گوئی کا حق ادا نہیں ہوسکتا موجودہ زمانہ کی تحریروں کا رویہ بن گیا ہے کہ جب بات کی جائے تو آدھی اردو میں ہو اور آدھی انگریزی اور پھر مغرب کی جانب رخ کیے بغیر سجدے کا تصور بھی نہیں کیا جاتا یہی حال مضمون نگار کا ذکر نعت سے ہٹ کر حضرت عیسیٰؑ کے مصلوب ہونے کا مغربی شاعری میں جو رویہ رہا ہے اس کی قصیدہ خوانی کو اولیت دی ہے۔''(۵۲)

اشفاق، ڈاکٹر سید رفیع الدین:۔

حضرت حفیظ تائب کی نعت گوئی

''حضرت حفیظ تائب پاکستان کے ممتاز نعت گو ہیں۔ڈاکٹر رفیع الدین اشفاق نے ان سے چندروزہ ملاقاتوں سے نتیجہ نکالا کہ ان کی شاعری اسوہ رسول کریم کی تعبیر وتعبیر ہے۔اسی طرح ان کی زندگی اپنے طور پر اسی اسوہ حسنہ کا نمونہ ہے جو عنوان ان کی شاعری کا ہے وہی عنوان ان کی زندگی کا ہے انہوں نے اپنی شاعری کا ذکر نبی کے لئے وقف کر دیا ہے۔ان کی شخصیت کا دلنواز خاکہ پیش کرنے کے بعد ڈاکٹر اشفاق نے ان کی نعتیہ شاعری کے خدوخال بیان کیے ہیں۔''(۵۳)

مسرور کیفی کی نعت گوئی

''ڈاکٹر رفیع الدین اشفاق نے نعت گو شعراء کو وہ طبقات میں تقسیم کیا ہے ایک طبقہ وہ ہے جس نے اس فن کو اصلاح قوم کے لئے برتا اور اسوہ حسنہ کو اجاگر کرنا ان کا مقصود رہا

دوسرا طبقہ وہ ہے جس نے حُب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گیت صرف حب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اظہار کے لئے گایا وہ اس طبقہ میں مسرور کیفی کو بھی شامل کرتے ہیں جنہوں نے نعت گوئی کی ابتداء۱۹۷۲ء میں کی ان کا پہلا مجموعہ ۱۹۷۸ میں اور نواں ۱۹۹۲ میں شائع ہوا اس سے ان کی زود گوئی کا اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ قلیل عرصہ میں انہوں نے اتنی نعتیں کہیں کہ نو مجموعے مرتب ہو گئے۔''(۵۴)

افضال احمد انور، پروفیسر:۔

نعت خوانی کے آداب اور اصلاح احوال و متعلقات

''پروفیسر افضال احمد انور کا زیر نظر طویل مضمون کئی اہم پہلو سمیٹے ہوئے ہے نعت کہنے والا نعت گو اور نعت کو خوش الحانی سے محفل میں پڑھنے والا نعت خوں ہوتا ہے۔ان میں امتیاز کرنا مشکل ہے دونوں کی اہمیت اپنی اپنی جگہ مسلم ہے مضمون کا پہلا حصہ اسی بحث سے متعلق ہے دو درجن اہل علم کی آراء کے ذریعہ نعت گوئی اور نعت خوانی کے حسن کو اجاگر کیا ہے۔''(۵۵)

اقبال کی نظم ''ذوق و شوق'' حمد یا نعت

''اقبال کی نظم ذوق و شوق پر اکثر مباحث ہوتے رہے ہیں کہ یہ حمد ہے یا نعت ہے؟ اختلاف کی وجہ ابہام ہے جو نظم کی ابتداء سے آخر تک طاری ہے اقبال نے کسی شعر میں کھل کر نہیں بتلایا کہ ان کا مخاطب کس سے ہے قاری پر فیصلہ چھوڑ دیا گیا ہے۔کہ وہ مبہم اشاروں میں مخاطب کو تلاش کرے چناں چہ افضال احمد نے اپنی تحقیق اور تفتیش کے دوران ان کو تلاش کر لیا ہے۔''(۵۶)

تنقید نعت کی اہمیت اور اس کی مثبت جہتیں

''پروفیسر افضال احمد انور نے اس حقیقت کے اظہار سے مضمون کا آغاز کیا ہے کہ نعت اردو میں قدیم ترین صنف شاعری ہونے کے باوجود نہ تو اسے طویل عرصہ تک بطور صنف سخن تسلیم کیا گیا اور نہ اس پر تنقید کی ضرورت کو محسوس کیا گی ا اس جمود کو ڈاکٹر رفیع الدین اشفاق نے توڑا اور پہلا مقالہ ۱۹۵۵ء میں تحریر کیا جس پر انہیں ڈاکٹریت کی

ڈگری تفویض کی گئی ان کے بعد ایسی کتابیں منظر عام پر آئیں جن میں نعت کی تاریخ، نعت پر تنقید کے جامع نقوش محفوظ کیے گئے۔" (۵۷)

اقبال جاوید، پروفیسر محمد

بانگ درا کی نعتیہ تب وتاب

"علامہ اقبال کے کلام میں روایتی انداز کی نعت نہیں ملتی لیکن جب کبھی وہ اپنے فکر اور فلسفہ کو پیش کرتے ہیں۔ امت مسلمہ کے لئے ماضی پر نظر دوڑاتے ہیں اور اس کی حال کا تزکیہ کرتے ہیں تو رسول اللہ کی یاد انہیں ستانے لگتی ہے۔ مسائل پر گفتگو کے دوران اشعار میں ایسے اشارے آجاتے ہیں جو نعت کا پہلو لیے ہوتے ہیں یا جو حضور کی یاد کی مہک سے معمور ہوتے ہیں۔ پروفیسر محمد اقبال جاوید نے بانگ درا کا گہرا مطالعہ کرکے ان جواہر ریزوں کو چننے کی کوشش کی ہے۔ جو حضور کی یاد کی چمک سے روشن ہوتے ہیں۔" (۵۸)

نعت کہیے مگر احتیاط کے ساتھ

"آج کل نعت کوئی شہرت، عزت اور زر کی کمائی کا آسان ذریعہ ہے اس لئے ہر کوئی جو بہ زعم خود شاعر نعت کہنے کو لوازمہ شعر گوئی خیال کرنے لگا ہے ان کو یہ نہیں معلوم کہ نعت ایک پاکیزہ صنف ہے اور پاکیزہ نفس ہی کو نعت کہنے کا حق ہے۔ مضمون نگار کے خیال میں نعت کہنے سے قبل حضور سے تعلق کی کوئی صورت پیدا کر لینا ضروری ہے۔" (۵۹)

غالب کی ایک نعتیہ غزل:

محمد اقبال جاوید نے اس مضمون میں غالب کی اس فارسی نعت کو موجوع بنایا ہے جس کا مطلع ہے:

حق جلوہ گر زطرز بیانِ محمد است

آرے کلام حق بہ زبانِ محمد است (۶۰)

مضمون نگار نے ہر ایک مصرع کی جداگانہ تفصیلی تشریح کی ہے اور نفس مضمون کے ساتھ تعلیقات پر بسیط اظہار خیال ہے۔

نیاز فتح پوری اور ان کی نعت سرائی

پروفیسر اقبال جاوید کا یہ مضمون ایک نہیں کئی ایک موضوعات کا احاطہ کرتا ہے جیسا کہ ان کی اکثر تحریروں کا خاصہ ہے اس کی

ابتدائی حصے میں نیاز فتح پوری ہیں بچپن سے لے کر دیو قامت شخصیت بننے تک درمیانی حصے میں وہ ایک صحافی، شاعر، نثر نگار ہیں۔

مضمون نگار کا انکشاف یقیناً حیران کن ہے کہ رسالہ ''صوفی'' میں نیاز کی اتنی شعری اور نثری تحریریں ہیں کہ ایک کتاب مرتب ہوسکتی ہے۔ جن حضرات نے نیاز پر کام کیا ہے یا جوان کے نام سے دکان سجائے بیٹھے ہیں وہ ان تخلیقات سے بالکل واقف نہیں ہیں ان کا مواد نہ تو افادات نیاز میں ہے اور نہ نگار نیاز نمبر حصہ اوّل میں۔

> ''نیاز اور صوفی کے مدیر محمد الدین اعوان کے درمیان رشتہ مودت استوار تھا۔ یہاں تک کہ جب مدیر صوفی کے صاحبزادے اعلیٰ تعلیم کے لئے انگلستان روانہ ہوئے تو نیاز نے اظہار محبت کرتے ہوئے ایک نظم بھی لکھی تھی۔'' (۶۱)

حضرت نیاز کے حب رسول کے حوالہ سے مضمون نگار نے لکھا ہے کہ میرے پیش نظر ان کی وہی تحریریں ہیں جن میں حب رسول اور مدحت رسول نمایاں ہے اور بالخصوص ان کا نعتیہ کلام! انہوں نے نیاز کے ایک فارسی نعتیہ قصیدہ کا ذکر کیا ہے جو فروری ۱۹۱۶ء کے رسالہ صوفی میں شائع ہوا تھا۔ ان میں ۱۵۴ اشعار ہیں۔

حمد عبد شکور کا فخر اور عبد مجبور کا سہارا

> ''پروفیسر محمد اقبال جاوید نے حمد کے موضوع پر اپنے گراں قدر خیالات کا اظہار کیا ہے عام طور پر شکر اور حمد کو ہم معنی سمجھا جاتا ہے مضمون نگار نے ان کو مختلف قرار دیا ہے شکر صرف متعدی صنعتوں پر ہوتا ہے جب کہ حمد ہر صفت پر کی جاتی ہے۔ لازم پر بھی اور متعدی پر بھی ص ۱۶۰ اس کی مزید وضاحت فرمان نبوی فرمان حضرت علی اور کلام مولانا امین احسن اصلاحی سے کی گئی ہے۔ حمد اللہ کی لازم قرار دی ہے۔ الحمد اللہ کے کلمہ کو اللہ کا پسندیدہ کلمہ قرار دیا ہے مالک دو جہاں کا کوئی نام صرف اللہ ہی ہوسکتا ہے۔'' (۶۲)

شیخ سعدی کی نعتیہ تب و تاب

> ''شیخ سعدی کے بارے میں مضمون نگار کا خیال یہ ہے جو صدفی صد درست اور صحیح ہے کہ شیخ سعدی کے بارے میں ہماری اکثریت بھی جانتی ہے کہ وہ گلستان اور بوستان کے مصنف ہیں۔ گلستان اور بوستان کیا ہے؟ اس کے بارے میں نئی پود کم وبیش نابلد ہے کیوں کہ یہ پود اسلاف کے علمی اور روحانی ورثے سے کٹ گیا ہے۔ وہ سعدی کا تعارف ایک عظیم غزل گو شاعر کی حیثیت سے کراتے ہیں جس نے غزل کو قصائد اور

تشبیب سے الگ کر کے ایک الگ صنف سخن کے طور پر پیش کیا۔اسی کے ساتھ وہ ایک ایسا نکتہ بھی بیان کرتے ہیں جو لائق غور اور بحث کا موضوع بھی بن سکتا ہے فلسفانہ رموز، حکیمانہ نکات اور متصوفانہ بصائر کے اظہار کے لئے فارسی زبان اپنے دائرہ اثر اور حلقہ تفہیم وافہام کے اعتبار سے عربی کی نسبت کہیں موزوں اور مناسب ہے۔''(۶۴)

☆۔ آہ.........حافظ لدھیانوی (۶۵)

☆۔ سراج الحق حافظ لدھیانوی (۶۶)

سراج الحق حافظ لدھیانوی (۷ جولائی ۱۹۲۰ء تا ۱۶ اکتوبر ۱۹۹۹) کے انتقال پر پروفیسر اقبال جاوید جن سے بے حد محبت رکھتے اور ان کے مداح بھی تھے۔اپنے رنج وغم کو الفاظ کے سہارے بیان کرنے اور کیفیت درد دل کو کم کرنے کی سعی میں یہ مضمون لکھا اس مضمون کا ہر ہر حرف غماز ہے کہ وہ ایک بے قابو قلم سے نکل رہا ہے۔لکھنے والے کو نہ دماغ پر قابو ہے اور نہ دل پر اور نہ قلم پر۔حافظ لدھیانوی اردو شعری ادب کا سرمایہ گراں تھے۔غزل اور تغزل ان کے مزاج میں داخل تھے ج کہ ان کا شغف نعت گوئی سے تھا۔

قصیدۂ بردہ شریف، کچھ اور منظوم اردو تراجم

''ڈاکٹر سید یحییٰ نشیط نے اپنے ایک مضمون مطبوعہ نعت رنگ نمبر ۸ میں قصیدہ بردہ شریف کے چار منظوم اردو تراجم کا ذکر کیا تھا۔موضوع کے لحاظ سے اسے تشنہ اور نامکمل جان کر پروفیسر اقبال جاوید نے دیگر (۱۶) تراجم کا احوال رقم کر کے بڑی حد تک تکملہ کی صورت پیدا کر دی ہے۔''(۶۷)

مضمون نگار نے جن تراجم کا تذکرہ کیا ہے ہو یہ ہیں۔

''(۱) قصیدہ بردہ منظوم اردو، فارسی محمد حسین خاں (مطبوعہ ۱۹۲۹ء، دہلی) (۲) قصیدہ البردہ: پروفیسر سید محمد علی (مطبوعہ ۱۹۵۱ء: پشاور) (۳) قصیدہ بردہ شریف منظوم ترجمہ، فیاض الدین نظامی (مطبوعہ ۱۹۰۷ء: کراچی) (۴) قصیدہ بردہ منظوم ترجمہ: عبداللہ بلال صدیقی (مطبوعہ ۱۹۷۰ء: کراچی) (۵) قصیدہ بردہ منظوم ترجمہ: محمد سعید دہلوی (مطبوعہ ۱۹۷۷ء: لاہور) (۶) قصیدہ بردہ منظوم ترجمہ: مہر عبدالحق (مطبوعہ ۱۹۷۸ء: ملتان) (۷) قصیدہ بردہ شریف منظوم ترجمہ: حکیم حیدر امرتسری (مطبوعہ لاہور) (۸)

قصیدہ بردہ منظوم (آزاد نظم): ڈاکٹر سید ابوالخیر کشفی۔'(۶۸)

بیدم شاہ وارثی کی نعتیہ تاب وتب

''غلام حسین بیدم شاہ وارثی غزل اور نعت دونوں اصناف میں کمال رکھتے ہیں لیکن ادب میں ان کے مقام کے تعین کی کوشش کبھی نہیں کی گئی ۔مضمون نگار کے خیال کے مطابق اردو کلام قوالوں اور سازندوں کے نرغے میں یوں آیا کہ اپنی ادبی حیثیت کھو بیٹھا اور سر بازار قصاں ہو کر رہ گیا۔''(۶۹)

ان کے حالات زندگی ان کے صاحبزادہ ایاز وارث وارثی کے الفاظ میں تحریر کرنے کے بعد ان کی شاعری کے بارے میں بیخود موہانی، سید اختر وارثی، حکیم ابوالعلا، ناطق لکھنوی، مولانا شفق عماد پوری، فصاحت جنگ جلیل مانک پوری، آغا شورش کاشمیری، مولانا حسن نظامی وغیرہ کی آراء سے بیدم وارثی کے ادبی مقام کے تعین کی سعی کی ہ

اسم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم..........نعت کے آئینہ میں

''پروفیسر اقبال جاوید کی نثر نگاری میں تزئین اور آرائش کی جو دانستہ کوشش ہوتی ہے اس کے بارے یں ہم لکھ چکے ہیں۔اس سے چاہے جملوں میں کتنا ہی حسن پیدا ہو قاری کو خواندگی اور تفہیم میں دشواری کا سامنا کرنا پڑتا ہے ویسے بھی تحقیق اور تنقید میں لفظی نمائش کو قدر کی نظر سے نہیں دیکھا جاتا اس نوع کے مضامین سادہ اسلوب پر مبنی عبارت کے متقاضی ہوتے ہیں۔''(۷۰)

نعت اور آداب نعت گوئی..........افادات کشفی کی روشنی میں

''پروفیسر (اقبال جاوید) صاحب نے جناب ابوالخیر کشفی کی نعت رنگ ہی میں مطبوعہ تحریروں اور کچھ کتابوں کے دیباچوں کے اقتباسات کو سانے رکھ کر جو مفصل تحریر پیش کی ہے اس میں مقالہ نگار کے اصل ممدوح تو جناب ابوالخیر کشفی ہیں کیوں کہ وہ نعت اور نعت گوئی کے آداب ومحاسن کو ان ہی کے زاویہ فکر و نگاہ سے پیش کرتے ہیں۔تاہم پروفیسر صاحب نے اپنے اسلوب نگارش کے جوہر بھی خوب دکھائے ہیں اور جابجا خود کو کشفی صاحب سے ہم آہنگ کیا ہے۔تحریر میں کہیں مبالغہ ہے تو کہیں مغالطہ۔''(۷۱)

ظہور قدسی، پس منظر (اردو نعت کے آئینے میں)

''مضمون نگار نے اپنی تحریر کے آخری حصے میں حضور کی ولادت باسعادت کے بارے میں ارخ اور شعری روایات کا جائزہ لیا ہے یہ امر مسلمہ ہے کہ حضور کی ولادت ماہ ربیع الاول اور پیر کے دن ہوئی ہے اس کی تائید شعراء نے بھی کی ہے لیکن ان روایت کو جو تواریخ سے ثابت نہیں رد کر دیا ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت جس خوشی اور شادمانی کو ساتھ لے کر آئی تھی وہ جذبات انسان کے پاکیزہ جوہر ہی کہے جا سکتے ہیں ان لمحات پاکیزہ کو شاعر نے الفاظ میں مقید کرنے کے نئے میلادنامے لکھے ہیں ان کی تعداد سینکڑوں سے گزر کر ہزاروں تک پہنچتی ہے۔ان ہی میں سے حافظ لدھیانوی، حفیظ تائب، حفیظ جالندھری، نازش قادری، جگن ناتھ آزاد، عاصی کرمانی، احسان دانش، انور جمال کے جذبات کی ترجمان جن اشعار سے ہوتی ہے ان کا ایک حسین انتخاب مضمون کا حصہ ہے۔'' (۷۲)

خالد شفیق اور ان کی نعت گوئی

''یہ بھی حسن اتفاق ہے کہ نعت رنگ ۱۵ میں پروفیسر محمد اکرم رضا نے اپنے مضمون کاروان نعت کا شوق منزل آشنائی میں رسالہ شام سحر کا تحسین آمیز ذکر چھیڑا شفقت رضوی نے رسالہ شام وسحر کے نعت نمبروں کا تجزیاتی اور تنقیدی جائزہ پیش کیا اور پروفیسر مھمد اقبال جاوید نے خالد شفیق اور ان کی نعت گوئی پر اظہار کیا گیا ہے یہ مضامین ایک ہی سلسلے کی کڑیاں ہیں کہ خالد شفیق نعت گو بھی ہیں نعت کے خدمت گزار بھی ہیں اور شام و سحر میں ان کی منظوم ور منثور تحریریں بھی چھپی ہیں اور شنیدہ ہے کہ شام وسحر کے نعت نمبروں کی ترتیب و پیش کش میں پس پردہ ان کی ہی کاوشیں رہی ہیں پروفیسر اقبال جاوید نے اس ہمہ جہت شخصیت کی ستائش میں کسی پہلو کو نظر انداز نہیں کیا ہے۔'' (۷۳)

اقبال حسین، ڈاکٹر محمد

بہزاد لکھنوی کی حمد و مناجات کا تنقیدی مطالعہ

بیسویں صدی اہم حمد، نعت اور مناجات کہنے والے شاعروں میں بہزاد لکھنوی ممتاز مقام پر فائز ہیں۔

''سردار احمد خاں بہزاد لکھنوی زیادہ کتابی تعلیم سے بہرہ اندوز نہ ہونے کے باوجود اردو عربی اور فارسی میں اچھی لیاقت رکھتے تھے معاشی جدوجہد نے انہیں بمبئی کی فلمی دنیا میں گزر بسر کرنے پر مجبور کیا۔ وہاں سے چھٹکارا ملا تو آواز کی دنیا ئے ریڈیو سے وابستہ رہے۔ ہر جگہ انہوں نے وہاں کے تقاضوں کے مدنظر شاعری کی اور اس کے ساتھ دل کا احوال بھی قلم بند کرتے رہے۔ یہی دل کا احوال ہے جو ان کے ایک درجن سے زائد مجموعہ ہائے کلام کی زینت بنا۔ اقبال حسین نے ان کی شاعری کے بارے میں اپنی رائے کو مستند نہیں جانا بلکہ مالک رام، انور سیوامی، عرفان عباسی، ماہر القادری، مسعود حسین رضوی کے سہارے بات کی۔ اردو میں یہ روش عام ہے جانے اس سے کب چھٹکارا ملے۔''(۷۴)

اکرم رضا، پروفیسر محمد

نعت اور احترام بارگاہ رسالت مآب

''پروفیسر محمد اکرم رضا عرصہ دراز سے نعت کہنے اور نعت نگاری کو فروغ دینے کی سعی میں مصروف ہیں۔ پچھلی ربع صدی کے دوران ان کی تحریریں ہم پڑھتے رہے ہیں۔ وہ رسالہ شام وسحر لاہور کے نعت نمبروں کے خاص لکھنے والوں میں ہیں۔ نعت کے حوالہ سے ان کا مطالعہ وسیع ہے وہ حب رسول سے سرشار ہیں اور اس بات سے واقف ہیں کہ احترام رسول کی کوئی حد متعین نہیں کی جاسکتی۔ مضمون زیر نظر میں انہوں نے کلام الٰہی کے ایسے اقتباسات دیے ہیں جن میں احترام رسول کا حکم موجود ہے۔''(۷۵)

کاروان نعت کا شوق منزل آشنائی (تعریف، تاریخ، فروغ، رجحانات اور تقاضوں کے تناظر میں)

پروفیسر محمد اکرم رضا نعت کی خدمت گزاری کے حوالے سے ہمیشہ یاد کیے جائیں گے جس قافلہ صاحبان علم وفضل نے نعت کی اصلاح وفروغ اور ترقی میں پہل کی اور اپنی جہد کو ایک تحریک کی صورت میں آگے بڑھایا اس میں پروفیسر محمد اکرم رضا کا نام نمایاں اور ممتاز تھا وہ ایک سینئر لکھنے والے ہیں نعت سے ان کا رشتہ گہرا اور دیرپا ہے مطالعہ تجزیہ اور تحریر کی منزلوں سے گزر کر وہ ایک رہنما قوت بن گئے ہیں۔

انور سدید، ڈاکٹر

بشیر رحمانی کا کیف حضوری

''بشیر رحمانی نوجوان شاعر ہیں جن کو ذوقی مظفر نگری سے تلمذ حاصل ہے۔ انور سدید نے پہلی ملاقات میں محسوس کیا کہ بشیر رحمانی اپنے استاد کا بے حد احترام کرتے ہیں۔ یہ دیکھ کر انور سدید نے نتیجہ نکالا کہ نعت کے لئے جس عقیدت، محبت اور خود سپردگی کی ضرورت ہوتی ہے وہ مجھے بشیر رحمانی کے پاس اس تعلق سے نظر آئی جو انہیں اپنے استاد مکرم سے تھا۔ میں نے سوچا جو شخص دنیا میں خلوص اور محبت کو اس صداقت اور استقامت سے استعمال کرسکتا ہے وہ نبی اکرم کے لئے کتنی گہری عقیدت رکھتا ہوگا۔ اس خیال کو ذہن میں رکھ کر انہوں نے بشیر رحمانی کا مجموعہ نعت بشارتیں دیکھا اور اس سے متاثر ہوکر یہ مضمون تحریر کیا ہے۔''(۷۶)

ایوب شاہد

نعیم صدیقی کی ایک نعت

''مضمون نگار نے تمہید میں کسی ایسے شاعر کو تنقید کا نشانہ بنایا ہے جو بہ زعم خود دورِ جدید کے سب سے بڑے نعت گو ہیں؟ مضمون نگار کے خیال میں اس طرح کی خودستائی کسی کو بھی زیب نہیں دیتی۔ حالانکہ مذکورہ شاعر کی مضمون نگار کی نظر میں کوئی وقعت نہیں ہے فی زمانہ خودستائی ہی ایک ایسا عیب ہے جو معاشرے میں عام ہے بلکہ پڑھے لکھے دانش اور طبقہ بھی عیوب سے بھرا پڑا ہے کہیں خودستائی ہے تو کہیں تحسین باہمی! یہ عیب عام ادیبوں اور شاعروں کے ساتھ ساتھ نعت گو حضرات میں بھی سرایت کرتا جارہا ہے جب کہ خدا اور اس کے نام لیوا لوگوں کے بارے میں عمومی تاثر نسبتاً بہتر اور اعلیٰ ہوتا ہے۔ اس سلسلے میں مضمون نگار نے یہ مناسب خیال پیش کیا ہے کہ کوئی دعویٰ کرنے یا کسی دعوے کے قبول یا رد کرنے کے لئے اسے عصر اور روایت ہر دو ایک تناظر میں رکھ کر دیکھنا چاہئے کیوں کہ ابدیت اور استحکام محض اس رائے کا حق ہے جس کے پس پشت دلائل کا وزن ہو۔''(۷۷)

بلقیس شاہین

محبت کی گواہی

''یہ ہمارے مطالعہ کی کوتاہی ہے یا بلقیس شاہین کا وتیرہ کہ ان کی نگارشات کم شائع ہوتی ہیں ۔ان کی تحریر سے معلوم ہوا کہ وہ ہمارے کرم فرما جناب ڈاکٹر ابوالخیر کشفی کی نصف بہتر ہیں اور انہوں نے اپنی افتاد اور اپنے ذوق کے بارے میں جو اشارے اپنی تحریروں میں دیے ہیں وہ شہادت دیتے ہیں کہ وہ واقعی کشفی صاحب کی نصف بہتر ہیں۔''(۷۸)

ہمارے بیا

''یہ جمیل نقوی کا خاکہ یا ان کے بارے میں بلقیس شاہین کی یادداشتوں پر مشتمل مضمون ہے۔وہ ان لوگوں کی قدر کرتی اور ان کی یادوں پر ناز کرتی ہیں۔جن کے دل اخلاص سے معمور، جن کا کردار شرافت کا نمونہ اور جن کی فکر کیف ونور سے بھری ہو۔ خوش نصیب ہیں وہ لوگ جنہیں موجودہ زمانہ میں جناب حفیظ تائب اور جمیل نقوی سے قرب حاصل رہا۔''(۷۹)

ان کا تمنائی

''بلقیس شاہین نے ایک طویل شاعرانہ ومفکرانہ تمہید کے بعد پرانے کراچی کی ایک ایسی ہستی کا ذکر کیا ہے جسے اردو زبان وراثت میں اُنہیں ملی تھی۔اس زبان کی مٹھاس اور ان کی ابلاغ کی صلاحیت نے اسے مجبور کیا تھا کہ وہ اسے برت کر اہل زبان کو شرمائے یہ لکھنے والی کے لئے مسرور بھائی ان کے بیٹوں اور بہوؤں کے لئے مسرور انکل اور باقی ساری دنیا کے لئے مسرور کیفی ہیں۔''(۸۰)

تابش دہلوی

حنیف اسعدی کی نعت گوئی

''تابش دہلوی کا یہ مضمون اپنے ہم عصر شاعر حنیف اسعدی کے نعتیہ کلام پر تبصرہ ہے جو مختصر ہے۔اس کے باوجود تقریباً دو صفحے اسلامی عقائد اور نعت گوئی کے لوازمات پر

بحث میں صرف کر دیے گئے ہیں۔ یہ اہم اجزاء ضرور ہیں لیکن اکثر تحریروں میں اس کثرت سے بیان ہوئے ہیں کہ ان میں نیا پن باقی نہیں رہا۔تابش دہلوی نے حنیف اسعدی کے اشعار نقل کرتے ہوئے زیادہ تر ان کی تفہیم کی کوشش کی ہے۔"(۸۱)

تحسین فراقی، ڈاکٹر

بیعت

"بیعت"، جعفر بلوچ کا مجموعہ نعت ہے۔زیر نظر مضمون اس پر تبصرہ ہے۔کتاب کا نام غماز ہے کہ شاعر بیعت مجازی کے بجائے بیعت حقیقی کا قائل اور اپنی دانست میں اس سے سرافراز ہے۔اپنے اشعار میں وہ شہ امم اور ان کے دست مبارک کا ذکر کرنے کے بعد کہتے ہیں

انہی ہاتھوں کی کی ہے میں نے بیعت
انہی سے ہوں گہر اندوز رحمت
یہ مجموعہ جو دیوان ادب ہے
یہ مجھ مسکین پر انعام رب ہے
مری روداد شوق انگیز ہے یہ
مری بیعت کی دستاویز ہے یہ (۸۲)

تقی عابدی، ڈاکٹر سید

اردو کا سحبان محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

"میر مہدی مجروح صرف اس اعتبار سے متعارف نہیں ہیں کہ وہ غالب کے عزیز شاگرد تھے اور اچھے غزل گو تھے بلکہ ان کو دہلی کی اجڑتی محفل کی آخری شمع بھی تصور کیا جاتا ہے وہ دہلی کی زبان اور ادبی مزاج کے پاسبان اور ترجمان تھے ان کی غزل گوئی کی ایک زمانہ میں دھوم تھی ڈاکٹر سید تقی عابدی کا تعلق سرزمین حیدرآباد دکن سے ہے اور انہوں نے کینیڈا میں مستقل سکونت اختیار کر رکھی ہے وہاں کی علمی وادبی محفلوں میں ان کی ذات کی وجہ سے زندگی ہے وہ شعر بھی کہتے ہیں حمد و نعت کے علاوہ ان کے مراثی بھی فکر جدید کی ترجمانی کے ساتھ فن کے رموز آشنائی کے مظہر ہیں میر مہدی

مجروح کواب زمانہ بھولتا جارہا ہے۔ان کی وفات ۱۹۰۳ء میں ہوئی اپنی ضعیف العمری میں رحلت سے چند ماہ قبل اکتوبر ۱۹۰۲ء میں انہوں نے علی گڑھ کالج میں اپنی زندگی کا آخری مشاعرہ پڑھا تھا جسے نہایت اہتمام سے حسرت موہانی نے منعقد کیا تھا جب کہ وہ کالج کے طالب علم تھے ان کے انتقال کے بعد ان کی یادیں بھی ذہن سے موہوم ہوتی گئیں اگر کبھی یاد بھی کیا تو غالب کے شاگرد کی حیثیت سے حالانکہ ان کی اپنی ایک حیثیت تھی ڈاکٹر تقی عابدی نے نوادرِ ادب کا جو ذخیرہ کینیڈا میں جمع کیا اس میں مجروح کا نایاب کلام بھی شامل ہے اس مضمون میں ڈاکٹر تقی عابدی نے نعت کے حوالے سے مجروح کی شعری تخلیقات کو احسن طریقہ سے متعارف کروایا ہے مجروح کا اس نوعیت کا غالباً یہ پہلا مطالعہ ہے۔''(۸۳)

ثناءاللہ عمری، ڈاکٹر محمد

سعدی کی حمد و مناجات

''مضمون نگار نے ابتداء میں سعدی شیرازی کی نہایت مختصر سوانح عمری لکھنے کے بعد ان کی شہرہ آفاق اور زندہ جاوید تصانیف گلستان و بوستان کا ذکر کیا ہے۔ یہ مضمون گلستان کے اشعار کا ترجمہ پیش کرنے کی خاطر لکھا گیا گلستان و بوستان کے بارے میں مضمون نگار نے لکھا ہے ۔یہ وہی گلستان، یہ شیخ کے وہ رشحات قلم ہیں جو خود ان کی اپنی نظم و نثر کا حسین امتزاج ہیں اور آٹھ ابواب پر مشتمل ہیں۔دوسری بوستان ہے جو تمام تر نثر ہے۔یہ منظوم اور دس بابوں پر منقسم ہے۔''(۸۴)

جاذب قریشی

نعت گوئی، ایک عظیم سچائی، ایک بے کنار موضوع

''جاذب قریشی کا یہ مضمون معلوم عام حقیقتوں کی بازگشت ہے اگر اس میں کچھ نیا پن ہے تو وہ ان کے اختراع کردہ لفظیات ہے۔آج کل عام روش یہی ہے کہ بات ابلاغ اور تفہیم کی خاطر نہیں لفظوں کو گرفت میں لینے کی قدرت کے اظہار کے لئے کہی جائے۔ابتداء میں حضور کی عظمت، آپ کے افکار، اعمال کی عظمت اور ان کی عالمی

توثیق کے حوالہ سے بات کرنے کے ساتھ یہ بھی لکھا ہے کہ محمد کی ثناء کا پہلا نقش خدائے قدوس کی آواز میں قرآن حکیم آیات کے درمیان چمکا ہے اور پھر نعت رنگ کے مقدیوں کے علم میں اضافہ کے لئے اس حقیقت کو آشکار کیا ہے مدح رول کی نظم شدہ تحریر کو عام طور پر نعت سمجھا جاتا لیکن اہل علم و دانش نے اس قید کو توڑ دیا ہے اور حضور کی مدحت میں لکھی ہوئی ہر نثر و نظم کو نعت کہا ہے۔''(۸۵)

جعفر بلوچ، پروفیسر

علیم ناصری کی نعت گوئی

''جعفر بلوچ نے اپنے معاصر نعت گو کا تعارف ان کی تصانیف کے ذریعہ کروایا ہے کہ وہ شاہ نامہ بالاکوٹ کی چار ضخیم جلدوں کے مصنف ماہنامہ الاعتصام لاہور کی مجلس ادارت کے رکن رکین ہیں اور ان کا نعتیہ مجموعہ کلام طلع البدر علینا بھی شائع ہواہ ے علیم ناصری کی نعت گوئی کی خسوصیات کے ضمن میں انہوں نے جن باتوں کی نشان دہی کی ہے ان میں ایک اہم نکتہ یہ ہے کہ علیم ناصری ن ظریہ نعت گوئی کے حامل ہیں اور اس کا حوالہ اکثر اشعار میں دیتے ہیں ان کے مضامین شعری کی بنیاد قرآن وحدیث اور دیگر علمی حوالوں پر ہے۔قرآنی لفظیات و اصطلاحات پر عبور رکھتے ہیں اور ان کو اپنے اشعار میں کمال ہنرمندی سے برتتے ہیں۔''(۸۶)

جلال الدین احمد نوری، ڈاکٹر

''یہ قصیدہ عوام اور خواص میں بے حد مقبول رہا ہے مضمون نگار نے مشائخ میں اس کی مقبولیت کا خصوصیت سے ذکر کیا ہے اس طبقہ میں قصیدہ بردہ کو جو تقدیس نصیب ہوا اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اوراد و وظائف م یں اس کے ورد کو بڑی اہمیت دی گئی اور مختلف طریقوں سے اس کی قرأت کو حل مشکلات و دافع شدائد قرار دیا گیا ہے (ص ۹۰۔۹۱) مضمون نگار نے اس کی ۱۶ برکات گنائی ہیں۔ قصیدے کی مقبولیت کا اندازہ اس بات سے کیا جاسکتا ہے علمائے عربی نے اس کی شروح لکھیں۔اس کا ترجمہ لاطینی، جرمنی، فرانسیسی، انگریزی، فارسی، ترکی، اردو کے علاوہ دیگر زبانوں میں بھی کیا گیا ہے اور دنیا بھر کی زبانوں میں اس کے بارے میں مقالے اور مضامین لکھے گئے ہیں۔''(۸۷)

جمال پانی پتی

نعت گوئی کا تصور انسان

''عنوان نعت گوئی کے حوالہ سے تصور انسان ہے لیکن بحث اس نقطہ پر گھوم رہی ہے کہ حضور اکرم محض انسان تھے جو اعلیٰ قدروں کے حامل تھے یا ماورا انسان بھی کچھ تھے یہ سوال حسن عسکری کے اس مضمون سے پیدا ہوا جو انہوں نے محسن کاکوروی کی نعت گوئی پر لکھا تھا۔حسن عسکری کے نزدیک حالی اور محسن دونوں ہی کو حضور نبی کریم کی طرف ایک جہت سے سروکار رہا۔حالی نے آپ کی بشری یا انسانی جہت کو لے لیا۔ماورائی یا نوری جہت کو چھوڑ دیا محسن نے ماورائی یا نوری جہت کو لے لیا۔بشری یا انسانی جہت کو چھوڑ دیا۔اسے نکتہ دانی کی کوشش ہی قرار دیا جا سکتا ہے۔اس قسم کی بحث کا جواز اس وقت پیدا ہوا ہوتا جب محسن نے بشری جہت سے اور حالی نے ماورائی جہت سے انکار کیا ہوتا۔یہاں یہ سوال بھی پیدا ہوتا ہے کہ بحث صرف حضور کے بارے میں کیوں دیگر انبیاء و مرسلین کے بارے میں کیوں نہیں؟اس کا سیدھا سادا جواب یہ ہے کہ جب کسی کو نبی یا رسول مان لیا گیا تو لامحالہ یہ بھی تسلیم کر لیا گیا کہ وہ صورت انسان کے باوجود انسانوں سے افضل ہے اور ان کی فضیلت قرب الٰہی کی وجہ سے ہے کہ اللہ احکامات انسانوں تک پہنچاتے رہے۔یہ صحیح ہے کہ قرآن شریف کی آیات میں احادیث نبوی میں کہیں حضور کی بشریت کا ذکر ہے لیکن نورانی صفت کا ذکر ہے۔ان کو الگ الگ کیوں سمجھا جائے۔ان تمام کے مفہوم کو ایک ساتھ رکھنے سے سارا ابہام دور ہو جاتا ہے۔''(۸۸)

نعت گوئی کا تصور انسان اور مولانا کوکب نورانی

''جمال پانی پتی کا نعت گوئی میں تصور انسان کے موضوع پر جو مضمون نعت رنگ نمبر ۶ میں شائع ہوا تھا اس کے بعد نکات پر مولانا کوکب نورانی نعت رنگ نمبر ۸ میں اظہار خیال کیا۔''(۸۹)

جمیل راٹھوری، ڈاکٹر

بیکل اتساہی کی نعتیہ شاعری

''بنیادی طور پر مضمون کا موضوع بھارت کے معروف شاعر بیکل اتساہی کی نعتیہ شاعری کا جائزہ لینا ہے۔بیکل نے رسم و رسایت سے آگے بڑھ کر نعت کے مفہوم کو سمجھا ہے اور نعت کی روح کو شاعری میں اتارنے کا ایک منفرد کارنامہ انجام دیا ہے زبان و بیان کے اعتبار سے بیکل کا لب ولہجہ آپ اپنی پہچان ہے۔''(۹۰)

بیکل نے مقامی اثرات کو قبول کرتے ہوئے نعت کو نیا آہنگ دیا ہے ان کی بعض نعتیں گیت کے انداز کی ہیں جن میں اردو سے زیادہ ہندی کے اثرات ہیں لیکن بعض دیگر شاعروں کی طرح ہندی کلچر کی نمائندگی کے نام پر جو ہندو کلچر کی نمائندگی کی ہے اس سے بیکل کی ہندی آمیز یا پوربی آمیز اردو نعتیں پاک ہیں۔انہوں نے چھوٹی بحروں میں ہو یا طویل بحروں میں جو بھی نعت کہی ہے وہ سلامت، روانی اور تاثر انگیزی میں اپنی مثال آپ ہیں۔ان کے محبوب مضامین میں قرآن جملوں یا لفظوں کا استعمال احادیث سے استفادہ ختم نبوت کا موضوع اختیارات نبی، نعت میں حمد، تلمیح کا ذریعہ بیان، معراج النبی، حیات النبی، شہر طیبہ معجزات نبوی، میلاد النبی، شفاعت وغیرہ شامل ہیں۔

حفیظ تائب، پروفیسر

نعت خوانی نعت نگار، محمد اعظم چشتی

''پروفیسر حفیظ تائب نے اس مضمون میں محمد اعظم چشتی کا سرسری سا تعارف کروایا ہے۔ ابتداء میں ان کے سوانحی حالات کا اجمالی خاکہ ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اعظم چشتی کو طالب علمی کے زمانہ میں نعت خوانی کا شوق تھا۔جو فیصل آباد کے اس گاؤں سے جو ان کا مولد تھا لاہور آنے کے بعد خوب چمکا۔مولانا سید محمد احمد قادری کی شاگردی میں شاعری اور استاد برکت علی خان کی رہنمائی میں نعت خوانی درجہ کمال کو پہنچی وہاں تک بیسویں صدی عیسویں کی چوتھی دہائی میں ان کا کلام اوران کی پڑھی ہوئی نعتیں پنجاب کے شہروں اور دیہاتوں میں گونجنے لگیں۔''(۹۱)

حسرت حسین حسرت اوران کا فن نعت گوئی

''اس مضمون میں پروفیسر حفیظ تائب نے حسرت حسین حسرت کی شخصیت اوران کی مناسبت سے ان کی شاعری کا جائزہ لیا ہے۔حسرت جو ۱۹۲۵ء میں صوبہ بہار کے ایک

قصبہ میں پیدا ہوئے خاندانی اعتبار سے مذہبی پس منظر اور سیاسی پس منظر کے حامل تھے ۔ان کے والد اور وہ حضرت سبز پوش گورکھ پوری سے بیعت تھے ۔'' (۹۲)

حافظ لدھیانوی کی حمدیہ شاعری

''حفیظ تائب نے اپنے معاصر حمد و نعت گو شاعر حافظ لدھیانوی کے کلام میں اس جذبہ کو تلاش کرنے کی سعی کی ہے جو پر خلوص ،سنجیدہ ،حقیقت پسندانہ اور مودبانہ طرز اظہار کے ساتھ انہیں حمد باری تعالیٰ پر مائل کرتا ہے ۔ان کے خیال میں حافظ لدھیانوی نے قرآن سے اخذ کیا ہے کہ بندہ کے فرائض میں اہم ترین فرض اپنے معبود کی یاد کو دن رات روح اور ذہن پر طاری رکھنا اور زبان پر اس کے ذکر کو جاری رکھنا ہے ۔حافظ لدھیانوی صرف شعر گوئی کی خاطر ذکر خدا میں مصروف نہیں رہتے بلکہ یہ ان کے شب و روز کے اعمال کا جزو اعظم ہے ۔اسی ذکر خیر کی شعری صورت ان کی حمد گوئی ہے ۔'' (۹۳)

ادب و نعت کا سراج روشن ،حافظ لدھیانوی

''سراج الحق حافظ لدھیانوی سے مضمون نگار شخصی طور پر واقف ان کی شخصیت اور فن کے معترف رہے ۔ان کے بیان کے مطابق ان کا اور حافظ لدھیانوی کا ۲۷ برس اس طرح رفاقت رہی کہ سفر و حضر میں ان کی محبتوں تنہائیوں اور دعاؤں سے فیض یاب ہوتے رہے ۔یہاں تک کہ ۱۶ اکتوبر ۱۹۹۹ء کو انہیں مرحوم کے جنازے میں شرکت کے لئے فیصل آباد جانا پڑا ۔حافظ صاحب نے ۷۰ سال عمر پائی ۔کم عمری میں قرآن مجید حفظ کیا اور نہایت تواردسے ختم قرآن کرتے رہے ۔ حافظ صاحب کی شاعری کی ابتداء غزل گوئی سے ہوئی ۔اس کا ماحصل غزلیہ مجموعہ خامہ مژگان ۱۹۶۹ء ہے ۔۱۹۶۸ء میں ان کی طبیعت نعت گوئی کی طرف مائل ہوئی ۔۱۹۷۱ء میں پہلا مجموعہ ثنائے خواجہ چھپا پھر تواتر سے مجموعے چھپتے رہے ۔انہوں نے نعت گوئی کے ۳۰ سال کے دوران ۲۶ نعتیہ مجموعے شائع کیے جب کہ کئی مجموعے غیر مطبوعہ چھوڑ گئے ۔ان کی تصانیف نظم و نثر کا حال مضمون نگار نے اس طرح بیان کیا ہے ۔ایک مجموعہ غزلیات ۲۶ نعتیہ مجموعے تین حمدیہ دیوان ،تین حج و عمرہ کے سفرنامے ،تین شخصی خاکوں کے مجموعے ،ایک خودنوشت ایک متفرق منظومات کا مجموعہ ایک غزل یادوں کا مجموعہ خاتم النبیین کے حضور ہدیہ اشعار اور سلام بحضور سید خیر الانام جیسے کتابچے اور احادیث کے کئی انتخاب بھی انہوں نے چھپوائے ہیں ۔'' (۹۴)

حسین احمد، سید

کیا نعت ایک صنف سخن ہے؟

''سید حسین احمد نے صنف سخن کے حوالے سے وہی سوال اٹھایا ہے جو ان سے پہلے کئی بار اٹھایا گیا اور اس کا جواب بھی فراہم کیا گیا۔ مضمون نگار کا کہنا ہے صنف سخن متعین کی جاتی ہے۔ ہیت ظاہری Form سے جیسے مثنوی مخمس، مسدس قصیدہ وغیرہ۔ نعت ان تمام ہیت ظاہری میں لکھی جاتی ہیں۔ اگر غزل میں ہے تو نعتیہ غزل، مثنوی مخمس میں نعتیہ مخمس، مسدس میں نعتیہ مسدس اور قصیدہ میں نعتیہ قصیدہ وغیرہ اس طرح نعت ایک موضوع سخن ہے اور جب تک اس کی ہیت ظاہری کا تعین نہ ہو یہ موضوعاتی شاعری ہی کہلائے گی جس کے لئے کوئی بھی صنف استعمال کی جائے۔''(۹۵)

حبیب الرحمن سیال، حافظ

سندھی نعتیہ شاعری پر ایک نظر

''پاکستان کے تمام علاقہ اپنی اپنی تہذیب، روایات، شاعری اور ادب کے ذخیروں میں مالا مال ہے۔ سندھ کی تاریخ، تمدن اور ادبی روایت بہت پرانی ہے۔ اور اس پر ظہور اسلام وقت سے تعلیمات اسلام کا سایہ ہے۔ سندھ کی شاعری بالخصوص نعتیہ شاعری کو دیگر زبانوں میں متعارف کروانے کا سلسلہ خوش آئند ہے۔ اس کام کو پیر حسام الدین راشدی، ڈاکٹر نبی بخش بلوچ، نواز علی شوق، میمن عبدالمجید ہی نے آگے نہیں بڑھایا بلکہ جرمن متشرق خاتون اینی میری شیمل نے بھی اپنی صلاحیتیں اس کے لئے وقت کر دی تھیں۔ حافظ حبیب الرحمن نے سندھ میں نعتیہ شاعری کو ادوار کے اعتبار سے پیش نہیں کیا ہے بلکہ اصناف کے حوالہ سے لکھا ہے۔ سندھی ادب میں حضور سے اپنی عقیدت اور محبت کا اظہار اس طرح بھی کیا گیا کہ نعت کو مولود کا نام دیا گیا۔ آگے چل کر مولود کو ایک صنف بنا کر اس میں آپ سے متعلق تمام کلام کو شامل کر دیا گیا۔''(۹۶)

سندھی مولود آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شادی کا ذکر

''حافظ حبیب الرحمن سیال اپنے مضمون میں بیان کر چکے ہیں کہ حضور کی ذات اقدس کے حوالہ سے جو کلام بھی کہا جائے سندھ میں وہ مولود کہلاتا ہے۔ بچوں کی ولادت کی

خوشی میں، شادی بیاہ کے موقعوں پر اور جنازہ میں ایسے اشعار پڑھے جاتے ہیں جو حضور کی ذات سے متعلق ہوتے ہیں اور اصطلاحاً مولود ہی کہلاتے ہیں۔سندھ میں شادی کے موقع پر پڑھنے کے لئے جو مولود تخلیق ہوئے ہیں مضمون نگار نے ان کے اشعار کا ترجمہ لکھ کر سندھی روایت اور سوچ کا اظہار کیا ہے۔ان میں عبدالرؤف بھٹی، رمضان واڈھو،عبداللہ اداسی لدھو لعل محمد کے مولود شامل ہیں۔''(۹۷)

خاطرغزنوی، پروفیسر

ہندکو میں نعت رسول

''نعت دنیا کی ہر زبان میں کہی جاتی ہے۔پاکستان کی علاقائی زبان ہندکو مستثنیٰ نہیں ہے۔پروفیسر خاطر غزنوی اس کی قدامت کے قائل ہیں۔ان کے بیان کے مطابق ہندکو برصغیر کی وہ زبان ہے جو بیرونی حملوں سے بہت پہلے پشاور سے الہٰ آباد تک اور ہزارہ کے علاوہ میں کاغان سے دریائے سندھ کے دہانے تک بولی جاتی تھی۔''(۹۸)

خورشید رضوی، ڈاکٹر

حجرہ نبوی پر نعتیہ اشعار

''ڈاکٹر خورشید رضوی کو زیارت روضہ ورمواجہ کی سعادت حاصل رہی ہے۔انہوں نے جہاں عقیدت واحترام سے سفر کیا وہاں دل کو محبتوں سے سرشار رکھنے کے ساتھ نگاہوں کو کھلا اور فہم وادراک کو وا رکھا۔وہ صفہ کی جانب سے ہوتے ہوئے روضۃ من ریاض الجنۃ کے حصہ میں پہنچے وہاں باجماعت نماز پڑھی اور سلام پھیرا تو اچانک ایک جانب مقصورہ شریف کے بالائی کونے پر عربی اشعار نظر آئے جو تازہ آب زر سے نقش ہیں۔ڈاکٹر خورشید رضوی نے ان اشعار کو پڑھنے اور سمجھنے کی کوشش کی۔زیادہ تر اشعار واضح تھے لیکن چند پر سبز رنگ اس طرح پھیل سا گیا تھا کہ پڑھا نہ جاسکا۔جو کچھ وہ سمجھ سکے اسے نقل کرلیا۔اشعار کے اسلوب اور مضامین سے مضمون نگار نے اندازہ لگایا کہ وہ قصیدہ بردہ کے بعد کے کسی متاخر دور کے ہیں۔پاکستان واپس آکر انہوں نے ''المجموعۃ النبہانیہ''، ''شفاء الفواد بزیارۃ خیر العباد'' 'مراۃ الحرمین' کا مطالعہ کیا۔مختلف

مراحل سے گزرنے کے بعد انہیں علم ہوا کہ یہ قصیدہ جناب عبداللہ الحداد کا ہے ۔جنہیں الحداد الیمنی ، الحداد الیمانی ،الحدادی یا علوی اور صرف الحداد کے نام سے بھی کیا دکیا جاتا ہے ان کا یہ مکمل قصیدہ اکتالیس اشعار پر مشتمل ہے اور ان کے دیوان 'الدرالمنظوم لزوی القول والفھوم' میں ہے جو مصر سے ۱۸۹۸ء میں شائع ہوا کے صفحات ۶۶ ۔۶۷ پر موجود ہے ۔''(۹۹)

ڈاکٹر خورشید رضوی نے حجرہ نبویہ پر نعتیہ اشعار کی بازیافت فرما کر ایک اہم گوشے روشناس کروایا ہے مولانا کوکب نورانی نے اس مضمون کے حوالہ سے لکھا کہ عالم حجاز سید محمد علوی مالکی نے ہی 'شفاء الفواد' کتاب طبع کروا کر حجرہ نبویہ پر کندہ اشعار سے ہمیں آگاہ کیا ۔ڈاکٹر خورشید رضوی صاحب نے بھی اپنی تحریر میں اس کتاب کا تذکرہ فرمایا ہے ۔حضرت علوی مالکی کی اس کتاب سے قبل ان تمام اشعار کو جاننے کی سعادت ہمیں حاصل نہ تھی ۔تاہم ڈاکٹر خورشید رضوی نے مزید تحقیق سے جن کتابوں کا تذکرہ کیا اس سے ان کی تحریر وقیع ہوئی ہے

رشید محمود، راجا

انتخاب نعت

''پاکستان کے قیام کے بعد نعت گوئی کو جو مقبولیت حاصل ہوئی اس سلسلہ نعتوں کے انتخاب پر مشتمل کتابوں کو کسی طرح نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔''(۱۰۰)

زیر نظر مضمون میں انہوں نے نعتوں کے انتخاب کو موضوع بنایا ہے ۔ابتدائیہ میں واضح کیا ہے کہ انتخاب کئی اعتبار سے ہوتا رہا ہے زیادہ تر ذاتی پسند کے لحاظ سے انتخاب کیا جاتا ہے ۔راز کاشمیری نے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ردیف کی نعتیں جمع کی ہیں ۔تابش قصوری نے ''یارسول اللہ علیک وسلم'' کی ردیف میں بعض انتخاب مخصوص علاقوں کی نمائندگی کرتے ہیں بعض ترتیب زمانی کے اعتبار سے مرتب ہوئے بعض موضوعات کے لحاظ سے ۔

تمہید کے بعد راجا صاحب نے قیام پاکستان کے بعد شائع ہونے والی نعتیہ انتخاب کا سن وار ذکر کیا ہے جو صفحہ ۸۴ سے ۱۰۳ تک پھیلا ہوا ہے ۔ان کی تعداد درجوں تک پہنچتی ہے ۔

اردو نعت میں تاریخی، تحقیقی اور تنقیدی کتب، تعارف و تجزیہ

''اردو میں نعت گوئی عام رہی ہے اور اس کے متعدد ادوار گزرے ہیں ہر دور کی خصوصیات جداگانہ ہیں جہاں تک نعت گوئی کا تعلق ہے اردو زبان اس دولت سے مالا

مال ہے ۔لیکن نعت پر تعارفی مضامین تو ملتے ہیں اگر چہ کم کم لیکن تنقید برائے نام ہوئی ہے ۔اس کی وجہ یہی ہے کہ مذہبی لٹریچر کو ہمیشہ تنقید سے بالاتر سمجھا گیا ۔پچھلی صدی کے ربع آخر میں تحقیق اور تنقید کی طرف توجہ کی گئی اس کے بعد بھی صدی کے ختم ہونے تک اس نوعیت کی مطبوعات کی تعداد ایک درج تک بھی نہ پہنچ سکی ۔شفقت رضوی نے اردو نعت پر تاریخ کے اعتبار سے تحقیق کے اعتبار سے یا تنقید کے اعتبار سے جو کام ہوا اور کتابی صورت میں شائع ہوا ان کے تعارف کو ضروری خیال کیا اور تعارف کے دوران ہر ایک کے بارے میں اپنی رائے کا اظہار کرتے گئے ۔''(۱۰۱)

گفتنی ناگفتنی

''مضمون نگار کا خیال ہے کہ نعت کہنا اور ہے اور نعت کہنے کا حق ادا کرنا اور ہے ۔ان دونوں کی معنویت واضح ہے جہاں نعت کہنے کا حق ادا ہوتا ہے شعر لازوال اور غیر فانی بن جاتا اور شاعر کی شناخت ثابت ہوتا ہے ۔شفقت رضوی کو گلہ یہی ہے کہ موجودہ دور کے نعت نگار ابھی تک اپنی شناخت قائم کرنے میں کامیاب نہیں ہو رہے ہیں ۔''(۱۰۲)

عالم حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں

''مضمون نگار نے غالب کی مشہور فارسی غزل کو موضوع بنایا ہے جو فارسی کی معرکہ آرا نعتوں میں شمار ہوتی ہے ۔اس میں خدا اور رسول اکرم کے رشتے کی جس انداز سے وضاحت ملتی ہے اس پر ہزاروں فلسفیانہ نکتہ دانیاں نثار علاوہ اس قصیدہ کے انہوں نے اردو غزل سے ایسے اشعار منتخب کیے ہیں جو بظاہر عشقیہ یا مجازی معلوم ہوتے ہیں ۔لیکن ان پر بھی نعت کے حوالے موجود ہیں ۔''(۱۰۳)

شہناز کوثر

آستانہ اور شاعر آستانہ

''یہ مضمون شاعر ملت لسان الحسان علامہ یعقوب حسین ضیاء القادری بدایونی (۱۸۸۳ءتا۱۹۷۰) کی پر گوئی اور قادر الکلامی کے بارے میں ان کی نیاز مند شہناز کوثر نے نہایت عقیدت واحترام سے لکھا ہے ۔''(۱۰۴)

’نعت رنگ‘ کے تنقیدی مزاج کے تنوع کو سمجھنے کے لئے مذکورہ بالا مضامین جن کی نشاندہی کی گئی ہے ”نعت رنگ“ کے تنقیدی اثاثے کا صرف ایک حصّہ ہے ورنہ یہ موضوع ایک طویل پی ایچ ڈی کے مقالے کا متقاضی ہے۔ واضح ہو کہ ”نعت رنگ“ میں چھپنے والے تنقیدی مضامین ہزاروں صفحوں پر مشتمل ہیں اور ان مضامین کی تعداد بھی سینکڑوں میں ہے۔ یہاں صرف چند معروف ناقدوں کے مضامین و مقالات کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔

حوالہ جات

۱۔ ڈاکٹر محمد سہیل شفق، اشاریہ ''نعت رنگ''، کراچی ص ۴

۲۔ ریاض مجید، سیدنا رحیم، نعت اکیڈمی فیصل آباد ص

۳۔ ڈاکٹر شہزاد احمد، نعت رنگ کے ۲۵ شمارے، ص ۳

۴۔ نعت کے موضوعات (''نعت رنگ'' نمبر ۱۱، ص ۱۰۱، تا ۱۱۹)

۵۔ نعتیہ شاعری خارج از نصاب کیوں؟ (نعت رنگ نمبر ۱۲، ص ۷۸ تا ۱۱۱)

۶۔ (''نعت رنگ'' نمبر ۱۲، ص ۱۴۹ تا ۱۶۵)

۷۔ (''نعت رنگ'' نمبر ۱۲، ص ۱۴۹)

۸۔ ص ۲۲ تا ۲۳

۹۔ (''نعت رنگ'' نمبر ۱۲، ص ۲۵۸ تا ۲۷۶)

۱۰۔ ''نعت رنگ'' نمبر ۱۲، ۲۶۰

۱۱۔ (''نعت رنگ'' نمبر ۱۴ تا ۶۷)

۱۲۔ ص ۴۳

۱۳۔ ص ۲۶ تا ۲۷

۱۴۔ (''نعت رنگ'' نمبر ۴، ص ۱۹۹ تا ۲۰۴)

۱۵۔ ''نعت رنگ'' نمبر ۴، ص ۱۹۹

۱۶۔ ''نعت رنگ'' نمبر ۵، ص ۲۲۲ تا ۲۲۷

۱۷۔ ''نعت'' نمبر ۱۰، ص ۱۸۵ تا ۱۸۸

۱۸۔ ''نعت رنگ'' نمبر ۶، ص ۲۶۵ تا ۵۷۰

۱۹۔ ص ۳۴

۲۰۔ ''نعت رنگ'' نمبر۲، ص ۵۹

۲۱۔ ص۳۵ تا ۳۶

۲۲۔ ''نعت رنگ'' نمبر۴، ص۱۹۶ تا ۱۹۸

۲۳۔ ''نعت رنگ'' نمبر۵، ص ۳۷۷، ۳۷۸

۲۴۔ مشمولہ ''نعت رنگ'' نمبر ۱، ۳۱ تا ۵۸

۲۵۔ ''نعت رنگ'' نمبر۵، ص۱۵۵ تا ۱۶۰

۲۶۔ ''نعت رنگ'' نمبر۷، ص۱۱ تا ۱۷

۲۷۔ ''نعت رنگ'' نمبر۲، ص ۲۱۷ تا ۲۲۲

۲۸۔ ''نعت رنگ'' نمبر۳، ص ۲۸۶ تا ۲۸۸

۲۹۔ ''نعت رنگ'' نمبر۳، ص ۲۰۹ تا ۲۲۳

۳۰۔ ''نعت رنگ'' نمبر۴، ص ۱۷ تا ۵۴

۳۱۔ ''نعت رنگ'' نمبر۴، ص ۱۷

۳۲۔ ''نعت رنگ'' نمبر ۶ تا ۳۱

۳۳۔ ''نعت رنگ'' نمبر ۹، ص۱۳ تا ۵۰

۳۴۔ ''نعت رنگ'' نمبر۱۰، ص ۲۲۳ تا ۲۳۰

۳۵۔ ''نعت رنگ'' نمبر۱۲، ص۱۳ تا ۲۰

۳۶۔ ''نعت رنگ'' ۱۵، ص۱۳ تا ۱۹

۳۷۔ ''نعت رنگ'' نمبر۱۴، ص ۱۳۷ تا ۱۵۳

۳۸۔ ''نعت رنگ'' نمبر۷، ص۱۴۳ تا ۱۷۴

۳۹۔ ''نعت رنگ'' ۱۳۶ تا ۱۶۸

۴۰۔ ''نعت رنگ'' نمبر۱۱، ص ۲۱۹ تا ۲۲۷

۴۱۔ ''نعت رنگ'' نمبر۱۳، ص۱۶۹ تا ۲۰۵

۴۲۔ ''نعت رنگ'' نمبر ۹، ص ۱۰۶ تا

۴۳۔ ''نعت رنگ'' نمبر۱۱، ص ۳۷۸

۴۴۔ ”نعت رنگ“ نمبر ۱۱ص ۳۷۹

۴۵۔ ”نعت رنگ“ نمبر ۱: ص ۱۵۱ تا ۱۴۳

۴۶۔ ”نعت رنگ“ نمبر ۱۲، ص ۲۷۷ تا ۳۰۱

۴۷۔ ”نعت رنگ“ نمبر ۱، ص ۱۳۱ تا ۱۳۱

۴۸۔ ”نعت رنگ“ نمبر ۵، ص ۶۲ تا ۷۹

۴۹۔ ”نعت رنگ“ نمبر ۸، ص ۱۲ تا ۳۹

۵۰۔ ”نعت رنگ“ نمبر ۱۵، ص ۱۷۷ تا ۱۸۷

۵۱۔ ”نعت رنگ“ نمبر ۱، ص ۲۸۳ تا ۲۸۸

۵۲۔ ”نعت رنگ“ نمبر ۹، ص ۱۳۲ تا ۱۳۵

۵۳۔ ”نعت رنگ“ نمبر ۱، ۲۷۱ تا ۲۸۲

۵۴۔ ”نعت رنگ“ نمبر ۱۰، ص ۲۱۷ تا ۲۲۲

۵۵۔ ”نعت رنگ“ نمبر ۳، ص ۱۵۰ تا ۲۰۱

۵۶۔ ”نعت رنگ“ نمبر ۵، ص ۱۶۸ تا ۲۰۰

۵۷۔ ”نعت رنگ“ نمبر ۱۵م ص ۱۸۸ تا ۲۰۲

۵۸۔ ”نعت رنگ“ ۳، ص ۱۰۴ تا ۱۴۴

۵۹۔ ”نعت رنگ“ نمبر ۴، ص ۱۷۹ تا ۱۸۳

۶۰۔ ”نعت رنگ“ نمبر ۴، ص ۲۰۵ تا ۲۲۰

۶۱۔ ”نعت رنگ“ نمبر ۵، ص ۲۳۰ تا ۲۷۱

۶۲۔ ”نعت رنگ“ نمبر ۷، ص ۶۰ تا ۷۴

۶۳۔ ”نعت رنگ“ نمبر ۸، ص ۹۸ تا ۱۰۲

۶۴۔ ص ۹۹

۶۵۔ ”نعت رنگ“ نمبر ۹، ص ۲۱۳ تا ۲۱۶

۶۶۔ ۷ جولائی ۱۹۳۰ء تا ۱۶ اکتوبر ۱۹۹۹

۶۷۔ ”نعت رنگ“ نمبر ۱۰، ص ۱۳۸ تا ۱۵۷

۶۸۔ ۱۹۶۶ء، ''نعت رنگ'' نمبر ۳

۶۹۔ ''نعت رنگ'' نمبر ۱۱، ص ۲۳۸ تا ۲۶۸

۷۰۔ ص ۲۳۸

۷۱۔ ''نعت رنگ'' نمبر ۱۳، ص ۱۵ تا ۵۸

۷۲۔ ''نعت رنگ'' نمبر ۲، ص ۲۲ تا ۲۸

۷۳۔ ''نعت رنگ'' نمبر ۱۳، ص ۲۵۷

۷۴۔ ''نعت رنگ'' نمبر ۱۵، ص ۲۰ تا ۵۰

۷۵۔ ''نعت رنگ'' ۱۵، ص ۳۵۷ تا ۳۶۷

۷۶۔ ''نعت رنگ'' نمبر ۷، ص ۲۱۳ تا ۲۲۰

۷۷۔ ''نعت رنگ'' نمبر ۱۰، ص ۲۳۲ تا ۲۳۴

۷۸۔ ''نعت رنگ'' نمبر ۴، ص ۲۲۱ تا ۲۲۴

۷۹۔ ''نعت رنگ'' نمبر ۲، ص ۲۵۵ تا ۲۶۰

۸۰۔ ''نعت رنگ'' نمبر ۳، ص ۲۷۸ تا ۲۸۵

۸۱۔ ''نعت رنگ'' نمبر ۴، ص ۲۷۰ تا ۲۷۸

۸۲۔ ''نعت رنگ'' نمبر ۱، ص ۲۹۲ تا ۲۹۷

۸۳۔ ''نعت رنگ'' نمبر ۱، ص ۳۱۱ تا ۳۱۶

۸۴۔ ''نعت رنگ'' نمبر ۱۵، ص ۳۴۲ تا ۳۵۶

۸۵۔ ''نعت رنگ'' نمبر ۷، ص ۱۷۵ تا ۱۸۵

۸۶۔ ''نعت رنگ'' نمبر ۱، ص ۶۵ تا ۷۰

۸۷۔ ''نعت رنگ'' نمبر ۱۱، ص ۲۶۹ تا ۲۷۳

۸۸۔ ''نعت رنگ'' نمبر ۶، ص ۲۲ تا ۴۶

۸۹۔ ''نعت رنگ'' نمبر ۹، ص ۸۷ تا ۹۴

۹۰۔ ''نعت رنگ'' نمبر ۱۰، ص ۲۰۶ تا ۲۱۶

۹۱۔ ''نعت رنگ'' نمبر ۳، ص ۲۲۴ تا ۲۲۸

۹۲۔ ”نعت رنگ“ نمبر۴، ص۲۲۵ تا ۲۳۶

۹۳۔ ”نعت رنگ“ نمبر۷، ص۲۲۱ تا ۲۲۵

۹۴۔ ”نعت رنگ“ نمبر۹، ص۲۰۹ تا ۲۱۲

۹۵۔ ”نعت رنگ“ نمبر۱۲، ص۱۲۲ تا ۱۱۶

۹۶۔ ”نعت رنگ“ نمبر۵، ص۲۲۸ تا ۲۳۲

۹۷۔ ”نعت رنگ“ نمبر۸، ص۱۳۶ تا ۱۴۰

۹۸۔ ”نعت رنگ“ نمبر۵، ص۲۱۷ تا ۲۲۱

۹۹۔ ”نعت رنگ“ نمبر۸، ص۴۰ تا ۵۱

۱۰۰۔ ”نعت رنگ“ نمبر۱۱، ص۳۷۴

۱۰۱۔ ”نعت رنگ“ نمبر۲، ص۸۳ تا ۱۰۳

۱۰۲۔ ”نعت رنگ“ نمبر۱۱، ص۲۶۴ تا ۲۹۵

۱۰۳۔ ”نعت رنگ“ نمبر۱۰، ص۳۸ تا ۱۳۷

۱۰۴۔ ”نعت رنگ“ نمبر۱۱، ص۱۴۳ تا ۱۴۹

چوتھا باب

تنقیداتِ نعت کے باب میں دیگر متفرق خدمات

(ا) شخصی تعارفی مضامین و مقالہ جات

(ب) کتابوں کا تعارف اور تبصرے

(ج) بہ حیثیتِ مجموعی نعت رنگ کی تنقیدی میراث کا جائزہ

نعت رنگ میں تنقیدی مضامین کے علاوہ نعت کے ضمن میں اور بھی کئی حوالوں سے تنقید کے کام کو آگے بڑھایا ہے۔جیسا کہ ہم پہلے نشاندہی کر چکے ہیں ۔نعت رنگ کی اہمیت اس تنقیدی سرمائے کے حجم سے ہے جو ہمارے مقالے کا موضوع ہے مقدار اور معیار کے حوالے سے یہ سرمایہ نعت کے باب میں نئی تنقیدی جہات پر مشتمل ہے اس سرمائے کو جو نعت رنگ کی مختلف اشاعتوں سے ظہور میں آیا۔ایک نظر دیکھیں تو ہمیں معلوم ہوگا کہ نعت رنگ نے قریباً ایک ربع صدی میں مختلف حوالوں سے نعت کی خدمت کی۔

نعت رنگ رسالے میں جو مستقل عنوانات نظر آتے ہیں درج ذیل ہیں۔

۱۔ تنقیدی و تحقیقی مضامین
۲۔ نعتیہ شاعری
۳۔ نعتیہ کتابوں پر تبصرے
۴۔ نعت نگاروں سے انٹرویوز اور مکالمے
۵۔ بعض نعت نگاروں کے خصوصی مطالعے
۶۔ نعتیہ کتابوں پر تبصرے
۷۔ مختلف شاعروں اور علاقوں کی نعت گوئی کے جائزے
۸۔ نعت رنگ کے شماروں میں چھپنے والے مضامین ومقالات اور دیگر مندرجات پر قارئین اور اہل علم کے مکاتیب
۹۔ نعت رنگ کے نعت کے فکر وفن پر مشتمل اداریے
۱۰۔ فوت ہونے والے نعت نگاروں کے بارے میں مختصر تعزیتی شذرات
۱۱۔ نعتیہ کتابوں کے اشتہارات اور تنقیدات نعت کے حوالے سے بعض کتابوں کے بارے میں معلومات
۱۲۔ حمد،نعت اور منقبت بارے تازہ تخلیقات

گزشتہ ابواب میں ہم نے نعت رنگ میں چھپنے والے اداریوں اور مضامین ومقالات کا جائزہ لیا ہے۔جیسا کہ ہم پہلے نشاندہی کر چکے ہیں کہ نعت رنگ کے مختلف شماروں میں سینکڑوں نعتیہ کتابوں پر فاضل ناقدین نے تبصرے بھی کئے ہیں ۔یہ تبصرے بھی نعتیہ تنقید کا ایک اہم حصہ ہے ان میں کچھ کتابوں کے نام مع مصنفین / تبصرہ نگار اور حوالہ درج ذیل ہیں:

(آ)

آبرو(نعتیہ مجموعہ) از محمد حنیف نازش۔تبصرہ نگار:قیصر نجفی ش۱۶،ص۳۲۰تا۳۲۱

آب وتاب رنگ ونور از دبستان وارثیہ۔تبصرہ نگار:شفیق الدین شارق ش۵،ص۳۵۳تا۳۵۴

آپ ﷺ از حنیف اسعدی۔تبصرہ نگار: شفیق الدین شارق ش۳،ص۲۳۸تا۲۴۰

آدم تا رحمت عالم از انوار عزمی۔تبصرہ نگار: شفیق الدین شارق ش۵،ص۳۵۴تا۳۵۵

آقا کملی والے از محمد یعقوب فردوسی۔تبصرہ نگار:قمر وارثی ش۱۹،ص۵۳۰تا۵۳۲

آنکھ بنی کشکول از آفتاب کریمی۔تبصرہ نگار: شفیق الدین شارق ش۵،ص۲۴۷تا۲۴۸

(ا)

ابر نیساں از احسان دانش۔تبصرہ نگار: حنیف اسعدی ش۹،ص۱۸۱

اجالوں کا سفر از سیّد شاہ نصیر الدین بسمل ابو العلائی۔تبصرہ نگار:قیصر نجفی ش۱۰،ص۳۲۳تا۳۲۵

اجمل واکمل از محسن احسان۔تبصرہ نگار:عزیز احسن ش۴،ص۲۹۰

احترام از کالی داس گپتا رضا۔تبصرہ نگار: حنیف اسعدی ش۸،ص۲۴۸تا۲۴۹

ادائے رحمت از ریاض احمد پرویز۔تبصرہ نگار: حنیف اسعدی ش۶،ص۳۲۰تا۳۲۱

اذان دیر از طاہر سلطانی۔تبصرہ نگار: حنیف اسعدی ش۶،ص۳۲۹تا۳۳۰

اردو شاعری میں نعت گوئی از ڈاکٹر شاہ رشاد عثمانی۔تبصرہ نگار: حنیف اسعدی ش۶،ص۳۱۷تا۳۱۸

اردو میں حمد و مناجات از ڈاکٹر یحییٰ نشیط۔تبصرہ نگار:عزیز احسن ش۱۱،ص۳۱۹تا۳۲۳

ارمغان حافظ(نعتیہ مجموعہ) از حافظ عبد الغفار۔تبصرہ نگار:قیصر نجفی ش۱۶،ص۳۳۰تا۳۳۲

ارمغان لطیف از کیف الاثر۔تبصرہ نگار: محمد صابر ش۱۹،ص۵۵۶تا۵۶۰

ارمغان نعت از حکیم رازی ادیبی اشرفی۔تبصرہ نگار:منصور ملتانی ش۱۹،ص۵۴۷تا۵۴۸

ازل تا ابد از نگار فاروقی۔تبصرہ نگار:عزیز احسن ش۱۱،ص۳۰۸تا۳۰۹

اشکوں کے پھول از مانی فاروقی۔تبصرہ نگار: حنیف اسعدی ش۱،ص۲۶۷تا۲۶۸

اصحابی کالنجوم از حفیظ تائب۔تبصرہ نگار:عارف منصور ش۲۰،ص۴۳۱تا۴۳۲

اکرام از نذیر فتح پوری/دلدار ہاشمی/ریاض بجنوری۔تبصرہ نگار: حنیف اسعدی ش۹،ص۱۸۰

اک مہکتی چھاؤں سا از عمران نقوی۔تبصرہ نگار:قمر رعینی ش۱۹،ص۵۵۳تا۵۵۴

الصلوٰۃ والسلام (نعتیہ مجموعہ) از محمد علی صدیقی شیدا۔تبصرہ نگار: قیصر نجفی ش۱۶،ص۳۱۵ تا ۳۱۷

العشق ھو اللہ از عنبر شاہ۔تبصرہ نگار: حنیف اسعدی ش۶،ص۳۲۱ تا ۳۲۲

اللہ از مرتضیٰ اشعر۔تبصرہ نگار: حنیف اسعدی ش۶،ص۳۱۸ تا ۳۱۹

اللہ اکبر از گہر اعظمی۔تبصرہ نگار: حنیف اسعدی ش۹،ص۱۷۷

اللّٰھم از لطیف اثر۔تبصرہ نگار: حنیف اسعدی ش۶،ص۳۲۳ تا ۳۲۴

اللّٰھم بارک علیٰ محمد از ریاض مجید۔تبصرہ نگار: عارف منصور ش۲۰،ص۴۰۱ تا ۴۰۲

اللّٰھم صلی علیٰ محمد از ریاض مجید۔تبصرہ نگار: حنیف اسعدی ش۲،ص۱۹۸ تا ۲۰۰

انتخاب مناجات از طاہر سلطانی۔تبصرہ نگار: قیصر نجفی ش۱۶،ص۳۱۳ تا ۳۱۵

انتخاب نعت (حصہ دوم) از عبدالغفور قمر۔تبصرہ نگار: شفیق الدین شارق ش۵،ص۳۵۸ تا ۳۵۹

انوار حرا از تنویر پھول۔تبصرہ نگار: حنیف اسعدی ش۹،ص۱۷۹

انوار حرم از مجلس احباب ملت۔تبصرہ نگار: شفیق الدین شارق ش۵،ص۳۵۱ تا ۳۵۳

انوار عقیدت از شہزاد احمد۔تبصرہ نگار: عزیز احسن ش۱۱،ص۳۰۶ تا ۳۰۷

اور بھی کچھ مانگ از عبدالستار نیازی۔تبصرہ نگار: قیصر نجفی ش۱۹،ص۵۱۲ تا ۵۱۳

اوصاف از جمیل ملک۔تبصرہ نگار: عزیز احسن ش۹،ص۱۹۶ تا ۱۹۷

(ب)

بارگاہ ادب میں از ڈاکٹر خالد عباس الاسدی۔تبصرہ نگار: حنیف اسعدی ش۶،ص۳۳۴ تا ۳۳۵

باریابی (نعتیہ مجموعہ) از صدیق شاہد۔تبصرہ نگار: قیصر نجفی ش۱۶،ص۳۲۱ تا ۳۲۳

باوضو آرزو از محمد فیروز شاہ۔تبصرہ نگار: منصور ملتانی ش۱۹،ص۵۴۶ تا ۵۴۷

برق نور از حبیب احمد محسنی۔تبصرہ نگار: عارف منصور ش۲۰،ص۴۱۲

بساطِ عجز از ایم سلیم چشتی۔تبصرہ نگار: عزیز احسن ش۹،ص۱۸۳ تا ۱۸۴

بیاض نعت (مجلّہ) از مولانا محمود الحسن کاملی۔تبصرہ نگار: عثمان غنی عادل ش۱۱،ص۳۲۹

بیاض نعتیہ از مولانا حامد حسن قادری۔تبصرہ نگار: عزیز احسن ش۱۲،ص۲۱۳ تا ۲۱۴

بینات از عزیز الدین خاکی۔تبصرہ نگار: عارف منصور ش۲۰،ص۴۲۷ تا ۴۲۸

(پ)

پاکستان میں نعت از راجا رشید محمود۔تبصرہ نگار: حنیف اسعدی	ش ۱،ص ۲۶۴
پرتوِ ماہِ تمام از شوکت قادری۔تبصرہ نگار: قمر وارثی	ش ۱۹،ص ۵۲۷ تا ۵۲۸
پیکرِ نور از اقبال عظیم۔تبصرہ نگار: حنیف اسعدی	ش ۶،ص ۳۲۲

(ت)

تاجدارِ حرم از فرحت عباس شاہ۔تبصرہ نگار: قیصر نجفی	ش ۱۹،ص ۵۱۵ تا ۵۱۶
تجلی از حسین سحر۔تبصرہ نگار: حنیف اسعدی	ش ۸،ص ۲۴۷ تا ۲۴۸
تذکرہ نعت گویانِ راولپنڈی از قمر رعینی۔تبصرہ نگار: قیصر نجفی	ش ۱۷،ص ۳۵۴ تا ۳۵۵
تسکینِ قلب از مسعود چشتی۔تبصرہ نگار: منصور ملتانی	ش ۸،ص ۲۴۰ تا ۲۴۱
تقدسِ قلمی از رشید ساقی۔تبصرہ نگار:: عزیز احسن	ش ۱۲،ص ۲۱۰ تا ۲۱۱
تمنائے حضوری از ریاض حسین چودھری۔تبصرہ نگار:: عزیز احسن	ش ۱۱،ص ۳۱۴
تنویر از حسین سحر۔تبصرہ نگار:: عزیز احسن	ش ۱۲،ص ۲۲۰ تا ۲۲۱
توشۂ بلال از بلال جعفری۔تبصرہ نگار: عارف منصور	ش ۲۰،ص ۴۱۲ تا ۴۱۳
توصیف از محمد علی ظہوری۔تبصرہ نگار:: عزیز احسن	ش ۱۱،ص ۳۱۲ تا ۳۱۳
تیری شان جل جلالہ از محمد مشرف حسین انجم۔تبصرہ نگار:: عزیز احسن	ش ۹،ص ۱۹۱ تا ۱۹۲

(ٹ)

ٹمل ناڈو میں نعت گوئی از علیم صبا نویدی۔تبصرہ نگار: قیصر نجفی	ش ۱۷،ص ۳۵۵ تا ۳۵۷

(ث)

ثنائے آقا ﷺ از عبدالجبار اثر: عزیز احسن	ش ۱۱،ص ۳۰۹ تا ۳۱۰
ثنا کا موسم از شہزاد مجددی۔تبصرہ نگار:: عزیز احسن	ش ۱۵،ص ۳۳۵ تا ۳۳۶
ثنائے محمد (مجلّہ) از بزمِ اقبال بھوپال۔تبصرہ نگار: عثمان غنی عادل	ش ۱۱،ص ۳۲۸ تا ۳۲۹

(ج)

جبینِ نیاز از عابدہ کرامت۔تبصرہ نگار: عارف منصور	ش ۲۰،ص ۴۰۳ تا ۴۰۴
جذباتِ وجیہہ از شاہ وجیہ الدین احمد خاں قادری۔تبصرہ نگار: منصور ملتانی	ش ۸،ص ۲۴۴ تا ۲۴۵

جستجوئے نعت از محمد عبدالرحمٰن صدیقی عابد ۔تبصرہ نگار: منصور ملتانی ش۱۹،ص۵۵۰ تا ۵۵۱

جمال جہاں افروز از بشیر حسین ناظم ۔تبصرہ نگار: منصور ملتانی ش۸،ص۲۳۸ تا ۲۳۹

جمالِ نظر از خورشید بیگ میلسوی ۔تبصرہ نگار: قیصر نجفی ش۱۷،ص۳۴۶ تا ۳۴۸

جوئے بارِ بخشش از حامد امروہوی ۔تبصرہ نگار: قیصر نجفی ش۱۹،ص۵۱۶

جوئے رحمت از سیّد جمیل الدین شرفی ۔تبصرہ نگار: عارف منصور ش۲۰،ص۴۰۲ تا ۴۰۳

جہانِ شوق از ابوبکر ناظم ۔تبصرہ نگار:: عزیز احسن ش۱۲،ص۲۱۴ تا ۲۱۵

جہانِ عقیدت از عزیز جبران انصاری ۔تبصرہ نگار:: عزیز احسن ش۹،ص۱۸۴ تا ۱۸۵

(چ)

چراغِ مدحت از اعجاز رحمانی ۔تبصرہ نگار: عزیز احسن ش۴،ص۲۹۴ تا ۲۹۵

(ح)

حبیبی یارسول اللہ ﷺ از عزیز الدین خاکی القادری ۔تبصرہ نگار: ش۹،ص۱۹۳ تا ۱۹۴

حدوں دووھدر رونبی تے از حنیف نازش قادری ۔تبصرہ نگار: عارف منصور ش۲۰،ص۴۳۹ تا ۴۴۰

حدیقۂ عقیدت از مظہر عارف ۔تبصرہ نگار: منصور ملتانی ش۱۹،ص۵۳۹ تا ۵۴۱

حراتا عرش از سیّد نبی رضا عظیم آبادی ۔تبصرہ نگار: شفیق الدین شارق ش۵،ص۳۴۸ تا ۳۴۹

حرفِ ثبات از مقبول نقش ۔تبصرہ نگار: منصور ملتانی ش۱۹،ص۵۴۵ تا ۵۴۶

حرف حرف خوشبو از وقار اجمیری ۔تبصرہ نگار: شفیق الدین شارق ش۶،ص۳۲۸ تا ۳۲۹

حرف حرف روشنی از اجمل نقشبندی ۔تبصرہ نگار: عزیز احسن ش۴،ص۲۹۶ تا ۲۹۷

حرفِ طیب از حکیم محمد رمضان نقشبندی ۔تبصرہ نگار: حنیف اسعدی ش۶،ص۳۲۰

حرفِ معتبر از شاہ ستار وارثی ۔تبصرہ نگار: حنیف اسعدی ش۲،ص۱۹۷ تا ۱۹۸

حرفِ منزہ از سیّد انوار ظہوری ۔تبصرہ نگار: حنیف اسعدی ش۶،ص۳۳۳ تا ۳۳۴

حریمِ نعت از رئیس احمد ۔تبصرہ نگار: شفیق الدین شارق ش۳،ص۲۵۳ تا ۲۵۴

حسان بن ثابت سے حفیظ تائب تک از سیّد امتیاز احمد ۔تبصرہ نگار: عارف منصور ش۲۰،ص۴۱۵ تا ۴۱۶

حسنِ ازل از خالد محمود خالد ۔تبصرہ نگار: عزیز احسن ش۹،ص۱۸۹ تا ۱۹۰

حسنِ نعت از سکندر شرفی۔تبصرہ نگار:عارف منصور ش۲۰،ص۴۱۱

حضوری چاہتی ہوں از پروین جاوید۔تبصرہ نگار:عزیز احسن ش۱۵،ص۳۳۶ تا ۳۳۸

حمد نامہ از شیبا حیدری۔تبصرہ نگار:منصور ملتانی ش۹،ص۲۰۴ تا ۲۰۵

حمد و مناجات (منظوم) از منصور ملتانی۔تبصرہ نگار:عزیز احسن ش۱۱،ص۳۱۵ تا ۳۱۶

حمد و نعت از سہیل غازی پوری۔تبصرہ نگار:عزیز احسن ش۱۱،ص۳۰۷ تا ۳۰۸

(خ)

خاتم المرسلین ﷺ از اختر ہوشیارپوری۔تبصرہ نگار: عارف منصور ش۲۰،ص۴۱۳ تا ۴۱۴

خالقِ ذوالجلال از ابرات کرت پوری۔تبصرہ نگار: منصور ملتانی ش۹،ص۲۰۴

خرابات۔۔۔نذرِ ساقی از مولانا عبدالہادی القادری۔تبصرہ نگار: قیصر نجفی ش۱۷،ص۳۵۲ تا ۳۵۴

خطیب الامم از ریحانہ تبسم فاضلی۔تبصرہ نگار: عزیز احسن ش۴،ص۲۹۷ تا ۲۹۸

خلقِ مجسم از محمد حنیف اخگر ملیح آبادی۔تبصرہ نگار: قیصر نجفی ش۱۶،ص۳۲۸ تا ۳۳۰

خواتین کی حمدیہ شاعری از غوث میاں۔تبصرہ نگار: عزیز احسن ش۱۵،ص۳۴۰ تا ۳۴۱

خواتین کی حمدیہ شاعری از غوث میاں۔تبصرہ نگار: عزیز احسن ش۱۵،ص۳۴۱ تا ۳۴۲

خوش بوئے التفات از رشید وارثی۔تبصرہ نگار: قیصر نجفی ش۱۹،ص۵۲۲ تا ۵۲۵

خوش بوئے گل از نثار احمد نثار۔تبصرہ نگار: عارف منصور ش۲۰،ص۴۲۶ تا ۴۲۷

خوشبو سے آسمان تک از قمر وارثی / اختر لکھنوی۔تبصرہ نگار: شفیق الدین شارق ش۳،ص۲۵۰ تا ۲۵۳

خیراتِ مدحت از محمد اقبال نجمی۔تبصرہ نگار: عارف منصور ش۲۰،ص۴۲۲ تا ۴۲۳

خیرِ کثیر از سیّد سلمان رضوی۔تبصرہ نگار: حنیف اسعدی ش۲،ص۲۰۱ تا ۲۰۳

(د)

دریچۂ نور از سیّد احمد ثقلین حیدر۔تبصرہ نگار: قمر وارثی ش۱۹،ص۵۲۵ تا ۵۲۷

دل ریزہ ریزہ از سیّد طفیل احمد مدنی۔تبصرہ نگار: عزیز احسن ش۱۱،ص۳۱۰ تا ۳۱۱

(ذ)

ذکرِ ارفع از مبارک مونگیری۔تبصرہ نگار: حنیف اسعدی ش۱،ص۲۶۳

ذوقِ عرفان از اسرار احمد سہاروی۔تبصرہ نگار: حنیف اسعدی ش۸،ص۲۴۶ تا ۲۴۷

(ر)

راہ نجات از غلام مجتبیٰ احدی۔تبصرہ نگار: حنیف اسعدی ش ۱، ۲۶۶ص تا ۲۶۷

رب العالمین و رحمت العالمین ﷺ از گہرا اعظمی۔تبصرہ نگار: حنیف اسعدی ش۹،ص۱۷۷تا۱۷۸

رب خیر البشر از قمر وارثی۔تبصرہ نگار: منصور ملتانی ش۱۹،ص۵۳۸تا۵۳۹

رحمت پرودگار از علی اصغر عباس۔تبصرہ نگار: عارف منصور ش۲۰،ص۴۰۰تا۴۰۱

رحمت نور لم یزل از ضیا انصاری۔تبصرہ نگار: عزیز احسن ش۱۲،ص۲۱۵تا۲۱۷

رزق ثنا از ریاض حسین چودھری۔تبصرہ نگار: عزیز احسن ش۹،ص۱۹۵تا۱۹۶

رشک بشر از تمثیل جاوید۔تبصرہ نگار: حنیف جاوید ش۹،ص۱۷۵تا۱۷۶

رنگ و روشنی خوشبو از سجاد سخن۔تبصرہ نگار: شفیق الدین شارق ش۳،ص۲۴۲تا۲۴۴

رنگ نعت از پروفیسر فیروز شاہ۔تبصرہ نگار: عارف منصور ش۲۰،ص۳۹۹تا۴۰۰

رنگ و خوشبو نور و نکہت از حکیم راؤ عبداللہ عزمی۔تبصرہ نگار: قمر وارثی ش۱۹،ص۵۲۹تا۵۳۰

روح عالم از یوسف طاہر قریشی۔تبصرہ نگار: حنیف اسعدی ش۸،ص۲۵۰

روح کونین از عثمان ناعم۔تبصرہ نگار: عزیز احسن ش۱۲،ص۲۱۷تا۲۱۸

روشنی کا سفر از وسیم فاضلی۔تبصرہ نگار: منصور ملتانی ش۱۹،ص۵۴۱تا۵۴۲

روشنی کے خدوخال از رفیع الدین راز۔تبصرہ نگار: منصور ملتانی ش۱۹،ص۵۳۵تا۵۳۸

روشنی ہی روشنی از ماجد خلیل۔تبصرہ نگار: قیصر نجفی ش۱۶،ص۳۳۲تا ۳۳۶

ریاض مدحت از سیّد ریاض حسین زیدی۔تبصرہ نگار: قیصر نجفی ش۱۶،ص۳۱۷تا ۳۲۰

(ز)

زبور حرم از اقبال عظیم۔تبصرہ نگار: عزیز احسن ش۱۱،ص۳۰۳تا ۳۰۴

زر معتبر از ریاض حسین چودھری۔تبصرہ نگار: حنیف اسعدی ش۲،ص۲۰۰تا۲۰۱

(س)

سارے حرف گلاب از شوکت ہاشمی۔تبصرہ نگار: شفیق الدین شارق ش۶،ص۲۲۳تا ۲۲۶

ساقی کوثر از خان اختر ندیم نقشبندی۔تبصرہ نگار: منصور ملتانی ش۱۹،ص۵۴۴

سامانِ تسکین از شاہ حسین نہری۔تبصرہ نگار: قیصر نجفی ش۱۷،ص۳۴۴ تا ۳۴۶

سائبانِ رحمت از شیر افگن خان جوہر۔تبصرہ نگار: منصور ملتانی ش۱۹،ص۵۳۴ تا ۵۳۵

سب اچھا کہیں جسے از انعام گوالیاری۔تبصرہ نگار: شفیق الدین شارق ش۳،ص۲۳۶ تا ۲۳۸

سبز گنبد کے خیالوں میں از محمد مشرف حسین انجم۔تبصرہ نگار: عزیز احسن ش۹،ص۱۹۱ تا ۱۹۲

سجدہ گاہِ دل از صدیق فتح پوری۔تبصرہ نگار: حنیف اسعدی ش۶،ص۳۲۶

سخن سخن خوشبو از محمد حنیف نازش۔تبصرہ نگار: حنیف اسعدی ش۶،ص۳۳۰ تا ۳۳۱

سخن نعت از راجا رشید محمود۔تبصرہ نگار: عزیز احسن ش۱۵،ص۳۳۸ تا ۳۳۹

سرکار از اختر لکھنوی۔تبصرہ نگار: حنیف اسعدی ش۱،ص۲۶۹ تا ۲۷۰

سرمایۂ نجات از ڈاکٹر محبوب راہی۔تبصرہ نگار: قیصر نجفی ش۱۶،ص۳۲۵ تا ۳۲۸

سرودِ نعت از ع س سلیم۔تبصرہ نگار: عزیز احسن ش۱۱،ص۳۰۷

سعادت از حسین سحر۔تبصرہ نگار: عزیز احسن ش۹،ص۱۹۲

سلام علیک از ریاض حسین چودھری۔تبصرہ نگار: منصور ملتانی ش۱۹،ص۵۴۸

سلکِ درود از عبد الرشاد شاد۔تبصرہ نگار: عارف منصور ش۲۰،ص۴۳۲ تا ۴۳۳

سوغات از سیرت اکادمی بلوچستان۔تبصرہ نگار: عزیز احسن ش۱۱،ص۳۱۴ تا ۳۱۵

سوئے مصطفیٰ ﷺ از منیر قصوری۔تبصرہ نگار: عزیز احسن ش۱۲،ص۲۲۱ تا ۲۲۲

(ش)

شاعرِ نعت از ڈاکٹر سلطان شاہ۔تبصرہ نگار: قیصر نجفی ش۱۹،ص۵۱۳ تا ۵۱۴

شعاعِ نور از حاجی مراد علی نور۔تبصرہ نگار: عارف منصور ش۲۰،ص۴۳۶

شعرائے امرتسر کی نعتیہ شاعری از محمد سلیم چوہدری۔تبصرہ نگار: عزیز احسن ش۴،ص۲۹۰ تا ۲۹۱

شعرائے بدایوں دربار رسول ﷺ میں از ڈاکٹر شمس بدایونی تبصرہ نگار حنیف اسعدی ش۶،ص۳۳۶ تا ۳۳۷

شوقِ نیاز از عبد الرحمٰن انجم ۔تبصرہ نگار:عزیز احسن ش۹،ص۱۹۸ تا ۱۹۹

شہرِ شرف از عبد الرحمٰن انجم۔تبصرہ نگار: عارف منصور ش۲۰،ص۴۱۰ تا ۴۱۱

شہرِ نعت از آصف بشیر چشتی۔تبصرہ نگار: شفیق الدین شارق ش۵،ص۳۴۳ تا ۳۴۴

شہرِنعت از شبیر احمد قادری۔تبصرہ نگار: عارف منصور — ش۲۰،ص۴۳۳تا۴۳۴

(ص)

صدائے اللہ اکبر حریم نازمیں از طاہر سلطانی۔تبصرہ نگار: عزیز احسن — ش۹،ص۱۹۹تا۲۰۰

صدائے روح از صغرا فاطمہ نصیر۔تبصرہ نگار: عارف منصور — ش۲۰،ص۴۱۴تا۴۱۵

(ض)

ضیائے نعت درخشاں از سلیم اختر فارانی۔تبصرہ نگار: عزیز احسن — ش۱۱،ص۳۰۱تا۳۰۲

(ط)

طلع البدر علینا از علیم ناصری۔تبصرہ نگار: عزیز احسن — ش۹،ص۱۸۸تا۱۸۹

طلع البدر علینا از ڈاکٹر عبدلمنان طرزی۔تبصرہ نگار: قیصر نجفی — ش۱۷،ص۳۴۱تا۳۴۴

طور سے حرا تک از افسر ماہ پوری۔تبصرہ نگار: عزیز احسن — ش۴،ص۲۹۳تا۲۹۴

(ع)

عالم افروز از خالد شفیق۔تبصرہ نگار: عزیز احسن — ش۴،ص۲۹۵تا۲۹۶

عالم داسر کردہ از محمد انور میر۔تبصرہ نگار: قیصر نجفی — ش۱۷،ص۳۵۰تا۳۵۲

عالم رحمت از شاداں دہلوی۔تبصرہ نگار: حنیف اسعدی — ش۲،ص۲۰۳تا۲۰۴

عبدہ ورسولہ ﷺ از حکیم شریف احسن۔تبصرہ نگار: عزیز احسن — ش۱۱،ص۳۲۴تا۳۲۸

عرضانہ از قاضی فراز احمد۔تبصرہ نگار: عزیز احسن — ش۱۵،ص۳۳۳تا۳۳۵

عرفانیات عارف از عارف اکبر آبادی۔تبصرہ نگار: عارف منصور — ش۲۰،ص۴۲۵تا۴۲۶

عطائے حرمین از عطاء الرحمٰن شیخ۔تبصرہ نگار: عزیز احسن — ش۶،ص۳۱۹

عقیدت از یوسف مرزا۔تبصرہ نگار: قیصر نجفی — ش۱۱،ص۳۱۸تا۳۱۹

عقیدت (سہ ماہی) از شاکر کنڈان۔تبصرہ نگار: عارف منصور — ش۱۹،ص۵۱۱تا۵۱۲

عقیدت از شاکر کنڈان تبصرہ نگار: عارف منصور — ش۲۰،ص۴۳۴

عقیدت کا سفر از حمایت علی شاعر۔تبصرہ نگار: عزیز احسن — ش۱۱،ص۳۱۱تا۳۱۲

عقیدت کے پھول از شیو بہادر سنگھ دلبر۔تبصرہ نگار: عارف منصور — ش۲۰،ص۴۰۵تا۴۰۶

عکسِ تمنا از مسرور کیفی ۔تبصرہ نگار: عزیز احسن ش۹،ص۱۸۷تا۱۸۸

(غ)

غزوات رحمۃ العالمین ﷺ از عاصی کرنالی ۔تبصرہ نگار: شفیق الدین شارق ش۵،ص۳۴۵تا۳۴۶

(ف)

فانوس ہفت رنگ از رشدہ عیاں ۔تبصرہ نگار: منصور ملتانی ش۱۹،ص۵۴۹تا۵۵۰

فردوسِ سخن از سیّد شاہ قاسم القادری ۔تبصرہ نگار: عارف منصور ش۲۰،ص۴۳۵

فہرست کتب (نعت لائبریری) از چوہدری محمد یوسف ورک ۔تبصرہ نگار: عارف منصور

ش۲۰،ص۴۰۹تا۴۱۰

فی احسن تقویم از جاوید احسن خان ۔تبصرہ نگار: منصور ملتانی ش۸،ص۲۴۲تا۲۴۴

فیوض الحرمین از عطاالرحمٰن ۔تبصرہ نگار: منصور ملتانی ش۱۹،ص۳۴۵

(ق)

قصدہ نعتیہ از لالہ صحرائی ۔تبصرہ نگار: منصور ملتانی ش۸،ص۲۴۱تا۲۴۲

قلم کی سجدہ ریزیاں از منتخب احمد نور ۔تبصرہ نگار: عارف منصور ش۲۰،ص۴۰۴تا۴۰۵

قندیلِ راحت از احمد شہباز خاور ۔تبصرہ نگار: عزیز احسن ش۴،ص۲۹۱تا۲۹۳

(ک)

کاروانِ نعت (نعت خوانی نمبر) از محمد ابرار حنیف مغل ۔تبصرہ نگار: عارف منصور ش۲۰،ص۴۱۸تا۴۱۹

کاسئہ ہلال از ہلال جعفری ۔تبصرہ نگار: منصور ملتانی ش۸،ص۲۵۱تا۲۵۲

کبری از طافر تشنہ ۔تبصرہ نگار: قیصر نجفی ش۱۷،ص۳۴۸تا۳۵۰

کشکول ہلال از ہلال جعفری ۔تبصرہ نگار: عزیز احسن ش۱۱،ص۳۰۴تا۳۰۵

کفیل غریب از محمد تفضیل حسین رعبدالرحیم قاسمی ۔تبصرہ نگار: منصور ملتانی ش۸،ص۲۴۵تا۲۴۶

کلام لاکلام از شاہ انصار الٰہ آبادی ۔تبصرہ نگار: شفیق الدین شارق ش۳،ص۲۳۰تا۲۳۲

کہف الوریٰ از قمر وارثی ۔تبصرہ نگار: حنیف اسعدی ش۱،ص۲۶۴تا۲۶۶

(گ)

گلبن نعت نمبر از ثریا ہاشمی ۔تبصرہ نگار: منصور ملتانی ش۸،ص۲۵۰تا۲۵۱

گلدستۂ نعت از عادل امیر دہلوی۔تبصرہ نگار: حنیف اسعدی ش ۶،ص ۳۲۵

گلشن صل علی از عظمت اللہ خان۔تبصرہ نگار: عزیز احسن ش ۱۱،ص ۳۰۲ تا ۳۰۳

گونج نعت نمبر از محمد اظہر الدین قادری۔تبصرہ نگار: عثمان غنی عادل ش ۱۱،ص ۳۱۹ تا ۳۲۰

(ل)

لاریب از اقبال حیدر۔تبصرہ نگار: عارف منصور ش ۲۰،ص ۴۲۴ تا ۴۲۵

لم یات نظیرک فی نظر از عنب بہرائچی۔تبصرہ نگار: عزیز احسن ش ۴،ص ۴۸۹

لوحِ نور از کلیم شفائی۔تبصرہ نگار: حنیف اسعدی ش ۹،ص ۱۷۸

(م)

م ﷺ از غالب عرفان۔تبصرہ نگار: عزیز احسن ش ۹،ص ۱۸۱ تا ۱۸۳

مالک ارض وسما از دبستان وارثیہ۔تبصرہ نگار: عزیز احسن ش ۹،ص ۲۰۰ تا ۲۰۳

ماہ تابِ حرا از اطہر صدیقی۔تبصرہ نگار: عارف منصور

ش ۲۰،ص ۴۲۰ تا ۴۲۱

ماہِ حرا از کلیم عثمانی۔تبصرہ نگار: عزیز احسن ش ۱۵،ص ۳۳۲ تا ۳۳۳

مایۂ دل نشیں از وجاہت شوقی۔تبصرہ نگار: شفیق الدین شارق ش ۳،ص ۲۴۸ تا ۲۵۰

مثال از منیر یوسفی۔تبصرہ نگار: عزیز احسن ش ۱۵،ص ۳۳۱ تا ۳۳۲

مجتبیٰ ﷺ از اختر ہوشیار پوری۔تبصرہ نگار: عزیز احسن ش ۹،ص ۱۸۵ تا ۱۸۶

محامد محمد ﷺ از خالد علیم۔تبصرہ نگار: منصور ملتانی ش ۱۹،ص ۵۴۲ تا ۵۴۳

محبت حضور ﷺ کی از شیخ مرزا عفیف طہٰ۔تبصرہ نگار: عزیز احسن ش ۱۱،ص ۳۱۰

محرابِ حرم از رحمان خاور۔تبصرہ نگار: شفیق الدین شارق ش ۵،ص ۳۴۱ تا ۳۴۲

محسن کاکوروی کی نعتیہ شاعری از عبدالنعیم عزیزی۔تبصرہ نگار: عزیز احسن ش ۱۱،ص ۳۱۶ تا ۳۱۸

محمد جان محبوبی از شکیب وجدانی۔تبصرہ نگار: عارف منصور ش ۲۰،ص ۴۳۷ تا ۴۳۸

مخزنِ نور از رحمت اللہ راشد احمد آبادی۔تبصرہ نگار: حنیف اسعدی ش ۶،ص ۳۳۲ تا ۳۳۳

مدحت کے پھول از حامد امروہوی۔تبصرہ نگار: قیصر نجفی ش ۱۹،ص ۵۱۷ تا ۵۱۹

مدحت کے چراغ از امتیاز راہی۔تبصرہ نگار: حنیف اسعدی ش ۶،ص ۳۲۴ تا ۳۲۵

مدینے کی قریں از مسرور جالندھری۔تبصرہ نگار: عارف منصور	ش۲۰،ص۴۳۸تا۴۳۹
مدینہ یاد آتا ہے از رضا اللہ حیدر۔تبصرہ نگار: قیصر نجفی	ش۱۹،ص۵۰۹تا۵۱۰
مرا آئینہ مدینہ از فراغ روہوی۔تبصرہ نگار: قیصر نجفی	ش۱۷،ص۳۳۹تا۳۴۱
مرا پیمبر عظیم تر ہے از محمد متین خالد۔تبصرہ نگار: عزیز احسن	ش۹،ص۱۹۴تا۱۹۵
مرحبا سیّدی از تابش صمدنی۔تبصرہ نگار: منصور ملتانی	ش۱۹،ص۵۴۳تا۵۴۴
مرحبا صل علی سیّد مکی مدنی از عبدالحمید قیصر۔تبصرہ نگار: قمر وارثی	ش۱۹،ص۵۴۲تا۵۴۳
مشارق از اسد ملتانی (مرتب جعفر بلوچ)۔تبصرہ نگار: قیصر نجفی	ش۱۹،ص۵۱۹تا۵۲۱
معجزہ معجزہ از سیّد رفیع الدین شرفی۔تبصرہ نگار: عارف منصور	ش۲۰،ص۴۲۹تا۴۳۰
مفیض (نعت نمبر) از محمد اقبال نجمی۔تبصرہ نگار: عارف منصور	ش۲۰،ص۴۱۶تا۴۱۷
مواجہ کے سامنے از زاہد نیازی۔تبصرہ نگار: عارف منصور	ش۲۰،ص۴۲۸تا۴۲۹
مہر جہاں تاب از مقبول شارب۔تبصرہ نگار: شفیق الدین شارق	ش۳،ص۲۴۶تا۲۴۸
میلاد کا رراز از قاسم حسین ہاشمی۔تبصرہ نگار: حنیف اسعدی	ش۶،ص۳۲۵تا۳۲۶

(ن)

نام بنام حمد و ثناء از انوار عزمی۔تبصرہ نگار: منصور ملتانی	ش۸،ص۲۳۷تا۲۳۸
نبی الحرمین ﷺ از مسعود رہبر چشتی۔تبصرہ نگار: شفیق الدین شارق	ش۵،ص۳۴۰تا۳۴۱
نجات از عابد سعید عابد۔تبصرہ نگار: عارف منصور	ش۲۰،ص۴۲۳تا۴۲۴
نچھاور جاں مدینے پر از احمد جلیل۔تبصرہ نگار: مسعود احمد	ش۱۹،ص۵۵۴تا۵۵۶
نزول از شفیق الدین شارق۔تبصرہ نگار: حنیف اسعدی	ش۹،ص۱۷۴
نسبت از رضوان رانا۔تبصرہ نگار: عارف منصور	ش۲۰،ص۴۲۱تا۴۲۲
نعت (ماہنامہ) از راجا رشید محمود۔تبصرہ نگار: شفیق الدین شارق	ش۳،۲۵۵ص تا۲۵۷
نعت حقیقت کے آئینے میں از محمد شفیق اختر۔تبصرہ نگار: عارف منصور	ش۲۰،ص۴۱۹تا۴۲۰
نعت رسول خدا از محمد علی اثر۔تبصرہ نگار: عزیز احسن	ش۱۱،ص۳۱۳تا
نعت رنگ کا تجزیاتی و تنقیدی مطالعہ از شفقت رضوی۔تبصرہ نگار:	ش،ص تا۳۱۴

نعت کا دریا از شمیم متھراوی۔تبصرہ نگار: حنیف اسعدی ش ۱۷،ص ۳۳۷ تا ۳۳۹

نعت گویانِ سرگودھا از شاکر کنڈان۔تبصرہ نگار: عارف منصور ش ۹،ص ۱۷۵

نعت میرا ابھرا از محسن احمد مفتی۔تبصرہ نگار: عارف منصور ش ۲۰،ص ۴۱۷ تا ۴۱۸

نعت میری زندگی از طاہر سلطانی۔تبصرہ نگار: شفیق الدین شارق ش ۵،ص ۳۵۶ تا ۳۵۸

نعت نگار از مسرور کیفی۔تبصرہ نگار: عزیز احسن ش ۹،ص ۱۸۶ تا ۱۸۷

نعتیہ روایت کا عروج وارتقا۔ایک تاریخی وتجزیاتی مطالعہ از ڈاکٹر سراج احمد قادری۔

تبصرہ نگار:عزیز احسن ش ۱۶،ص ۳۳۶ تا ۳۳۸

نعتیہ شاعری میں ہیئتی تجربے از علیم صبا نویدی۔تبصرہ نگار: عارف منصور ش ۲۰،ص ۴۰۸ تا ۴۰۹

نغماتِ طیبات از عزیز الدین خاکی القادری۔تبصرہ نگار: شفیق الدین شارق ش ۵،ص ۳۴۲ تا ۳۴۳

نغمہ روح از قادری رونق بدایونی۔تبصرہ نگار: عزیز احسن ش ۱۲،ص ۲۱۸ تا ۲۲۰

نفائس النبی از سید نفیس الحسینی۔تبصرہ نگار: قمر یعنی ش ۱۹،ص ۵۵۱ تا ۵۵۳

نقش اولین از زاہد فتح پوری۔تبصرہ نگار: عزیز احسن ش ۱۱،ص ۳۰۵ تا ۳۰۷

نقشِ کفِ پا از وقار احمد صدیقی۔تبصرہ نگار: شفیق الدین شارق ش ۵،ص ۳۵۵ تا ۳۵۶

نوازشِ مصطفی ﷺ از نظمی مارہروی۔تبصرہ نگار: حنیف اسعدی ش ۶،ص ۳۳۵ تا ۳۳۶

نورِ بے مثال از حیرت الہ آبادی۔تبصرہ نگار: شفیق الدین شارق ش ۵،ص ۳۴۹ تا ۳۵۱

نورِ حق از علیم النساء۔تبصرہ نگار: حنیف اسعدی ش ۹،ص ۱۷۹ تا ۱۸۰

(و)

والفجر از بیکل اتساہی۔تبصرہ نگار: منصور ملتانی ش ۹،ص ۲۰۳

وسیلہ نجات از ساحر شیوی۔تبصرہ نگار: منصور ملتانی ش ۹،ص ۲۰۶ تا ۲۰۷

وظیفہ از سید عاصم گیلانی۔تبصرہ نگار: عزیز احسن ش ۱۲،ص ۲۱۲ تا ۲۱۳

ولائے رسول ﷺ از قمر یعنی۔تبصرہ نگار: قیصر نجفی ش ۱۷،ص ۳۵۷ تا ۳۵۹

وہی یٰسین وہی طٰہٰ از حفیظ تائب۔تبصرہ نگار: منصور ملتانی ش ۸،ص ۲۳۶ تا ۲۳۷

(ہ)

ہرلفظ کے لب پرصلِ علیٰ از ڈاکٹر شوزب کاظمی۔تبصرہ نگار: عارف منصور ش۲۰،ص۴۳۰تا۴۳۱

(ی)

یاایھاالمزمل از قمرالحسن قمر بستوی۔تبصرہ نگار: منصور ملتانی ش۹،ص۲۰۵تا۲۰۶

یاسین از وحیدالحسن ہاشمی۔تبصرہ نگار: حنیف اسعدی ش۶،ص۳۲۷

یہ تو کرم ہے ان کا ورنہ از کوثر بریلوی۔تبصرہ نگار: حنیف اسعدی ش۸،ص۲۴۹تا۲۵۰

یہ ہیں کارنامے رسولِ خدا کے از راجہ محمد عبداللہ نیاز۔تبصرہ نگار: منصور ملتانی ش۹،ص۴۰۷تا۴۰۸

ان تبصروں کی اہمیت نعت کی تاریخ میں بہت اہم ہے کیونکہ یہ اپنے اندر ایک تنقیدی تنوع رکھتے ہیں کتاب کے حوالے سے بھی اور ناقد کے حوالے سے بھی ایک طرح سے تنقیدات کتب کا یہ حصہ گزشتہ تین چار دہائیوں میں تخلیق ہونے والی نعتیہ کتابوں کا پورا منظر نامہ لئے ہوئے ہیں ان میں تخلیقی ،تنقیدی،تحقیقی ہر طرح کی کتابیں شامل ہیں۔یوں بہ حیثیت مجموعی اگر ان کتابوں کا جائزہ لے تو درج ذیل نتائج ہمارے سامنے آتے ہیں

۱۔ جن کتابوں پر تبصرے کئے گئے ہیں وہ کسی خاص ایک مسلک شہر یا ملک سے تعلق رکھنے والے شاعروں کی نہیں۔ان شاعروں کا تعلق مختلف علاقوں،مسلکوں اور طبقوں سے ہیں

۲۔ اسی طرح تبصرہ نگار بھی دو چار شخصیات نہیں بلکہ سینکڑوں شخصیات ہے جنہوں نے اپنے اپنے حوالوں سے ان کتابوں پر تبصرے کئے ہیں۔

۳۔ اندازِ فکر کے حوالے سے یہ کتابیں ہر طرح کے نعت نگاروں پر مشتمل ہے اس میں کلاسیکی انداز میں نعتیں لکھنے والے شاعر بھی شامل ہے اور جدید اندازِ نعت کے حامل شاعر بھی۔

۴۔ فنی طور پر بھی یہ کتابیں کسی ایک خاص صنف کی بجائے مختلف اسلوب اور انداز میں لکھی گئی ہے۔

۵۔ تبصروں کا انداز بھی رنگا رنگی لئے ہوئے ہیں بعض تبصرے تفصیلی نوعیت کے ہے اور بعض اختصار کے ساتھ کئے گئے ہیں۔

۶۔ نعت کے علاوہ نعت سے متعلقہ بعض دوسری اصنافِ نظم ونثر کی حامل کتابیں بھی نعت رنگ میں تبصرہ ہوئی ہیں مثلاً سیرت کی کتابیں یہ دوسری زبانوں میں لکھی گئی نعتوں کی کتابیں۔

بہ حیثیت مجموعی نعت رنگ کا تبصرہ ذاتی زخیرہ بھی تنقید کی رنگا رنگی لئے ہوئے ہیں۔

مضامین و مقالات ــــــ کتابوں پر تبصرے اور اداریوں کے علاوہ سہ ماہی نعت رنگ کراچی کا ایک اور نمایاں تنقیدی پہلو مکتوباتی تنقید میں شائع ہوا ہے۔ مکتوباتی تنقید کا مطلب وہ تنقید ہے جو مختلف شماروں میں چھپنے والی نعتوں، تحقیقی وتنقیدی مضامین اور مقالات کے بارے میں لکھنے جانے والے خطوں میں ملتی ہیں۔ ہمارے ہاں رسالوں کی ایک روایت ان مکتوبات سے بھی متعلق ہے جب ایک رسالہ چھپتا ہے اور قارئین اسے پڑھتے ہیں تو بعض قارئین اس رسالے کے بارے میں اپنی رائے کا اظہار کرتے ہیں یہ رائے کبھی مختصر اور کبھی طویل ہوتی ہے اور اس کا تعلق ایک خاص قسم کی تنقید سے ہوتا ہے جو بہت وضاحتی تو نہیں ہوتی لیکن اشاراتی ضرور ہوتی ہے ایسی تنقید میں بعض اوقات ایسے نکات سامنے آتے ہیں جن پر مستقل مقالے تحریر کرنے کی گنجائش ہوتی ہے۔ نعت رنگ اس حوالے سے خوش قسمت ہے کہ اس کے پڑھنے والے نعت کی صنف سے نہ صرف مخلص ہے بلکہ اس میں چھپنے والی تحریروں کے بارے میں اپنی تنقیدی آراء کا اظہار بھی کرتے رہتے ہیں۔ نعت رنگ کے ہر شمارے میں مکتوبات کا ایک نمایاں حصہ ہوتا ہے جو بیسویں صفات پر پھیلا ہوتا ہے اگر یہ سارے مکاتیب جمع کرکے دیکھا جائے تو بلاشبہ یہ ایک ضخیم کتاب بن جاتی ہے۔ نعت رنگ کے مکتوب نگاروں میں اپنے زمانے کے اہم اہل قلم، اسکالرز، شاعر اور مذہبی شخصیات شامل رہی ہیں۔ جنہوں نے مکتوبات کے ذریعے نعتیہ تنقید کی روایت میں گرہ قدر اضافہ کیا۔

ماحصل

نعتیہ شاعری کی اپنی ایک تہذیبی روایت بھی ہے جو عربی سے فارسی میں منتقل ہوئی اور پھر اردو ہندی زبانوں کے علاوہ برصغیر کی تمام علاقائی زبانوں تک یوں پھیل گئی جس کی کوئی مثال کسی تاریخ ادب میں نہیں ملے گی۔ فارسی کے نامور شاعروں نے نعت ۲۰ گوئی کو اپنے ہنر، اپنی فکر، اپنی محبتوں اور تہذیبی قدروں کا اظہار بنایا ہے۔ عطار، نظامی، خاقانی، رومی، سعدی، جامی، امیر خسرو، عرفی، قدسی نظام الدین اولیا اور اقبال نے نعت گوئی کے حوالے سے بھی بڑی اہمیت پائی ہے۔ اردو میں قلی قطب شاہ سے غالب تک تمام شاعر اپنے دیوان میں حمدیں اور نعتیں لکھتے اور عاشقانہ و تہذیبی عقیدت کے ساتھ پیش کرتے ہیں لیکن حالی نے جدید شاعری کی طرح جدید نعت کو بھی متعارف کرایا۔ انہوں نے پہلی بار آشوب عصر کی آگہی کو اور ملت اسلامیہ کے نامساعد حالات کو نعت کے حوالے سے پیش کرنے کی کوشش کی۔ حالی نے نعت کے عاشقانہ یا جمالاتی اسلوب میں فکری و عملی عناصر کو شامل کیا۔ رسولؐ اکرم کی زندگی کے مسائل سے ملا کر خود کو سمجھنے اور سمجھانے کی ایک تازہ جہت کو مسدس حالی کی نعتیہ مناجات میں تلاش کیا گیا ہے۔

اے خاصہ خاصان رسل وقت دعا ہے
امت پہ تیرے آکے عجیب وقت پڑا ہے

مدحیہ شاعری تین عناصر سے تشکیل پاتی ہے۔ زبان، ادب اور شاعری روایات اور سیرت رسول ﷺ سے استفادہ کی صلاحیت کے ساتھ جذبات، محبت و عقیدت کے اظہار کا سلیقہ، ان عناصر کا باہمی ربط غیر متوازن ہو تو مدح کا حق ادا نہیں ہوتا، مدح انسانی فطرت کی تاثر پذیری کا شعری اظہار ہے۔ اس لئے اس میں جذبوں کی طہارت، رویّوں کی صلابت اور لفظوں کی جدّت درکار ہے۔ عناصر مدح میں سوچ کی ناپختگی اور خیال کی نادرستی راہ پانے لگے تو مدح کا معیار انحطاط آشنا ہو جاتا ہے۔ وقتی مصلحتیں اور مادی حوائج، مدح، میں ابتذال کا تعفن پیدا کر دیتے ہیں جس سے مدح نگاری کاروبار جنس فروخت بن جاتی ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ہر کہ و مہ جسے وزن و قافیہ کی کچھ سُدھ بُدھ مدح نگاری کو حصولِ رزق کا ذریعہ بنالیتا ہے۔ یہ مدح کا ارزل مقام ہے۔ اسی حوالہ سے کہا جاتا ہے کہ مدح آسان ترین صنف سخن ہے حالانکہ یہ ایک برتر جذبے کا باوقار اظہار ہے۔ یہ خالص جذبوں کو معطر خیالات کا وہ حسین پیکر ہے جو سراسر محترم اور ہمہ تن مقدس ہے۔ یہ مدح نگار کے ضمیر کی آواز ہے جو سامع کے قلب پر دستک دیتی ہے۔ یہ نہ آسان ہے اور نہ ہر کسی کے بس کی بات ہے، تاریخی عمل بتاتا ہے کہ وہ شعراء جو ہر کس و ناکس کی مدح میں مبالغے اور غلو کی تمام حدیں پار کر رہے تھے اور جنہیں رائی کا پہاڑ بنانے کا فن بھی آتا تھا۔ مدح رسالت مآب ﷺ میں ایسے ژولیدہ بیان ثابت ہوئے کہ ایک شعر بھی نہ کہہ سکے کہ نعت کہنا دراصل تلوار کی دھار پر چلنا ہے اس لئے مدح نگار یا نعت گو کے لئے احتیاط لازم ہے اسے بہر حال یہ احساس رہنا چاہیے کہ:

o اس کا ممدوح یکتا بھی ہے اور بے مثال بھی

o وہ جس گروہ میں شامل ہے اس میں ہر طبقے ہر دور اور ہر صلاحیت کے افراد موجود ہیں۔

o مقصو دِنظر ایک ہو تو مضامین کی یکسانی کا احتمال ہوتا ہے۔

o اس کی انفرادیت اس مخصوص حوالہ سے پیدا ہو گی، جو اس کی ذات اور ذات ممدوح کے درمیان موجود ہے سورج ایک ہے اسکی روشنی ایک اکائی ہے مگر دیکھنے والی آنکھ کی صلاحیت اور نظر کا زاویہ اسے مختلف رنگوں میں دیکھتا ہے۔

o ذات ممدوح کے جلوے دنیائے قلب پر عکس ریز نہ ہوں تو نعتیہ اشعار عروض جمع تفریق بن جاتے ہیں، ایسے میں نعت کہنا ایک تکلف ہے۔

o ممدوح کے اوصاف لامحدود اور لامتناہی ہیں، بہت کچھ کہنے کے باوجود بہت کچھ کہنے کی گنجائش رہتی ہے اس لئے عجز راہنماء رہنا چاہیے۔

o نعت میں تخیلات کی بلند پروازی سے زیادہ حقائق کے ادراک کا مسئلہ در پیش ہے۔ اس بارگاہ عالی میں صفات شماری ایک قرینہ چاہتی ہے جس کے لئے تحقیق درکار ہے۔

اس صنف کو سہ ماہی نعت رنگ میں جس شائستگی کے ساتھ تنقیدی شعور عطا کیا اس کا ذکر ہم شمارہ وار گزشتہ اوراق میں کر آئے ہیں اردو ادب کی پوری تاریخ میں یہ واحد رسالہ ہے جس میں نعت کی تخلیق کے ساتھ تنقیداتِ نعت کی روائت کو بھی آگے بڑھایا۔ اس میں اردو تنقید کی ایک نئی جہت ہمارے سامنے آئی اور پرانا خیال کے مذہبی شاعری پر تنقید مناسب نہیں کہ تصور کو از سرِ نو دیکھنے کا شعور عطا کیا۔ نعت رنگ سے پہلے عام طور پر مذہبی منظومات پر تنقید نہیں کی جاتی تھی اگر مذہبی تخلیقات میں کوئی فکری یا فنی غلطی نظر بھی آتی تو اسے نظر انداز کر دیا جاتا۔

سہ ماہی نعت رنگ نے اپنے رسالے کے تمام مندرجات میں تنقیدی رویوں کو ساتھ ساتھ رکھا نعت رنگ کی تنقید کے بڑے بڑے زاویے درج ذیل ہیں

o نعت رنگ کے داریے

o نعت رنگ میں چھپنے والے تنقیدی مضامین

- بعض نعت نگاروں کے بارے میں تنقیدی گوشے
- نعتیہ کتابوں پہ تبصرے
- مکاتیب کے ذریعے تنقیدی اشارے

مختصر یہ کہ نعت رنگ کے شماروں میں اول سے آخر تک تنقیدی مزاج کو قائم رکھا گیا۔اس کے تمام شماروں میں ملنے والے تنقیدی مواد کو اگر جمع کیا جائے تو اس سے نعت کے فکر وفن،موضوعات،مضامین اور محاسن کے حوالے سے کئی کتابیں تیار ہو سکتی ہیں۔نعت کے حوالے سے یہ تنقیدی شعور پہلے اردو میں موجود نہیں تھا کہیں کہیں اِکا دُکا تنقیدی مضامین اس سے پہلے ضرور مل جاتے ہیں۔جامعات میں بھی اگرچہ اس سے پہلے کچھ تنقیدی مقالہ جات لکھے جا چکے تھے لیکن نعت رنگ نے جو تحقیقی اور تنقیدی شعور فراہم کیا ہے وہ بلاشبہ نہ صرف نعت بلکہ اردو تنقید میں ایک شاندار اضافہ ہے نعت رنگ کی تنقیدی عطا اتنی اہم ہے کہ آنے والے زمانے میں ایم فل اور پی ایچ ڈی کے کسی بھی مقالے کے لئے اس تنقید سے اضافہ کرنا ضروری ہو گیا ہے۔

مصادر و مراجع

بنیادی ماخذ:

سہ ماہی نعت رنگ کراچی مکمل فائل (۱۹۹۵ء سے ۲۰۱۷ء تک)

ثانوی ماخذ:

نعتیہ، شعری، تنقیدی مجموعے و کتب معاون

☆۔ اثر، محمد علی، پروفیسر ڈاکٹر، مدحتِ رسولِ اکرمؐ (دکنی غزلوں میں) نشاط پبلشرز، حیدر آباد (بھارت) ۲۰۰۹ء

☆۔ اختر الحامدی، سید محمد مرغوب احمد، امام نعت گویاں، مکتبہ فریدیہ، ساہیوال ۲۰۰۶ء

☆۔ اختر، محمد شفیق، نعت حقیقت کے آئینے میں لٹریری کونسل پاک شمع اسکول اینڈ کالج، دوحہ ۲۰۰۵ء

☆۔ ادیب رائے پوری، مدارج النعت، کراچی بار اوّل ۱۹۹۴ء

☆۔ ایضاً، مشکوٰۃ النعت، پاکستان نعت اکیڈمی کراچی ۱۹۹۳ء

☆۔ ایضاً، نعتیہ ادب میں تنقید و مشکلات تنقید، مدحت پبلیشرز کراچی ۱۹۹۹ء

☆۔ اشفاق، سید رفع الدین، پروفیسر ڈاکٹر، اردو میں نعتیہ شاعری، اردو اکیڈمی سندھ، کراچی ۱۹۷۶ء

☆۔ اعوان، ارشاد شاکر، عہدِ رسالت میں نعت، مجلس ترقی ادب، لاہور ۱۹۹۳ء

☆۔ اُمّ زبیر (مؤلف) میلاد النبیؐ، ادارۂ بتول، لاہور ۱۹۸۴ء

☆۔ انور، افضال احمد، ڈاکٹرا، اردو نعت کا ہیئتی مطالعہ، نگران ڈاکٹر محمد فخر الحق نوری (پی۔ایچ۔ڈی۔کا مقالہ) غیر مطبوعہ، پنجاب یونیورسٹی، لاہور ۲۰۰۷ء

☆۔ آزاد فتح پوری، محمد اسماعیل، ڈاکٹر، نعتیہ شاعری کا ارتقا (عربی و فارسی مطالعہ کے ساتھ) فائن آفسٹ روکس، الہ آباد، بھارت (پی۔ایچ۔ڈی۔کا مقالہ) ۱۹۹۸ء

☆۔ آسی، محمد حسین، پروفیسر، میلاد شریف اور بعض روایات، مقتبہ نقش لاثانی، شکر گڑھ ۲۰۰۲ء

☆۔ برق، طلحہ رضوی، پروفیسر ڈاکٹر، اردو کی نعتیہ شاعری، بہار ۱۹۷۴ء

☆۔ بستوی، سیراج احمد قادری، ڈاکٹر مولوٖنا احمد رضا بریلوی کی نعتیہ شاعری، ایک تحقیقی مطالعہ ۱۹۹۷ء

☆۔ ایضاً، روایت کا عروج وارتقا (پی۔ایچ۔ڈی۔کا مقالہ) دہلی ۲۰۰۲ء

☆۔ تبریزی، شاہ محمد، عہدِ نبوی کی نعتیہ شاعری، نگران پروفیسر ڈاکٹر جلال الدین احمد نوری (پی۔ایچ۔ڈی۔کا مقالہ) شعبہ علوم اسلامی، جامعہ کراچی (غیر مطبوعہ) ۲۰۰۸ء

☆۔ تبسم، رضیہ، حفیظ تائب کی نعتیہ شاعری (ایم۔اے کا مقالہ) نگران، ڈاکٹر عقیلہ شاہین، اسلامیہ یونیورسٹی، بہاولپور ۱۹۹۴ء

☆۔ جاذب قریشی، نعت کے جدید رنگ، بھوپال انٹرنیشنل فورم، کراچی (س۔ن)

☆۔ جاوید، محمد اقبال، پروفیسر، بیسویں صدی کے رسول نمبر، فروغِ ادب اکادمی، گوجرانوالہ ۱۹۹۹ء

☆۔ جندران، سلیم اللہ، نعت نیڈ اینڈ اسکوپ ان انگلش کریکلم (ایم۔ایڈ کا مقالہ) نگران ڈاکٹر ریاض مجید، ایجوکیشن کالج، فیصل آباد ۱۹۹۹ء

☆۔ چغتائی، شوکت، اردو نعت کے جدید رجحانات (پی۔ایچ۔ڈی۔کا مقالہ) نگران، ڈاکٹر نجم الاسلام، جامعہ سندھ، ۱۹۹۰ء

☆۔ چغتائی، محمد حیات، فنی نعت کی نئی جہات، مکتبہ الہام، بہاولپور، ۲۰۰۶ء

☆۔ رضا، محمد اکرم، پروفیسر، کاروانِ نعت کے حُدی خواں، فروغ ادب اکادمی، گوجرانوالہ، (س۔ن)

☆۔ رضوی، شفقت، پروفیسر، اردو میں حمد گوئی چند گوشے، جہانِ حمد پبلی کیشنز، کراچی، ۲۰۰۲ء

☆۔ ایضاً، اردو میں نعت گوئی چند گوشے، جہانِ حمد پبلی کیشنز، کراچی، ۲۰۰۲ء

☆۔ ایضاً، نعت رنگ کا تجزیاتی وتنقیدی مطالعہ، مہر منیر اکیڈمی، کراچی، ۲۰۰۴ء

☆۔ ریاض مجید، ڈاکٹر، اردو میں نعت گوئی، اقبال اکادمی، لاہور ۱۹۹۰ء

☆۔ زیدی، سید شجاعت علی طالب، ادیب رائے پوری فن اور شخصیت، مدحت پبلیشرز، کراچی، ۲۰۰۰ء

☆۔ ساقی، نشاط احمد (مرتب) ۲۰۰۰ء ثنا خوانِ رسول، خزینہ علم وادب، لاہور ۲۰۰۰ء

☆۔ شاہ جہان پوری، ابوسلمان، ڈاکٹر (مؤلف) تذکرہ نعت گوشاعرات، ادارہ تصنیف وتحقیق، کراچی، ۱۹۸۴ء

☆۔ شاہ، سید یونس، پروفیسر (مؤلف) تذکرہ نعت گویانِ اردو، الگیلان پبلیشرز، ایبٹ آباد، ۱۹۸۲ء

☆۔ عاصی کرنالی، پروفیسر ڈاکٹر، اردو حمد ونعت پر فارسی شعری روایات کا اثر، اقلیمِ نعت، کراچی، ۲۰۰۱ء

☆۔ عثمانی، شاہ ارشاد، ڈاکٹر، اردو شاعری میں نعت گوئی، دہلی (پی۔ایچ۔ڈی۔کا مقالہ) ۱۹۹۱ء

☆۔ عزیز احسن، اردو نعت اور جدید اسالیب، فضلی سنز، کراچی، ۱۹۹۸ء

☆۔ عزیزی، عبدالنعیم، ڈاکٹر، اردو نعت گوئی اور فاضل بریلوی، ادرہ تحقیقات امام احمد رضا انٹرنیشنل، کراچی، ۲۰۰۸ء

☆۔ فتح پوری، فرمان، ڈاکٹر، اردو کی نعتیہ شاعری، حلقہ نیاز ونگار، کراچی ۱۹۹۸ء

☆۔ قاسم، سید محمد (مؤلف)، پاکستان کے نعت گوشعراء (جلد اوّل)، ہارون اکیڈمی، کراچی، ۱۹۹۳ء

☆۔ ایضاً، (مؤلف)، پاکستان کے نعت گوشعراء، حرا فاؤنڈیشن، کراچی، ۲۰۰۷ء

☆۔ کشفی، سید محمد ابوالخیر، ڈاکٹر، نعت اور تنقیدِ نعت طاہرہ کشفی میموریل سوسائٹی، کراچی، ۲۰۰۱ء

☆۔ ایضاً، نعت اور تنقید نعت (مع اضافہ) نعت ریسرچ سینٹر، کراچی، ۲۰۰۹ء

☆۔ (مؤلف)، نعت کے چند شعرائے متقدمین تفصیلات ندارد۔ ۱۹۸۹ء

☆۔ مجید، رضیہ، حفیظ تائب شخصیت اور فن (ایم۔اے۔کا مقالہ) نگران، مرغوب حسین طاہر، پنجاب یونیورسٹی،
لاہور، ۱۹۹۵۔۹۷ء

☆۔ محمود، راجا رشید، پاکستان میں نعت ایجوکیشنل ٹریڈرز، لاہور، ۱۹۹۴ء

☆۔ میرٹھی، نور احمد (مؤلف)، نورِ سخن (غیر مسلم شعراء کا تذکرہ ونعتیہ انتخاب) ادارۂ فکر نو، کراچی، ۱۹۸۸ء

☆۔ وحید اشرف، سید، پروفیسر ڈاکٹر، اردو زبان میں نعت گوئی کا فن اور تجلیات، ۲۰۰۱ء

رسائل و جرائد

☆۔ اردو ادب میں نعت وسلام، کینیڈا (سہ روزہ عالمی سیمینار)

☆۔ اوج، لاہور، مجلّہ (گورنمنٹ کالج شاہدرہ)، (نعت نمبر ا)، (ترتیب وتدوین)، پرفیسر ڈاکٹر آفتاب احمد نقوی، جلد اوّل، ۹۳۔۱۹۹۲ء

☆۔ ایوانِ نعت، کراچی، تعارف مجلّہ (مرتب)، صبیح رحمانی ایوانِ ادبیات پاکستان، کراچی، اگست ۱۹۹۲ء

☆۔ سفیرِ نعت، کراچی، کتابی سلسلہ ا (مرتب)، آفتاب کریمی، س۔ن

☆۔ ایضاً، کتابی سلسلہ ۲، نومبر ۲۰۰۱ء

☆۔ ایضاً، کتابی سلسلہ ۳، جنوری ۲۰۰۳ء

☆۔ ایضاً، کتابی سلسلہ ۴، ستمبر ۲۰۰۳ء

☆۔ ایضاً، کتابی سلسلہ ۵، دسمبر ۲۰۰۵ء

☆۔ شامِ سحر، لاہور، ماہنامہ (مدیر اعلیٰ) شیک صفدر علی، جلد نمبر ۷، شمارہ نمبر ا۔۲، جنوری۔فروری ۱۹۸۱ء، (نعت نمبر ا)

☆۔ ایضاً، جلد نمبر ۸، شمارہ ا۔۲، جنوری۔فروری ۱۹۸۲ء، (نعت نمبر ۲)

☆۔ ایضاً، جلد نمبر ۹، شمارہ ا۔۲، جنوری۔فروری ۱۹۸۳ء، (نعت نمبر ۳)

☆۔ ایضاً، جلد نمبر ۱۱، شمارہ ا۔۲، جنوری۔فروری ۱۹۸۵ء، (نعت نمبر ۴)

☆۔ ایضاً، جلد نمبر، شمارہ ا۔۲، جنوری۔فروری ۱۹۸۶ء، (نعت نمبر ۵)

☆۔ ایضاً، جلد نمبر ۱۳، شمارہ ا۔۲، جنوری۔فروری ۱۹۸۷ء، (نعت نمبر ۶)

☆۔ صریرِ خامہ، حیدر آباد، مجلّہ جامع سندھ (مرتب) حمایت علی شاعر، ۱۹۷۸ء

☆۔ نعت رنگ، مکمل فائل، کراچی، کتابی سلسلہ (مرتب) صبیح رحمانی شمارہ ا۔ا تا ۲۵، (بحوالہ بنیادی ماخذ)

☆۔ ہفت روزہ سیر وسفر۔نعت نمبر، ملتان، اگست ۱۹۶۳ء

☆۔ صریر خانہ،نعت نمبر،شعبہ اردو جامعہ سندھ،۱۹۷۸ء

☆۔ ماہنامہ،شام وسحر،نعت نمبر،لاہور،جنوری فروری ۱۹۸۱ء

☆۔ ماہنامہ،فاران کراچی،سیرت نمبر،جنوری ۵۶ء

☆۔ سیرت پاک (انتخاب مضامین ’ماہ نو‘ کراچی) ادارہ مطبوعات پاکستان کراچی ۱۹۶۶ء

☆۔ محدث رسول مقبول نمبر ۲ جلد ۶ عدد ۳،۴ ربیع الاوّل وآخر لاہور ۱۳۹۶ھ

☆۔ سیارہ ڈائجسٹ لاہور جلد ۲۰ شمارہ ۵۵ رسول نمبر دوجلدیں نومبر ۱۹۷۳ء

☆۔ ماہنامہ،فکرونظر،اسلام آباد،ربیع الاول،۱۳۹۹ھ،(سیرت نمبر)

☆۔ ماہنامہ،فکرونظر،اسلام آباد،سیرت نمبر،ربیع الاول ۱۴۰۰ھ/۱۹۸۰ء

☆۔ صریر خامہ،قصیدہ نمبر،جامعہ سندھ ۶۸۔۶۷

☆۔ مہک،(نذرانہ عقیدت بحضور سرور کونین گورنمنٹ کالج گوجرانوالہ ۱۹۸۰ء

☆۔ ماہنامہ،’محفل‘،لاہور،خیر البشر نمبر،مارچ ۱۹۸۱ء

☆۔ ماہ نامہ ’ماہ نو‘ (خصوصی شمارہ مسلم فن وثقافت نمبر) لاہور،مئی ۱۹۸۰ء

☆۔ ماہنامہ،تحریریں،لاہور،خالد نمبر،۳ حصے

لغات:

☆۔ احمد دہلوی،السید،مولوی (مرتبہ)،فرہنگ آصفیہ،لاہور: سنگ میل پبلی کیشنز،۲۰۰۲

☆۔ درسی اردو لغت،اسلام آباد،اعجاز اللغات،لاہور،سنگ میل پبلی کیشنز،۱۹۹۵ء

☆۔ ذوالفقار احمد تابش،اعجاز اللغات،لاہور،سنگ میل پبلی کیشنز،۱۹۹۵ء

☆۔ سعد حسن خان،مولانا،یوسفی (دیگر)،المنجد،کراچی،دارالاشاعت بار دہم،۱۹۹۴ء

☆۔ فرمان فتح پوری ڈاکٹر،رافع اللغات،لاہور،الفیصل ناشران وتاجران کتب،اگست ۲۰۰۵ء

انٹرویوز

☆۔ ڈاکٹر ریاض مجید، یکم جولائی، رفاہ یونیورسٹی، ۲۰۱۸ء

انٹرنیٹ،ویب سائٹس

www.urdupoint.com

www.wikipedia.org

www.naatrang.net

www.naatresearchcentre.com

ضمیمہ جات

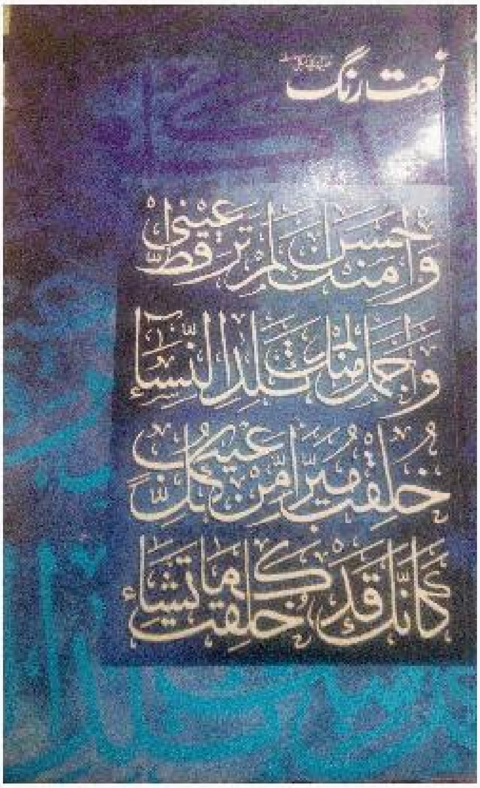
نعت رنگ
وأحسن منك لم تر قط عيني
وأجمل منك لم تلد النساء
خلقت مبرأ من كل عيب
كأنك قد خلقت كما تشاء

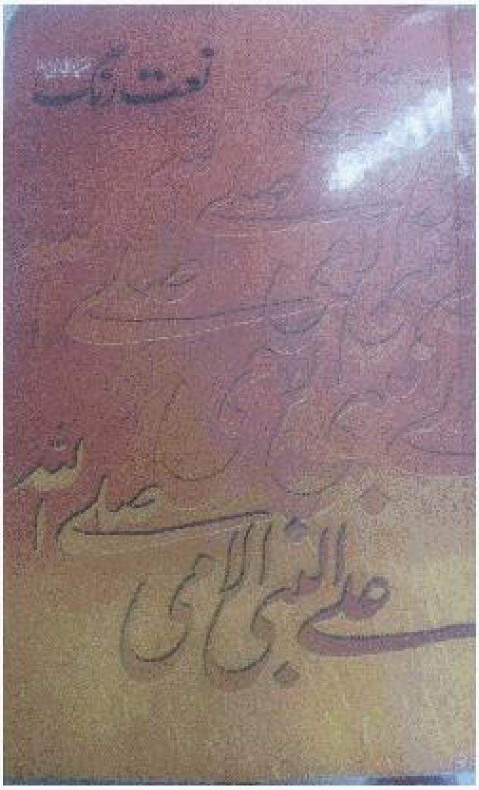
نعت رنگ

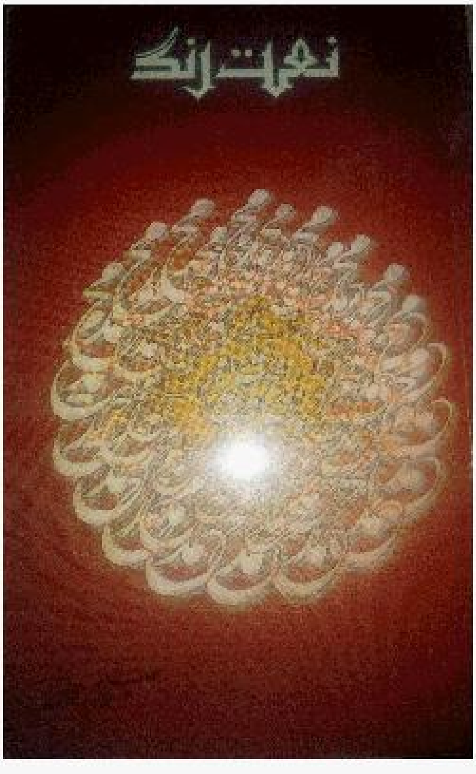
نعت رنگ

نعت رنگ
محمد
صلی اللہ علیہ وسلم

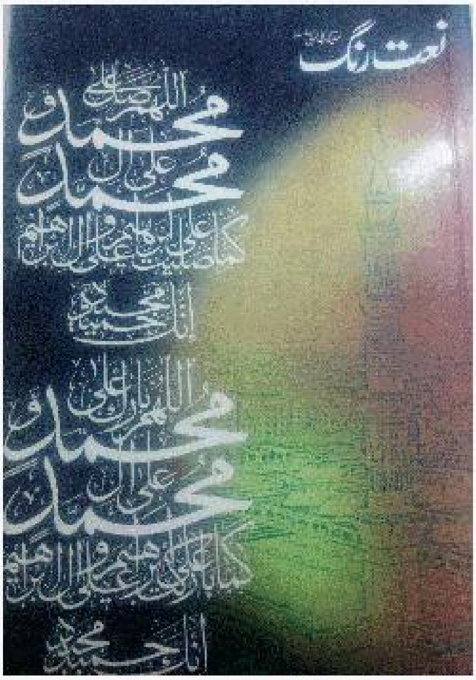
نعت رنگ

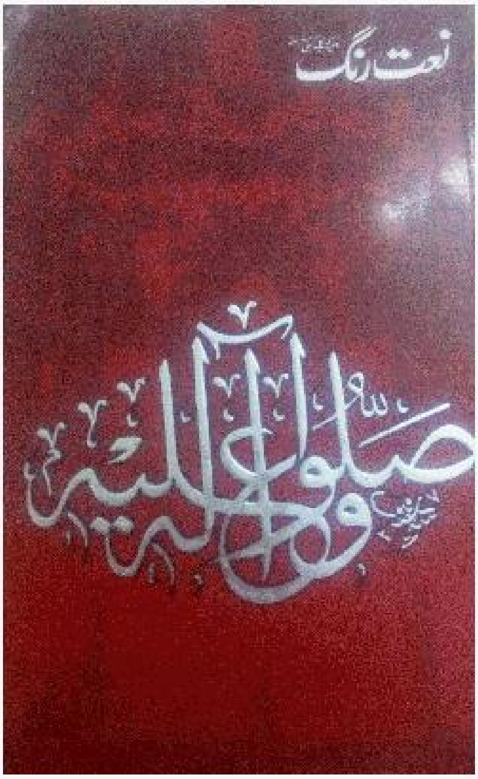
نعت رنگ

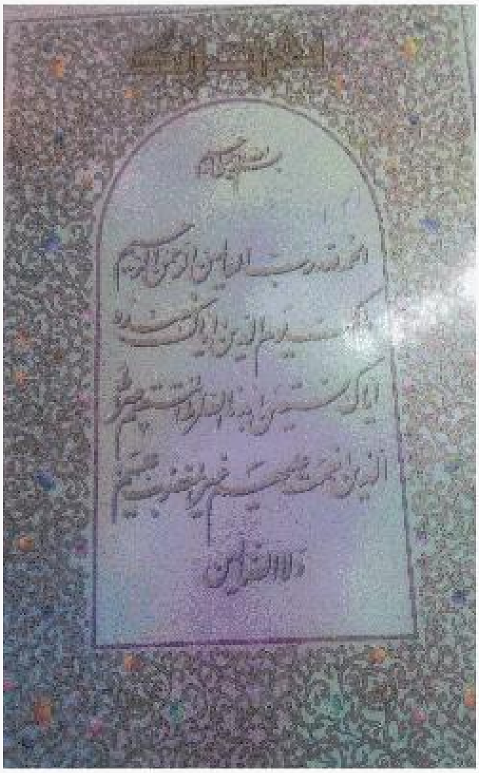

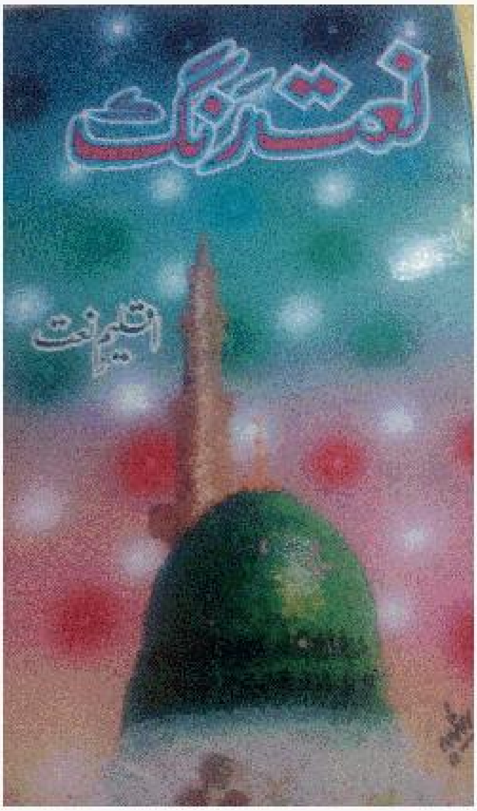
نعت رنگ
اقلیم نعت

نعت رنگ

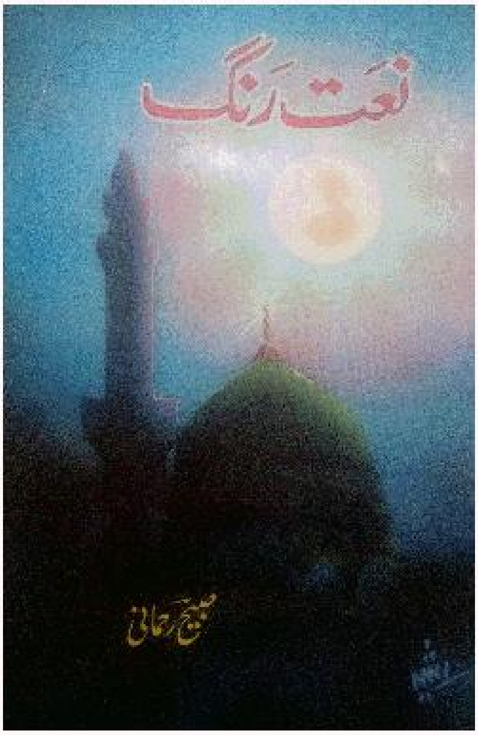
نعت رنگ
صبیح رحمانی

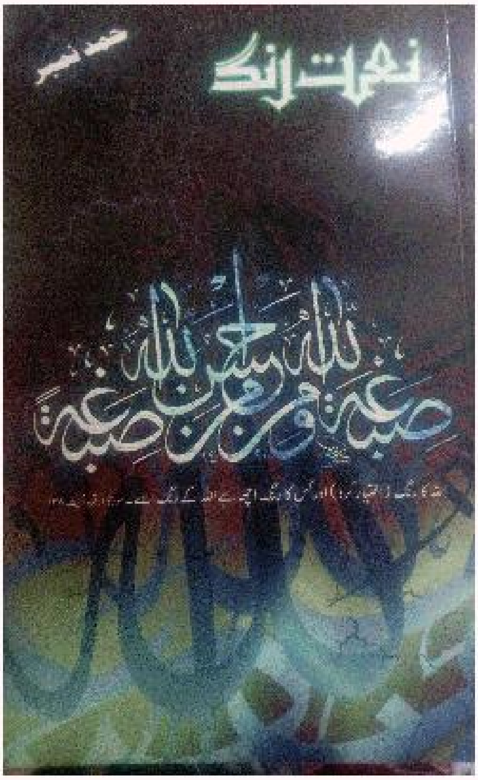
نعت رنگ

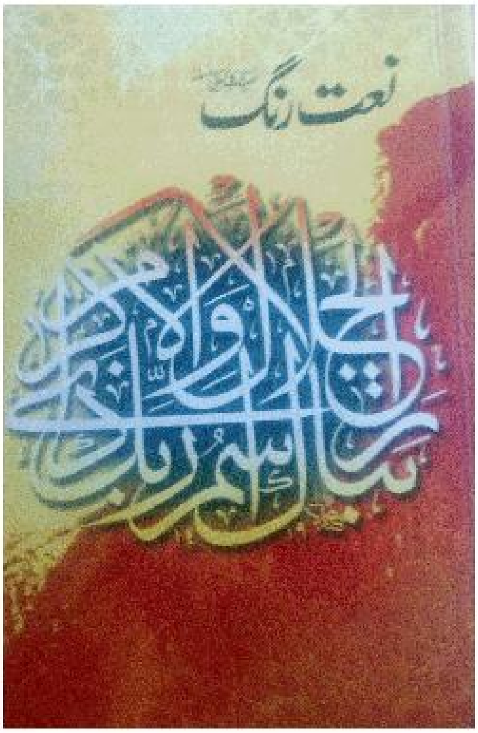
نعت رنگ

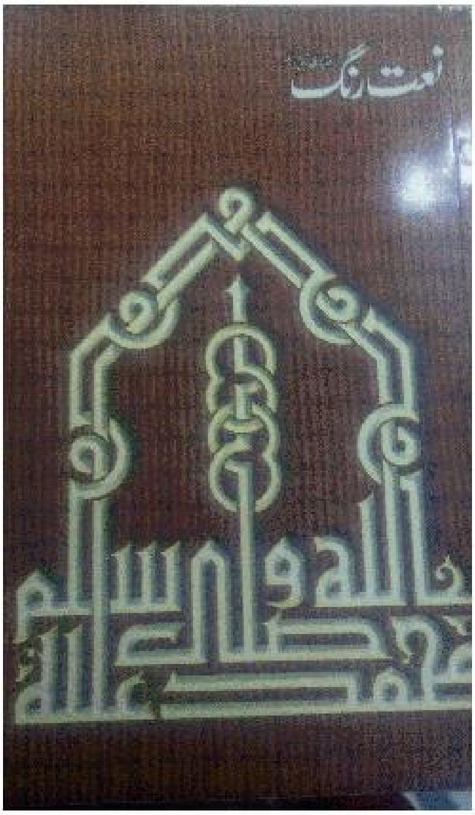
نعت رنگ

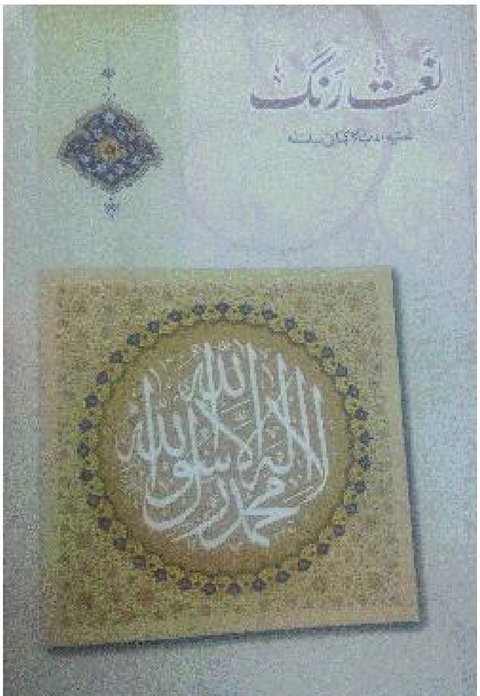
نعت رنگ

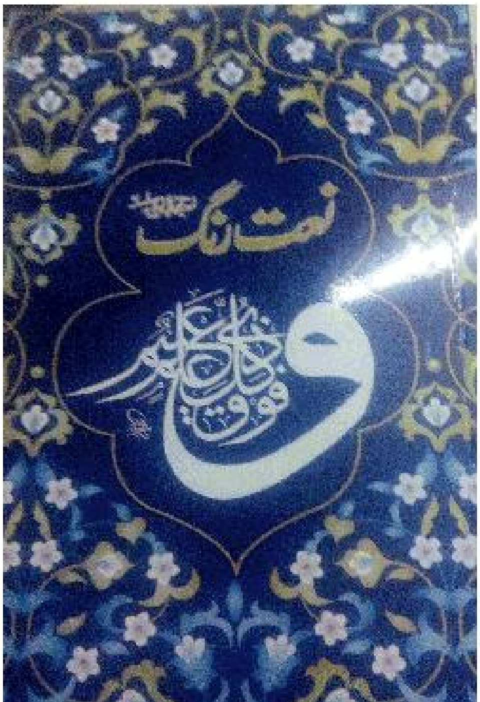
نعت رنگ